

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد دکن

اپنے ان مہربان اصحاب کی فہرست مرتب کر رہی ہے جو اس بات کی عام احازت دیدیں کہ آئندہ جو کتاب انجمن سے سائے ہو وہ بنخیر اُن سے دوبارہ دریافت کئے، تیار ہوتے ہی ان کی خدمت میں بذریعہ وی پی روانہ کر دی جایا کرے۔ ہمیں امید ہے کہ قدر دانانِ زمانہ اردو ہمیں عام طور پر اس کی احازت دیدیں گے کہ ان کے اسماء گرامی اس فہرست میں درج کرائے جائیں اور انجمن سے جو فنی، کتاب سائے ہو، فوراً بنخیر دریافت کئے روانہ کر دی جایا کرے۔ یہ انجمن کی بہت بڑی مدد ہوگی اور آئندہ اسے فنی فنی کتابوں کے طبع کرنے میں بڑی سہولت ہو جائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے وہ معاونین جو اردو کی ترقی کے دل سے بھی خواہش ہیں، اس اعانہ کے دینے میں دریغ نہ فرمائیں گے۔

ایسے اصحاب انجمن کے رکن سمجھے جائیں گے اور ان کی خدمت میں کل کتابیں جو آئندہ سائے ہوں گی وقتاً فوقتاً چوتھائی قیمت کم کر کے روانہ ہوں گی۔

—————
الہ آباد

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد (دکن)

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	لفظ	لفظ	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	لفظ	لفظ
۱۰۸	۱۳	یکھادی	یکھادی	۱۴۵	۲۲	انی	اپہ
۱۱۰	۱۷	ذکر تے	ذکر کرے	۱۴۶	۱۹	لہوا	لہوا
۱۱۳	۴	قو	دو	۱۴۶	۲۱	حمار	جھا
۱۱۳	۴	پاے	پاؤے	۱۴۷	۶	دوئی	دوئی
۱۱۶	۲۳	چھو	اچھو	۱۴۸	۹	لہوا	لہوا
۱۲۰	۱۱	کرت	کوں	۱۴۹	۱۵	الاسار	الاسار
۱۲۱	۵	گھتی	گھتے	۱۴۹	۱۹	دواہی	دراہی
۱۲۱	۲۲	حمو	جیو کا	۱۵۰	۵	کوں	کوں
۱۲۶	۹	وماتوت	وویاموت	۱۵۲	۱۵	دو	دوتو
۱۲۶	۱۳	نال	اتال	۱۵۵	۵	اچھکر	اچھکر
۱۲۷	۱۶	کھیلیا	کھیلیا	۱۵۶	۲۳	کا	سین
۱۲۹	۲	سلک	سلک	۱۵۸	۲	سا	سا
۱۳۰	۱۳	بھگتا	بھگتا	۱۵۹	۸	سوا	سوا
۱۳۲	۱۵	مثلا	مثلا	۱۶۶	۱۰	دو	وون
۱۳۵	۲۱	بالدور	بالدور	۱۶۹	۱۲	چڑبھری	چڑبھری
۱۳۶	۴۲	اچھی	اچھے	۱۶۹	۱۳	ملک	ملک
۱۳۶	۸	سبحان	سبحان	۱۶۹	۲۰	کی	کے
۱۳۶	۱۴	وراز	وراز	۱۷۰	۲	حاتی	جاتے
۱۳۶	۲۱	ہاں کی	ہاں سین کی	۱۷۵	۳	حیا	حھا
۱۳۸	۸	ہی	بے	۱۷۷	۳	سومے	سومے
۱۴۴	۱۶	کے	کی	۱۷۷	۱۳	لوڑیا	نہ لوڑیا
۱۴۴	۱۷	بھری	بھری	۱۷۷	۲۱	پھراے	پھراے
۱۴۴	۱۹	لالنکا	لالنکا	۱۷۷	۲۱	پھر	پھر
۱۴۵	۶	تقلید	تقلیم	۱۸۱	۹	ہمت کی	ہمت کے
۱۴۵	۱۳	پاتی	پالی	۱۸۲	۱۵	باری	بارے

غلط قلم سب (س)

صعۃ	سطر	علما	صعیم	صعۃ	سطر	علما	صعیم
۱۵	۵	چھندان	چھندان	۴۴	۵	آتے	آتے
۱۹	۲۳	دیلاتر	دیلاتر	۴۹	۴	سبکسار	سبکسار
۲۷	۴	عالم پناہ	عالم پناہ	۴۹	۷	بے پورا	بے پورا
۲۷	۱۸	سگھروں	سگھروں	۷۰	۱	سبکسار	سبکسار
۲۸	۲۱	سوں	سو	۷۱	۸	سبکسار	سکسار
۳۵	۳	روایب	رویت	۷۲	۴	میں	ہوں
۳۶	۸	سبھان	سبھان	۷۵	۱	وچارے	وچارے
۴۱	۱۱	بدھائی	بدھائی	۷۷	۹	کے	کی
۴۲	۱۹	تالچہ	تالچہ	۷۷	۱۹	آسے	آسی
۴۳	۴	حوش	حوشی	۸۸	۱۷	تو نے	تو نے میں
۴۳	۲۰	و	و	۹۱	۲۳	لکرو	لیکرو
۴۵	۲۰	کے	کی	۹۳	۱۲	سدہ	سودہ
۵۰	۱۲	مچھانے	مچھانے	۹۵	۱۴	حالے	جالی
۵۰	۱۸	حیغے	حیغی	۹۵	۱۵	تھالے	تھالی
۵۰	۲۲	کر	کو	۹۸	۲۳	کے	کی
۵۷	۲	بیرت	بیرت	۱۰۱	۱۹	مرا	موتا
۵۸	۴	تھو	تھاؤں	۱۰۱	۲۰	سبھان	سبھان
۶۴	۱۳	تکوئی	تکوئی	۱۰۳	۱۲	سوں	سو
۶۳	۱۴	سر	شرم	۱۰۵	۱۴	x	ماریانیں
۶۳	۲۱	کرد	کرد	۱۰۷	۲۰	فور	نورا

ہست چورنا ہاتھ ملنا
کف افسوس ملنا
ہتی ہاتھی
ہتک ہتک ناز و انداز
ہیچ احب
ہتہ ہتہ
ہتیاں ہتیاں
ہلاسی ہلے کا
ہلیا ہلا

ہم ہمت حوصلہ، مقابلہ
ہم بہرے کا مقابلہ کرے
ہواہری کرے کا
ہیلا ہمیں
ہلتی ہالتی، ہلتیا
ہنکارنا ہالتنا، للکارنا
ہنوت ہلوان

ہو ہاں
ہور اور
ہوز حائل، ناہاں

ی

یکادے (یا) نکھادے ایک
آدھ
یکس ایک
یکیلی اکیلی

نہلواں بچہ، نہلابچہ
نہں پن بچپن
نہیچ نہیں
نہت استقلال دوست
نیم انکا، ملہبی پابندی
نیم دھرم اصول، ایمان
نیں نہیں

و

واہی واڈ تھلک
واز بہرار، تلک پریشان
واقا واقعہ مصیبت
وچارنا سوچنا
ورزور زبردست
وزا وضع
وہیچ وہی

ۛ

ہاکاں مارنا زور زور سے چلاں
ہوز شرط، بازی
ہیرنا گھیرنا (تلاش کرنا)
نکا، کرنا

ہیرا گوشت
ہالک مارنا آواز دینا
ہب (گھراتی) اب
ہت ہاتھ

مستفید مستعد

مکرمی مکار

مناف منج

منافتی منافی ، ممانعت

منگنا مانگدا ، چاہدا

منے میں

موپ سامان ، نقشہ

موٹ چرسا

موٹھی مٹھی

مورک داداں

موت کھانا سکسب کھانا

موت منہ

موتی سر

مہارت کھاوت ، مٹل

میائے درمیان

میوا میل

میگا سرگ کی ایک پری کا نام

ن

نادنا سلیقہ یا سگھڑے سے رھنا

نادنا زندگی بسر کرنا

ناری عورت

ناقدری ناقدر دان

ناقدر شناس

نانوں نام

نانوں کاونا نام روشن کرنا

نبارنا نبیورنا

نبتہر نکتہر

نپچانا پیدا کرنا

دروالا الگ ، علاحدہ ، درالا

نوری (نورا) نحرہ

نزیک نزدیک

نفسد رات دن ، ہمیشہ

نفا نفع

نفرای ، نوکری ، خدمتگاری

نقسان چننا عیب چینی کرنا

نگامی فکمی

نکو نہیں

نکین ذہ کہیں

نگدداشتی نگہداشت ، نگوانی

نہاشام سرشام

نہک دوحراسی نہکتراسی

نہکانا خوب اونٹنا

نوا نیا

نوان تھلان

نوان بوتی ناکل بیا یا تارہ

نواقیچہ نیچے کی طرف

نوی نئی

نہاننا نہاگ حانا

نہاسدا نہاگنا

گھٹ مصبوط

لٹی بہت

گھر گھالو گھر ہربان کرنے والا

م

خانہا ہربان کرنے والا (دوسروں

ماتا مست 'مدهوس

کے گھر بار پر بھاری لانے والا)

ماتے (واحد ماتا) مست

گھرے گھر گھر گھر

مالے (واحد مالا) مازو

گھن بن گن بن سرکوشی

بالا خانہ

گھنگٹ گھونگٹ

مان صرت حرمت 'فخر' غر

ل

ماتک سونی 'خواہر کی لک

لاتنا ذلیل کرنا

قسم

سبالغہ زیادہ سے زیادہ

لاعلام کو لاچاری کو

مقا معال طاقت

لانکا بھیڑنا

مقامتے مشورہ کیا

لانا لکانا (جیسے جی لانا یعلمے

(مقنا) (۱) مست ہو

دل لکانا)

(۲) لکھنا کرنا

لونا کاتنا تسنا

مٹلا مٹل 'کھاوت

لکھن چال رویہ

مددیک کچھ مدت

لوز خواہش مرضی

مددانا معصوم مست

لگ تک

مرفوللا چھپھانا

لگن تک

مرونا 'اکڑ کر چلنا ناز سے چلنا

لورنا طلب کرنا چاہنا

مروتی ہے اکڑی یا غرور

لوگ ہنسای حک ہنسای

مروتی ہے

لہوا ہلوار

مروتی ہل کھاتی ہوئی

لہوار لہار

کیف مستی	گدگڑا گدا
کیکا متی رام چندر وحی کی	گڑ دینا میتھی میتھی باتیں
سو تیلی ماں حس نے رام چندر وحی	کرنا
کو بن داس دلایا	گڑگا پاحاسہ
کیلی کنجی	گگی آسمان
کیلیمیاں (واحد کیلی) کنجیاں	گل گلا
کیوں کیوں کر	گلانا کھلانا
کھ	گلنا پگھلنا
کھل کھان	گھت گدبھ
کھان کھانا	گھنا بسر کرنا
کھسائییاں کھوست ، ددھی	گن کار گن والا
عورتیں	گنپھیری گھرای
کھلگا بھیڑسا	بھاری بھر کم پدا
کھورے کھو	گدبیر گھرا - متین
گ	گندکر (گوندنا اصل معے
گاروری شعبده باز - بازیگر	بندنا) سوچ بچار کر
گاندا گنا	گوی شیر کے رھنے کی حکہ
گب . سلیقہ ، موزونیب ،	کھو وعیرہ
مناسبت ، ترکیب ، تدبیر	گھ
گجگجنا حکہ گانا	گھانرا گھبرایا ہوا ، پریسان
گڈ ، گودا	گھالنا . تالنا
	گھانگرا گھول پریسان

کلائی جھگڑا کرنا ، لڑائی

کلا کیتاں مکاریاں

کلف مغل

کلکلانا شور غل مچانا

کلکلات بے قراری

کلاہے کلاہے

کلے (کلا) کھلے (کھلا)

کنا کھنا

کنکی کنکرو

کو کون ، کس نے

کوا : کنوا

کوئی (سولٹ) کوہ

کوئیاں (کو) کتوں (کو)

کور بے وقوف ، بد نفس

کولک کب تک

کولیاں (کولا) گیدڑ

کون کو

کولڈنا ہلہ کونا

کروے کروے کلوئیں

کوئی ٹیک کوئی انک

کی کیوں

کیا واسطہ کہ اس لئے کہ

ق

قبول مورنائی قبول مورتی

قصہ خان قصہ خواں

ک

کالج کالج

کارنا نکالنا

کالوٹ حرص لالہ

کالوئیاں (واحد کالوا) نالہ

کندی

کافہ دیوار

کالداں (واحد کاند) دیوار

کہل مشکل ، بیہتہب

کنا کتلا

کتیک کئی ایک ، بہت

معدود

کچ کچھ

کچاٹ فساد جھگڑا گلتا ،

بہ مزگی خرابی ، میل کھیل

کچوالا کھیانا

کس طاقت

کلا چیمہ پکار

سم درابر

سنچرنا آحانا ، داخل هونا ،

پیدا هونا

سنکهارنا هانک دینا ، نکال

دینا

سنگدا سونگھدا

سنکھاتی ساتھی

سنکھه سامنے ، روپرو

سنا سونا (زر)

سنے سولے (زر)

سورات ، خود غرضی ، غرض ،

مطلب ، حرص

سور سورج

سوئنا برداشت کرنا

سوکیا (سوکنا) سوکھا (سوکھنا)

سوں سے

سہا نا سزاوار هونا ، ریب

دینا

سہی صدھیم

سیا (سینا) سہا (سہنا)

سیدے سیدھے

سیر ، سو

سیک سیکھه

ش

شاپاں (واحد شاپ) شہاب

سرزا سیر بپر

ص

صبا صبح

صہور کرو صبر کرو ، تھہرو ،

توقف کرو

ض

ضرور ضرورت

ضہان ضامن

غ

عدری غدار ، بے وفا

علبلا بے قابی ، خوش فروش

غلغل غلغلہ ، شور و ہنگامہ

ف

فام فہم

فتوا فساد

فرمودہ حکم

رنگا آسمان کی ایک دری	چوکس
ناپسرا کا نام	سروا ہاتھ میں آنا، گرفت
رن کیمام معد ان خلک کا	میں انا
ستون (استارۃ) بہت بڑا بہادر	سج سج، ہیوم
روں رواں	سوی بہانا بہتان لانا
رویش روس	سٹلا ڈالنا، گرانا
رنج خواہش دلولہ	سجیں سجیں سج سج
رنل حاصل ریل ریل	سدمہ را سدر، خوبصورت
	سر بھمار لٹا سر ہنگنا
)	سر حلیار مدعا کرنے والا
زبان کرنا، بولنا، کہنا	خالق
زورینا زور	سرتیجیہہ اقتدا ہے
زادہ سری عقل و دانش	سرمس زیدہ، احما، بہتر
زناست زیادہ	سرگی بہشت
	سرفک خواہی رنگ
س	سروا ختم ہونا، دورا ہونا
سادا حاصل کرنا انجام دینا	سروا (سروا) ختم ہوا
سار مائلہ	سا خروگوش
ساروا (عداوت ساروا) عمل	سکان ارزانی، ادھی فصل
میں لانا کرنا	سکھروں سکھڑ با سلمہ
ساندنا تیار کرنا، چورنا	سل درہ
ساندی دیوانہ	سلک دینا مدہ لانا
ساؤحت ہوشیار، خبردار	تکلفی دینا کرنا

د ھوک ھیر ، ٻھلاڻي

د ھنگاڻا ھنگامہ ، چھل پھل

د ھير صبر ، استقلال

د ھين دھي

ڦ

ڦ ٽ زور ، شدت

ڦ وڻگي گھري (ڦ وڻگا گھرا)

ڦا

ڦا ھيگ ڦا ھير ، اڦبار

)

راسک راس ڦا ھيگ ڦا ھيگ

راک راڪھ

رائے (واحد رانا) رائدہ

راواں طوطا

رتي ريت ، قول

رح خوش ، حذره ، عيش

پرستي

رڄ عيرت

رسي رسي

رفوم نام شہوت

د سڻا د کھاڻي د ڀيڻا ، نظر آڻا

دک حد ، سھت

دکد دقت

دکھ ٻساڻا د کھه سول ڀيڻا

دکڍاڻا (دڙڪڍاڻا) دگھڙاڻا

دل فوج

دل ڀر آڻا اڪھوڻا ، کھلدا

دندي د شھن

دوراڻي آڻاڻي ، حد اوندی

دو کال برا وقت

دوڦگر چٽان ، ڀڙڙ

دیس دن

دیس انٽر (ديسا ڦٽر غير

ساک)

ديسا ڦٽر د ڀيڻا حلا وطن کونا

ديوا د ڀا ، چراغ

ڦا

دھات ، طرح ، قسم

دھار مصيبت ، آفت

دھانوں عزم ، ارادہ ، تھڙڪ

دھانا دورا ، ليک کي چاڻا

دھتيارے دھو کي ناز ، دغا باز

خاطر ہستی خاطر مدارات
خالصی خاں صاحب

خرچہ خرم کرنا
ذخا (- منہ خفا ہر نا) دم
گھٹنا

خمارى خمار
خواست خواہش
خوابى خوابى

د

دات سخت، گھلا
دائیاں (دائی کی جمع)
تالت تپت
داناں دان دانے دانے تکرے
تکرے

دانے جمع دانا مقلبد

درا (دراگ) آما

درس درشن، دیدار
درسلى درس کرنے والا
پجاری

درى مارنا چپ چاپ چپ

کے بیتہ رہنا مارا ہاں

چنگیاں (واحد چنگی)
چنگاریاں

چور نقصان خسار

چوساراں (واحد چوسار)

صاحب فہم ہوشیار

چولا چولہا

چوندھر چاروں طرف

چیلنا (کالداں چیلنا) چلنا

(دیواریں چلنا)

چچ

چہلے (واحد چہلا) چہالے

چھلٹا چھلکا

چولہداں (واحد چولہد) قرب

سکر

ح

حرکت خلل، خرابی، کوئی

ہرا فعل

حیفی کہاں تاسف کرنا

پشیمان ہونا

ح

خاطر لئے واسطے



چاتراں (واحد چاتر) • ہوشیا
 چار صدمہ • تکلیف • چڑ
 چاری • چعلی
 چاری دور • چغلی دور
 چالا چال • حیلہ
 چالے (واحد چالا) چال • مکر
 حیلہ • چالبازی
 چپ حواہ معواہ • بلا وہہ
 یوقہیں
 چترنا • تصویر کھینچنا • نقشہ
 کسی کرنا
 چت چات
 چر پھرنا بیکتاب و بے قرار
 ہونا
 چڑ پرے چالاک • چاق چوندہ
 چڑنا چڑھنا
 چڑے چڑھے
 چکلیا (چکلنا) بھینچا • رور
 سے دبایا (بھینچنا)
 چلمت چاں
 چمٹی • چیرفتی

حس سہرت قدرت

حکچہہ حو کچہہ

حناور حانور

حنم عمر • زندگی

حنوں حنہوں نے

حوئی ہو وہی

حیو دان خان کی قربانی



حیات درخت

حیال حوش • غضب

حہالان چہلانگیں

حہانپ چہلانگ

حہرے (حہرا سوت) سوتیں

جھرتی مواخذہ -

جھرتی دینا اپنی ذمہ داری

کا حساب دینا

جھرتی لینا معاسبہ لینا -

تلاشی لینا

حہل حسد • رشک

حیونگے کاتی چوندا کاتی -

بال ملندی (گالی)

تکبہ کی بے قراری بے چیلی

تکبک تکبک پریشان، بیچن

تہاگیر تہاشہ ہن

تہمتات چہل پہل ہلکے

تہا خوری ہلہا خوری

تہو کا تو بچہ خون کا ہوں

تہار تلے، لہجے

تہا تہا تہا کرنا تہو تہا

تہا (تہا) تہا

تہا، تہا

تہا تہا کی جمع

تہا تہا

تہا

تہا تہا

تہا تہا، تہا تہا

تہا

تہا تہا تہا

تہا

تہا

تہا تہا

تہا تہا

تہا تہا

تہا تہا

تہا تہا، تہا تہا

تہا

تہا تہا

تہا (تہا) تہا

تہا

تہا تہا

تہا تہا تہا

(تہا) تہا

تہا

تہا

تہا (تہا) تہا

(تہا)

تہا (تہا) تہا

تہا (تہا) تہا

تہا تہا

تہا تہا

تہا تہا تہا

تہا

تہا تہا

تہا تہا

تہا تہا

پہننا • پہننا

پچ

پھاندا • پھاندا

پھٹے (پھٹنا) : پھوٹا ، منتشر

ہوا (پھوٹنا - منتشر ہونا)

پھکت مفت

پھکڑیاں • پنکھڑیاں

پھمکھڑیاں پنکھڑیاں

ت

تالتا چرچا

تتا گرم - تلخ (استعارہ)

قر پھرے (قر پھونا) • بے قاب

ہوے ، بے قاب ہونا

ترنگ گھوڑا

تغادا • تقاضا

تغادیاں (تغادے کی جمع)

تقاضے

تقاس تپاس - تلاش ،

تقوا - اطمینان ، دھارس

تقوا دینا : دھارس دینا

تسلی دینا

پرس سرد

پرس حوش ، راضی

پرکم محتاج ، محبور

پرکنا پرکھنا

پرکت طہر ، اشکار

پرکم متفکر ، متردد

پریشانی پریشانی

پڑے - (پڑا) پڑھے - (پڑھنا)

پگ قدم

پلس نپاک

پرمیس - پرمیسور ، ایشور

پنچھی - (پنچھا) مارا -

(مارنا پیٹنا)

پلوانا : برا بھلا کہنا

پوچ پوچھ

پہراے (پہرا نا) پہنا یا -

(پہنا نا)

پیوت سحاب

پیکاں (واحد پیکا) پیسے

زر و دوا

پیکھنا تھاسہ

پیکے پیسے

پیلار : پورے ، دور ، اُدھر

پ

پاج (مکڑی کا پاج) حالا

پام ایک قسم کا ہنرا (سروہ)

پاچے آسانی پری کا نام

پاؤنا ڈالنا واقع کرنا

پاڑے ہیں (ناؤنا) پیدا کئے

ہیں (وقوع میں لانا)

پال کللہ سہلہ

پالتی جاسوس 'معمر

پایک قاصد 'کسی کے آئے کی

خبر دینے والا

پت صوب

پت چوڑی نٹ حوز

پتیارا ہوروسہ 'اعتقاد

پنجیں پیچہ

• پختکار پختہ کار

پران حان

پرت معبت

پرتے ہساط مقدر

پردل ٹہیر کی قوم

بے خبراگی بے ظہری

بیسنا بیٹھنا

بے کٹر سخت 'سلگدن

بیگ جلد

بھ

بھار باھر

بھاسیں بڑس گئے 'تالیں گئے

بھاگ ہوروسا تھارس

اطمیلان

بھان سورج

بھان بہن

بھانا ڈالنا بڑنا

بھرکی دھوکا معاملہ

بھڑکی سعلہ

بہشت ہوا 'ناپاک

بھگلا سیر ہونا خوش ہونا

بھلنا خوش ہونا

بھوگلی بہت گن والا

بھیدنا پسند آنا

بھیاو بھیا

بھیں زمین

ایکٹل ایک لہجہ ، درا

ایکس ایک

ایلار ورے ، ادھر

ب

دانی دتی

دات رستہ

داح بغیر

دار دیر

دارا ہوا (پانی)

دارا بات ڈکڑے ڈکڑے 'معدوم'

مفقود

دالیں نال بال بال

داندے دندا ہوا (داندے)

موتی کا ترا بھرم

ہاول داولا ، لے وقوف

دائیں باوای

بلبللیا عاجزی کی ، حوشامد کی

بتوری بدتری

بجر پتھر ، سبھ

بجی (بھجا) بجی بھجنا

بچار فکر ، سوچ

بچتر مصور

ددل لپیے ، واسطے ، خاطر

دقہائی دزای

دقہادا دقہادا

دسب چیر ، سے

دسرات دسروا ، دوا موشی ،

دھول

دسلایا دتھایا

دسوار مسالا

دگولا دگلا

دنبی حرم

دلق کرنا

دند دوند

دمدے دودیں

بدیچھہ بن میں ہی

بول لگانا نام رکھنا

دولاں دھرنا نام دھرنا ، طہ

کرنا

بورزا بھرا

بھوت دھت

دی دھی

دیھنا بونا

(ہر باد ہوتا ، تباہ ہوتا)

آزنا مشکل میں بھاسا ہوا

مہتلاے مصیبت

آزودا تعربہ

اساس آہ

آسودے بے فکر

اسیچتے اسی سے

اعتباری : اعتبار

(اک) لاتا اک لکھا

اکلا : ہڑ کر ، ا فصل ، سرخم

اکلا زیادہ ، ہڑھا ہوا

اکلے (اکلا) ہڑ کر ا فصل

الا اعلیٰ

السا دلاسا

الالے حوش ، وارلے

البتہ البتہ ضرور ضرور

الٹھال الٹال

اسس ہمس ، حوصلہ

اناچتی اناکان پنے سے

بے خبری میں

انپڑنا پہنچنا

اتر فرق ، اندر

ان حالتا اناکان نہ جاننے والا

العیو الو

اندھارا : اندھیرا

اندھے اندھے

انکڑی انکڑی (ہوئی)

خود بند

آنکھے آنکھے

آنکھے آنکھے

انو انو لے

ان ہارے الے والے

انکھیاں انکھیں

الندیشیا (اندیشا) اندیشہ

کیا (اندیشہ کرنا ، سوچنا)

الندشہوان اندیشہ مند

اواسوا ایوا غیرا

اونار اعلیٰ درجہ کا

اودھرم بے دھرم بے ایمان

اوانکھیں بدرویگی ، بدچالنی

برے کرم

اولالے چہل ، کلیل ، جوش

اولالیاں ترنگ حوش

اھ بھ

فوننگ الفاظ

انال اب ، فى الحال	ا ا ف
اناول . حلكى ، عهلب	ابرى (ادرنا) داقى رهنا ،
اتها قها	داقى دپا ركهنا . اهرنا
آآ آت : سعب مسكل ، آف	ابلوم . مصرى
اخنون : اب تك	ايمالے چيلانگين
اخرن . انهى	آپ دياوتا خود پسند ،
اچات : ديرارى ، اداسى	آپ خودى : سرکسى ، ضد
اچانا بلندي کرنا ، آهانا	اپچورى پرى ، اپسوا -
اچهيگا (اچهنا = هونا ، رهنا)	اپروپ دادر ، ساذ ، اعلى
هوگا	درجے کا
ادبترى : معلق -	آپستا خود سو
ادهار بهروسه ، دار و مهار	اُپکار احسان
ادهر هوت	اپے اپ ، خود
آدى (آدنا) شروع کرنا	اِتا اب
ارتکاب کرنا	اُترائى بدلہ ، احسان کا بدلہ
اُردسى آسهان کى ايک پرى	اُتارو اُتارنے والا
کا نام	اُتارے گيا (اُتارا حانا)
آرزو ساد آرزو مند	قتل هوا
اُرو (اُرنا) برباد هو حيو	

بہت اس میں عقل بہت اس میں فام ، سب کام میں تھا
 حال ہو اچھ و ان دلگیری فا آوے ، صحت اس کی سب کوں
 بہارے = بات اس کی حوں شکر حوں فا بات حوں لگن دنیا
 تو لگن اسے حیات ہارے جس وقت تھا ایک ہرار و چہل و پلم
 اس وقت ظہور پکڑنا یو گلچ حوں کوئی صاحب سخن اچھے کا
 حوں کوئی صاحب فی اچھے کا ، اسے ہو سخن اور کرے گا مس
 بے خبر کرے گا اپلا کرے گا اپلی ادھر کرے گا و د بھائیگا
 و اس بات کی قدر حائیگا مہلا ناد کرے گا اننادل شان
 کریگا دل برتے حائیگا فکر ، اُسے ہماری لگے گی ذکر
 ہماری بات کی لطافت کے نیالے کا اور حریگا ، ہرار اعتقاد
 سوں بدل و جان ہماری سلامتی کی فائزہ برکا ععب مرد
 دیا کہے گا ، ععب صاحب درد تھا کہے گا ععب کامل تھا کہے گا ،
 ععب وصل تھا کہے گا ہادی ہے کہے گا ہادی ہے کہے گا ہرار
 شکر کہ ہارے العبد لہ کتاب نہام ہوا ، مقصود حاصل ہوو
 سب کام ہوا زور سوں نہیں آقا فام ، سب سوں آگتا کام
 اتال حوں حسن ہوو دل الی مراد کوں انترے ، اپنے
 کہاں اعتقاد کوں انترے ، تموں پادشاہ ہور پادشاہ کے
 دوستاں پادشاہ کے عربراں پادشاہ کے حویشاں قرابتاں
 پادشاہ کے بیاریاں ہیارے مانے ملگھارے پادشاہ کے
 خدمت گاراں دولت حواہاں ، دعا گویاں امید واراں سب
 اپلی مراد کوں انپڑو ، انوکوں غیب کی نعمت ساپڑو
 رزن قراح اچھو ، ہمیشہ بعیش عشرت اچھو عمرہ راز اچھو
 دائم بدولت اچھو عاقبت بظیر اچھو ایہاں سلامت اچھو
 آمین یا رب العالمین

تینونچہ دور کر اس پیر کی قدم بوسی کیا ، ادب سوں
 نزدیک بیتھیا اس پیر کی دعا لیا ، ہو دل کے دل میں راز
 کا حیاں آیا ، حضور نے ہی انکھیاں سوں و ونچہ اشارت
 دیکھلایا ۔ دل ہوو انکھیاں سوں بات ہوئی ولے و و بات
 دونو کے سات ہوئی ۔ حضور تے فیض دل کوں انپریا
 اپنی مراد کی منزل کوں انپریا ۔ دل نے حا طر قرار
 کیا ، گھر دار کیا روزگار کیا ۔ دل کوں فرزنداں ہوئے
 فرزنداں خرد منداں ہوئے ۔ اس فرزنداں میں کا ترا
 فرزند سو یو کتاب ، لایق قابل مستید ہر باب ۔ اپنے
 وقت کا لقمہاں افلاطون ، اپنے وقت کا خسرو فرہاد معنون ۔
 اپنے وقفہ کا حاقانی ، انوری سعدی اپنے وقت کا طہیر کمال
 سلیمہاں اپنے وقت کا ہر ایک بات کا ہادی ۔ کلام کا
 صاحب ، فام کا صاحب ، الہام کا صاحب ، ہر یک کام کا
 صاحب ۔ روسن ضمیر صاحب قد پیر ۔ ہر دس میں ماسر ،
 چھپیا سب اس کے آنگے ظاہر ۔ خدا کا واصل صاحب
 دل عاشقان کا رھنما صاحب حال صاحب حاصل ۔ ہاتھ غیب
 کا آواز ، محرم اسرار محرم راز ۔ راز داراں کا آدھار عاشقان
 کے حیاں کا یار ۔ مجلس کا سنگار ، دل کے داع کا بھار
 سر تے پانوں لگ گلزار ۔ پادشاہاں کی مجلس میں پھرے
 موقیاں کے دریا میں ترے ۔ عاشقان کا دل بہلا تا معسوقاں
 کوں تپاتا ، سب کے دل کوں بھاتا ۔ بہت حوش سکل بہت حوش رو
 پادشاہاں کوں اس کے دیکھنے کی آرزو ۔ ہزار قصے ہزار
 سحر ہزار لطیفے یاد ، حس کے نزدیک بیتھے اسی کا دل
 ہوے ساک ۔ سب کے دلاں کا آرام سب کوں اس سوں کام ۔

بلند، یک دل سوں حو امید کیا، خدا اے البتہ وو امید
 دیا بارے آخر دل کی محنت سب فراغت ہوئی،
 مشقت راحت ہوئی حفا و قہ ہو آیا، غم نشاط کا ہار
 لیا یا رونا ہنسی کا پینا لہلہ دل گیری خوش حالی
 ہو رہی پاس دشمنی دوستی ہو ائی، کھٹائی میں میٹھائی
 بھائی پریشانی جمعیت کا کی کام، نا سرائی سرائ ہوئی
 تھام حسن ہور دل انو دونو کا بھیڑا ہوا الو دونو
 کے عشق کا نیا ہوا پچھیں یک دس دل ہور ہمت ہور
 نظر، قیلو سراب پئے قیلو مست بے حشر قہاسا دیکھتے
 دیکھتے وحسار کے گلزار میں آئے، دھو آہ حیات
 کا چشمہ پائے وہاں دیکھتے ہیں یک پیر سر
 پوش کلا، زور نا ہلنا گوش صاحب ہوش - اس
 چشمے پر کھڑا تلتا ہے، حو کوئی اے دیکھنا وو
 بہلتا ہے وو نیر سو مگر یکا اح بہت خوب واح وام
 بہت الا چاروں طرف ہڑے نور کا اُجالا دیکھتیچہ حیو
 حاتا بھی آتا ہو دیکھنا عاشق کون بہت بھاتا اگر
 ہو آبھیات یوں حیوتا کرے گا تو ایک بار کیا کہ عاشق
 ہر روز ہزار ہزار بار سرے گا آب حیات کا مدد
 ہر دم، اتال عاشق کون مرنے کا کیا قم ہوساں سوں
 مرنے آنا، ہزار ہزار کچھ فکری کرنے اتا ہمت ہو گیا
 دل کون کہ اے دل بہان کچھ ہمت دھر، اس نیر سوں
 روش ضمیر سوں قدم نوی کر کہ نو پتر خضر دیکھ رہے
 آبھیات کے چشمے پر ہے دل نے حون ہمت بولیا تھا

چالیاں تے تھاسا دکھیلے۔ اطالع ذوق مس آئی، دیدیاں
 کوں بہب و حیائی حوش بھائی۔ مروت چلدانے لگی، محبت
 آنکیداں میں گیلے لگی۔ بنگڑیاں سور کیاں گینگرو غل
 اچائے، کھرتے رر کمر کتلیاں شاراں سننے پور دندلاے۔
 پیوڑاں حوے میں بنگے تو کا تو پیچہ کھلاے۔ حوسدوئی کی
 دوری چستی چوندھو داس کی مہکار آئی۔ ہو چار پیالے
 شراب نے پیے، دندا میر حو کچھہ کرتے سو کئے۔ غمڑے
 کرے ہلا کرے، بہب علیلا کرے۔ عنچہ کیلنا پیوڑاں ہوا سب
 تیں، سیجھ شوئی گلاں کا چھیں۔ الہاس سوں کھودے یاقوت
 کا کتیں، تیار نکل آے لعل رتن۔ یاقوت نے ریریاں کی
 طہائی پیتی، دھن ڈانک ماری چلچلا کر آئی۔ دل دادساہ
 چتر دھڑری بہت شانا، دیندھیا ان دیندھا مونی کا دادا۔
 حس ڈار کری روئے کے بھانے، دل اگیا گلے لالا سمھتوانے۔
 روئی تئی سو یکا یک ہنس پڑی، تئی اپس میں دو دپھہ
 گلے لگنے لگی گھڑی گھڑی تئی، ووہی محبت ووہی پیا ر،
 ایکس پر ایک صدقے ایکس پر ایک بلہا ر —

الہمدالہ دونو کوں ہوا وصال، اپنا دن حوش تو سب
 عالم حوش حال۔ دل کوں ملیا حیو کا جانی، یو وصال
 مبارک یو حوسی اررانی۔ ایتی حفا دل پڑی، نو میسر
 ڈھوئی یو وصال کی گھڑی۔ مرداں نے مسقب سوں امید کے
 دروازے کھولے ہیں، مس طلب سیآ وحد فوحدا کر دولے
 ہیں۔ یعنی حو کوئی حس کام حد دھربا، ان نے وو کام کریا۔

دو کام اندیشے میں سو کرنا اس کام کوں سب قرار دئے
 بیہ کا کاح مانگے تیرے تھاریں تھارے گھر سنوارے
 حاکا حاکا نقش نگارے ' صدر بچھارے پاچے رندیا اُرسی
 میکا پائراں اکر ناچے تھاریں تیار آرائش کئے دل
 سورج کا حسن چاند سون حلوے دے ناز غبرا عشا
 لطافت مہر چمکے یو چمکے نیاں ساریں ' اس سورج 'ر
 اس چاند 'ر تارے واریاں عالم سب ہوا شہ مات
 دیس ے روش ہوئی رات مشق تو تھا شا دیکھتے آئی '
 زہرے نے حلوے گاوی حسن ہووے دل کا عقد کئے ' سب مل
 مبارک باد دے آتال غم ہونے خاطر، عشب کی خواب
 کرنے خاطر ' پھولاں سون سیح سنوارے ' حیر بلنگ کا
 پردے اتارے درنو دل کھول لئے ' گذرنا قصہ بول لئے
 ایکس کوں ایک گلے لاتے ایکس پر ایک قربان حاتے ایکس
 کی خاطر ایک تر بہرتے ایکس کے ایک پانوں بڑتے ایکس
 کوں ایک شرطان کرتے ' آہ مارتے اُلس بہرے ایکس
 کوں ایک دیکھتے لیلہ اُز گئی نہیں سوتے آتال کی خوشی
 یاد آئی تو ہنستے اول کا دکھہ یاہ آیا تو روتے اپس
 میں آپ حیروں حاتے دیوں بہت سواد سون سب رات گذرائے
 نائوں مس پانوں سیلے سون سینہ اندر 'ر ادھر ہات
 میں ہات دو نوسل نوں سوتے جانو ایک وجود ایک ذابہ
 نازاں نے کھونگھت کھولے غمراں نے باتاں بولے نغریاں
 کا ہجوم چڑیا عشاں ے سد آریا چھلداں نے ہڑلے

وہ بہت نری ہے ، شکر کی چھری ہے ۔ جاں جائے گی ، واں
 بلا بسائے گی ۔ شہب نے عشق پاہ شاہ عالم پناہ صاحب
 سپاہ کوں سلام کیا ، مدد عا سب فام کیا ۔ شہراں کے کوت
 گوں چلیا ، حوں پارا نراں میں تہلیا ۔ وہاں حاکر لڑ کر چھگڑ
 کو کوت لیا ، چھگڑا فتح کیا ۔ دل کوں اس کوت میں تے
 دھار لیا ، دل کے پا نوں میں کا بندہ کار کر اس رقیب
 ے نصیب کے پا نوں میں دھا با ۔ ہوو غیر کوں ہی پرانے
 گھر میں سیطاناں کے گزر میں چھوڑ یا ، چاروں طرف تے
 کا نداں چینیا ، دروازاں کے پاتاں حوڑ یا ، کہ دسوی بار
 ایسی شیطا نگی نکرے ، دؤ دیس ادب پاوے تک قرے ۔ غیر
 حاطر ہی حیو تہلتا ، ولے کیا کرنا دنیا کا کام ہے ادب
 کئے باح نہیں چلتا ۔ کیا نہنی عقل آئی ، غیر نے حیسا
 کری ویسا پائی ۔ پچھیں ہمت نے دل کوں عاشق کامل
 کوں واصل کوں بہت یاری سوں بہت دوست داری سوں
 عشق پاہ ساہ عالم پناہ صاحب سپاہ کے حضور لیا ، دل
 کوں ہوو عقل کوں ہوو عشق کوں ایک داگا ملایا ۔ یوسب
 حوں سگے ، ایکس کی ایک گلے لگے ۔ کیا عداوت ہوو رہت دور ہوا
 سب کوڑ کپت دور ہوو ۔ فتوا تو تیا حرکت دھاگی ، د شہنی
 سستی دوستی جاگی ۔ آخر عقل ہوو عشق ہوو ہمت مل اندیسے کہ
 دل کا حسن سوں عقد کرنا ، اس کام پور حد دھرنا ۔ کہ دل
 نے حسن حاطر بہت حعا دیکھیا ہے ، بہت سو سیا ہے ۔
 سب ملے سب ہوو حوش حال کہے ایتال دل کوں نا بسرنا ،

عہدا عہل ہے یو عہدا عہل کیا آہاں ہے برا خلل ہے
 جنو کوں کچھ نہی دئے ہیں ' اپلی مشقت کریک ٹکرا
 کھاتے ہیں اُن بھاریاں در بی ہرار ہرار تقصیراں
 ہزار ہرار حفاہاں ' ہرار ہرار معافے لیا تے ہئی ' و خدا
 کا کارخانہ ہے ' پچھیں کسے نواز نے پرآے تو وہاں تک
 بہانہ ہے - اپنا حیو خوش تو زمین آسماں خوش ' اپنا
 جیو خوش تو سب جہاں خوش - دنیا میں اپے دور اپنا
 نام ہے اپنا حیو خوش رکھنا برا کام ہے - جسے پادشاہی
 کتے سو وو پادشاہی خدا ہے ' ایتال ملےجے تےجہ جیسا وزیر
 ملیا ہے خدا ہے - مدد رب ہوا ہے بارے ایتال کچھ
 سبب ہوا ہے - خدا سبب ساز ' خدا بندے کوں خوش کرتا نواز
 القصہ نارے آخر جس وقت کہ عشق پادشاہ عالم پلما
 ظل اللہ صاحب سپاہ کی عقل در وزیری مقرر ہوئی '
 امیری مقرر ہوئی عشق پادشاہ عالم پلما ہمت کوں فرمانا
 کہ دل کوں ہیراں کے کوٹ میں رقیب نے دلہ سون دلہ
 کیا ہے ' بہت خوار کر آ رار دیا ہے - توں حاکر ' خاطر لیا
 کر دل کوں ' عاشق کامل کوں اسے واصل کا مل
 کوں وہاں تے مہرے حضور لیا ' ہوو اس کے پانوں میں
 کا بندہ کا کر اس رقیب بے نصیب کے پانوں میں بہا ہوو غیر
 کو اس کی دسترخوار ہے ، بہ اختر ہے ' ساحر ہے ، تو نے میں بہت مہر
 ہے ' اے ہی جو ب قلب جاگے میں قیدہ کر کر ا - جو وہاں
 تے کئی نکل ناچارے ' دو کئی جہا نکلے کی فرصت نا پا وے '

سجائوت، پادشاہاں کے صحیح سمجھنے والے حلق پادشاہاں کا عمر دراز۔ پاک نیک عدل انصاف ہو اور سجائوت، یو پادشاہاں کی عبادت۔ وضو کر کر چار سجدے کرے ہو کوئی سکتا ہے، ولے عدل ہو اور انصاف ہو اور سجائوت کی قدرت کوں رکیتا ہے۔ پادشاہاں اپنی عبادت کا کر دسرباں کی عبادت کرتے، اپنی عبادت کو عرش پر سجدے قبول پڑتا ہے سو سرتے۔ پادشاہاں کوں اگر عدل ہو انصاف ہو اور سجائوت پر نا اچھے دل، تو ہاتھ موں دھو کر چار سجدے کرنے تے کیا حاصل۔ یو عبادت مسکیمان غریباں فقہراں کوں، عاجراں فامواداں لے کساں حقیراں کوں۔ نہ کہ پادشاہاں اتنیچہ پر اپنی عبادت بناؤں، باقی کماں تے ہاتھ حیاؤں۔ اپنی حوسی کوں سجدے کریرے تو کرو، ولے عبادت کرتے ہس کر دل پر خیال دکو دسرو۔ جو اول مذکور ہوا کہ پادشاہاں کی عبادت یعنی عدل انصاف شور سجائوت۔ پادشاہاں مطہر اعظم شیں، دیا میں بہت مکرم ہس۔ انوکھی عبادت انوکھی ایسی اچھتا، نہ کہ بعضی حلق حیسی اچھتا۔ یہاں دل کسی پر کیا دھرتا ہے، اپنا انصاف اپنیچہ کرنا ہے۔ یو عبادت چار سجدے کر حلق کوں دکھلاں ہے، خدا ہو رسول کوں پیسلانا ہے۔ ولے ادو پیسلائے کیوں حاتے ہس، درے درے کے حساب پر آے ہیں۔ جو کوئی یتا دیوے گا، سو حساب لکیتہ نا لیوے گا۔ یو پادشاہی دی خدا کا ایک

خالق با خدا بادشاہ ابتدا دھولتا دھولتا کر اپنا حق خالق پاس تے
لے کر سال حورے کا، اگر کہیں چوکیا تو خالق ہی برا بولے گا خلق
کیا چھوڑے گا اُس تے کہیں ہیں کہ عدل انصاف کچھ خوب ہے
ہر ایک کام صاف کچھ خوب ہے حق تو جو کچھ اُسے رو سوا
ہے، ووظام نہیں من داد ہے خلیفہ یعنی خدا کی جا کا بیٹھیں
ہر ایک باب کون حق سوں کرنا پوچ بھار حالتے نولے
ہو اڑے کا ملاحظہ میاے میان آیا پیچھے اچھے کیوں کہلا خدا
سایا حالتے بادشاہ نے خدا کون چھوڑ دسرے کون تو یا بادشاہی
کا سوا ہی گزرایا اپنا کام ہی ضایع کریا بادشاہ دور دسرے
کا تر نزدیک کے لوگاں کون حٹو کا سرور بادشاہ حواپنی
بات و قایم اچھے نزدیک کے لوگاں کون ہی عزت ہایم اچھے کر
کوئی کس پر مہمت رچے کوئی کس پر سی بہانا، اس وقت خدا
کون رہاے میان لانا الہتہ دل مہرواں ہوے گا، خلق پر کام اس
ہوے گا تو خدا کا خلیفہ سانس آئے گا، اس کا چلتا ہی خدا
کون رہاے گا، بادشاہان جو ایک عہدہ کسی کو دیتے
ہیں، تو ہزار ہزار حاس سوں اس کی خبر آیتے ہیں خدا
جو بادشاہان کون بادشاہی دیتا ہے خلق کون کیوں
پالتے کر خبر نہیں لینا ہے جو بادشاہان کون یہاں اپنے
صہدے ہاراں پاس تے حساب لینا ہے دیوں وہاں ہی
الو پو پوچ بھارے یک یک جواب دینا ہے یہاں حق
چلتا حق پر دل دھرتا ہے بادشاہی کرنا خدا ہی کرنا ہے بادشاہی
بہت بڑا عدل ہے، سب عیلاں میں اول ہے پاک نوبت
بادشاہان کا کعبہ دہل و انصاف بادشاہان کا روزہ نماز

خارے غم آورے ناد ، دو دھب پر بیٹھی کا کدا سوان ۔
ایدر کی ہانک ادھر کا پکار ، ملک میں غوغا تھاریں
تیار ۔ یو مہر حالی کرنا ہے ، یو لوٹاں کی چھالی کرنا ہے ۔
تخت پر بیٹھے تو کیا بادشاہی آئی عیس و عسرت کی نانو
ہے بادشاہی ۔ مجلس مجلس کی حوراں لیاتے ہیں تخت پر
دیوے میں غم عالم عالم غم کیاتے ہیں ۔ غم کہا کر پیمت پیرے
ایقال دوسری کون کر ۔ دودیس کی دنیا نادساہاں کے گھر میں
دایم دنیا اپنا اپنا ، دایم غلٹنا کیلنا لیلا دینا پینا کیانا اپینا ،
کنا دھانا اپینا ۔ گھر ایک حاترا ایک ہات ہو رہنا ،
رات دس نہتات ہو رہنا ۔ ایک نات ہے فام ، اول دوشی بہ از
ہر ایک کام ۔ بادشاہ کا گھر بادشاہ کے چپسا د سنا ، شہس
کا پر تو تو تھر چپسا د سنا ۔ بادشاہ کے گھر میں کوئی
آئے تو یوں اپنا جانو میز نادی کون آیا ہے ، غم کون
بسر حاوے خانو ساد مادی کون آیا ہے ، دنیا کی دہست ہے
بادشاہ کا گھر ، نہ کہ بادشاہ کے گھر میں آئے ہی دوسر دل
مکدر ۔ بیم غم دھرم کی نانو بادشاہی ہے ، بحس ہور کرم
کی نانو بادشاہی ہے ۔ بادشاہی آتی ولے بادشاہی کر خاندا
بہت مشکل ہے ، بادشاہ ہو کر اپس پچھاندا بہت مشکل ہے ۔ یو
جوں لکری اشکری پنے کی حیرتی دیتا تہوں بادشاہ دی بادشاہی
کی حیرتی دینا ہے ، یعنی عدل ہو انصاف کرنا ہے ، خلق کون
آسودہ رکھنا ہے ، خلق کون سوان کون انپڑانا ہے ، خلق کی دعا
لینا ہے ۔ خلق تے خدا نہیں ہے جدا ، کھپچہ ہیں کہ خدا با خلق

سوں ملاقات کریں اپنے جمو کے بارے بات کریں پیلاڑ حوں
 اچھے گی قصا تیوں حنا کی رضا مہر سر لشکر کے سنگات عقل
 بیہ اختیار ہو کر راتیں راب عشق کے حضور آیا ، دیدے دیدار
 سوں لایا دعا دیا دست بوسی کیا عشق کوں ہی بہت
 بہایا عشق نے ہی عقل کوں گلے لایا دلا سا دیا بہت
 بہت سہایا کہا اناں میں پادشاہ توں وزیر ، تیرے
 مات میں دیا اپنا ملک اپنی سب تدبیر تھے نہائے
 سوکر ، تیری عقل میں ائے سوکر - میں مست ہوں
 لاواہالی ہوں مری نگہبانی میں اچہ ، میں ہی نے پروا
 خیالی ہوں مری فکر زندگانی میں اچہ میں ہور شراب
 راک ہور محبوب ، میں عشق ہوں منہجے بوجہ حوب
 باقی کا درد سر توں حانے ، یو درد سر ملمع لگ نکو دے
 آئے ملکتا ہوں اس دنیا میں دو دس نے غم ہو
 اچھوں ، حوں پادشاہ عالم ہوں تیوں پادشاہ عالم ہو اچھوں
 کو لگ اس دنیا میں گرفتار ہو اچھنا اپنے دل کی
 خوشی تے بے زار ہو اچھنا صبا اُتھہ کر یو لوکاں
 کا کھات ، دل وار آیا ہے بہت پکڑیا ہے اُچات کس کس
 سوں حنک کس کس سوں آشتی کروں ، کیتاں کوں سہاویں
 کیتاں کی دل داشتی کروں حلم یونچہ کیا ہر باد ، نادل
 کی خوشی ناخدا کا یاد یتنی آرزو سوں دنیا میں انا
 ہور تخت پر بیٹھہ ادھر ادھر کا دم کھانا ہو خوشی

اسکر تو آیا ، باد شاہی کا ہند چھوٹیا ۔ پھر لڑنے کا
 سک نہیں ، قد سر کوں ہی کم نہیں ۔ حلق پریشاں
 بے دل یکس سوں ایک نہیں رہتی مل ، کام نہو تبچہ ہوا ہے
 مشکل ۔ ماہک سب بوٹیا اسکر کا اتفاق تو آیا ۔ ماہک ہوا
 پراگندہ ، صاحب ہو کر دیتیا ہر یک ہندہ ۔ گھر گھر امیر
 گھر گھر راحت گھر گھر تدبیر ۔ ہر کوئی سر حوہ * ، کوئی
 نہیں سنتا کسی کی بد ۔ حسے دیکھتا ہوں وو دل میں
 بد نیت دھرتا ، روراں سوں پکڑ دے کی فکر کرتا ،
 عشق پادشاہ سوں بہت درتا ۔ لوکاں نے ایمان بدلائے ، دل
 پر بے ایمانی لائے ، حرام حوری پر آئے ، نہک آج لگ
 حرام کیاے ۔ کس مسلمان میں مسلمان پنا نہیں رہیا
 حب بے ایمان ہوے ایمان پنا نہیں رہیا ۔ حیو دینے
 کتے تھے حو کام پڑے ، وو ہوس سب دسہں ہو کر کھڑے ۔
 ستارے نے امداد چھوڑیا ، فلک نے یاری توڑیا ۔ اتال پھر
 پڑے دھب ، اتال کاں کی پادشاہی کن کا نعت ۔ عشق
 سوں مانچہ میں فنا ہے ، نہیں تو ایک اپے کیا کہ سارے
 عالم پر جما ہے ۔ عشق کوں چھوڑے نو کتہیں تھار نہیں
 عشق کوں چھوڑے تو آخر بھلی نار نہیں ۔ کہیا بہت
 خوب اے والدہ ، بسم اللہ ۔ ہمیں دوہوں مل جاویں ، کیا
 کریں ضرور ہے عشق کیا فرماتا سو خاطر لیاویں ۔ عشق

عشق بادشاہ عالم پناہ ظالمانہ صاحب سپاہ نے اپنے
 مہر خورشید چہر سر لشکر کوں ، دلاور زر کوں فرمایا
 کہ شہر بدن کوں بگ جا ہور عقل کوی بہت دلاسا
 دیکر ، بہت دل ہات لے کر عورت سوں حومت سوں مہر
 سوں محبت سوں مروت سوں سہا کر منع لگ لے کر
 آہور کہہ کہ دل آزدہ نکو کر وقت در نظر دہر
 لے دنیا کدھیں زہر کہہ ہیں زہر کدھیں تلے کدھیں اُدر
 کدھیں پیش کدھیں پس کدھیں رس کدھیں بکس ایتال
 ہما پتیا نا ڈٹی بات کا دغہ غا دل در نا لیا نا توں
 ہمیں بھائی ہے ہما تہا من کیا حدائی ہے ہماری
 وزیری قیری پادشاہی تے کچھ کم نہیں ، دل خوش رکھ
 کچھ غم نہیں اس وزیری میں ہی عالم عالم ہے دنیا
 کا حینا ایک دم ہے میرا ایک حکم ہے میاد ، ذاتی دوات
 توں حائے عذر مرگز نا کرنا ، بیگ ادھر رح دھرن
 توجہ دھرنا مہر یو بات س عشق کوں سعود تسلیم کر
 شہر بدن کوں روانہ ہوا بہت بگ بہت چلیا بہت
 بھیکچہ جالا ہوا عقل سوں ملاقات کیا جو عشق کہیا
 تھا سو بات کیا عقل نے دل کا پوچھنا احوال ، مہر نے
 کیا دل ہی ہے خوش حال ، تیرا ہی بلند ہوا اقبال
 کچھ ہم نکو کر ، الم نکو کر کر اب ائلہ پتہا قیری
 مقصود حاصل ہوئی مراد ہوئی عقل اندیش دیگہیا کہ

عشق و شہمت یو دو ملے حس تہار
کام کر تا تھاں واں کر تار

پتھیں عشق نے اسے یک رات خلوت میں دلایا، شہب
نے لٹی باتاں ادھو ادھر کیوں حدھر تدر کیوں سناہا -
اُس باتاں میں عقل دھور دل کی دی بات لیا یا، دھور
اس رضا سوں خاطر نساں کیا دھور یوں سہجایا، کہ عشق
شہب خوش ہو کر راضی ہوا عشق کوں بہب خوش آیا -
آخر قرار یوں ہوا مہار یوں ہوا - کہ عشق پادساہ عالم پناہ
طل اللہ صاحب سپاہ کے گھر کی عقل کوں وزیری دینا سب
پر امیری دینا - عشق جیسے پادساہ کوں عقل جیسا وزیر
ہونا، اس آفتاب کوں ایسا بدر منیر ہونا، ایسا صاحب
ضمیر ہونا، ایسا صاحب تدبیر ہونا - دلاور لوگانی کی
صحب نہیں نہائی پادساہی حا کر وریری آئی - وہم
نے ہانکاں مار مار دکھلایا رات، عقل نہیں چلایا وہم کا
کیا گناہ، حاں پادساہی ہے واں دلاور لوگاں بہب درکار
ہیں، دلاور لوگ ایک وقت کے یار ہیں - یاری سوں آخو
حوں تیوں شہب نے کام کیا، عقل کی قدرت عقل کی عقل
قام کیا، خیر سوں گدرانیا اپنا اپنا نام کیا - اگر اے
دعوا نا جاتا تو کیا جانے عقل پر کیا دکھ آتا - حیو نے
پاتا یا نپاتا —

فرہ کام کر نبں سکیا عقل کا پھیر
عشق آخر کیا عقل کوں زیر

بھائی ہے - بیت -

عشق سوں کچھہ ملاح جاتا نہیں

عشق سوں صلح باح چلتا نہیں

عشق حاکتا، ہرگز نہیں سونا، عشق صاحب قدرت
 عشق نے سب کچھہ ہوتا ہمت کہیا جو کوئی مرد
 ہے و و لڑنہار اچہ ہے دشمن پر جا کر پڑنہار اچہ
 ہے - لڑنہار پر آیا تو کیا پیچھے جاتا ہے، ولہ
 قاست کا اندیشہ معہ بہت بھاتا ہے - قاست بہت عقل
 مند ہے، قاست کتے بہت عقل کا ہند ہے جو کچھہ
 قاست کہیا سب و و ہند ہے - قاست ہمت کا بھائی،
 قاست کی نصیحت ہمت کی خاطر آگے - ہمت لشکر سب
 اپنا قاست کتے چھوڑیا قاست کے کہے ہر عشق سوں
 چھوڑیا - ہمت دانش منی ا کر، دنیا کا عالم خاطر
 لیا کر عشق سوں ملیا جاکر - دل کا کپت دور کیا
 ہمت دور کیا - عشق کوں برا ہے کر جائیا عشق کی بڑائی
 مانیا - عشق پر اعتقاد لیا یا عشق کوں بہت بھایا عشق نے
 ہمت کو گلے لایا - عشق کوں ہمت پر بہت مہر آگے
 سچی بات سب کے بھائی - رھنے کو مجاہد نادر ایک
 حاکم دیا بہت قواعد بہت تعظیم کیا - ہمت کے مائندگی
 چڑی تھی سو اس کا اتار ہوا، ہمت کا دل جمع خاطر
 قرار ہوا - فرد

ادھر ہوتا ہے - و و باب خدا ہے ، پچھیں خدا ہے - سب
 میں دست رگڑ کر سول اٹھانا ، عاقل ہوو یو کام کیا
 مانا - عقل شور بہت دونوں مل کر کچھ کام کرنا ہے ،
 حان یکملے ہمتیچہ ہے عقل نہیں واں مرنا ہے - حافظ
 کتا ہے فرد ، —

حسب باغاق ملاحب جہاں گرفت

آرے باغماں جہاں می نواں گروہ

ایتال تدبیر اس کی یو ہے ، عسقیچہ سوں عشق
 لانا ، عسقیچہ کوں سہجھانا ، عسقیچہ کوں اپنا کرنا ،
 عسقیچہ کوں مٹانا - عشق کوں اپس سوں راضی
 کرلنا ، اپنی پیس بازی کر لیذا - اگر عشق کیے یوں
 التجا لیائے گا ، عشق بہت برا داساہ نیوی مراد کوں
 تحے ، انپڑاے گا ، توں اپنی مراد پائے گا - عشق
 کوں بہت بھائے گا بہت خوش آے گا - دوستی سوں
 پیس آنا کچھ عیب نہیں ہے ، حوں حویساں سوں حویس
 آنا کچھ عیب نہیں ہے - دنیا میں آشنائی ہوو مروت
 می اچھتی ہے ، سہر اور معبب می اچھتی ہے - اگر کوئی
 ترے کی ادب رکھیا تو نیتا فہیں ہوتا ، پس رکھیا تو
 کوئی کسی کے کام میں منا نہیں ہوتا - دریاں کی ادب
 رکھنا اپنی درائی ہے ، یو درائی ہریاں تے آئی ہے ،
 یو درائی نیتاں کوں دریاں کوں سب کوں

تدبیر نا چلے نو جھگڑنا۔ خدا نے عقل دیا ہے فام ' جو
 کچھ عقل میں درست اتنا و خوب ہے کام۔ نو عقل
 تھا اُسے کیوں بہایا ' غیر مستعدی سوں عشق نو چل
 کر آیا۔ ایسا عامل تھا ' ولے خوب لوگاں ملانے تے غافل تھا اگر
 خوب لوگاں ملاتا تو کچھ تو بھی آسودگی ہوتی اتنا جہا نا پانا
 توں ہی لڑنے ملگتا ہے ہمت ہے لڑے گا دلور ہے نر ہے ولے
 اس لڑنے تے نا لڑے تو بہتر ہے۔ یکایک جھگڑنے کی
 نکو کر فام ' شاید جھگڑنے ے صلح سوں بہتر ہوے گا کام
 لڑے کوں نکو کر بہت اضطراب بہوتاں کا ہوے گا کھر
 خراب۔ نوں ایک جوتیرا تو سہل ہے ایسا عالم نو ہلا بہاتا
 چل ہے۔ عشق کا لشکر بہت بے نہایت جدھر دیکھیں
 کے اُدھر اس کی ولایت۔ فرد۔

عقل کرتی ہے سب اتنا یو ہچار

لڑکے مرنے کوں کیا ہے کیتی بار

النے النے کو لڑنے کی چٹ خوب نہیں بہوتیچہ آپ
 خودی بہوتیچہ ہٹ خوب نہیں۔ لڑے تو نگر نو انسا
 تو نگر پڑے بہتر ے بہتر خدا ہوئے نیلا تو نگر بالو
 ہو کر سب حمزے۔ سری باب توں فام کر توں تو
 ہمت ہے ولے ہلر سوں کچھ کام کر۔ لا علاجی نو کیا
 نہنا کما بڑا ' وَاں خدا سب حا کا حاصر کھڑا۔ وقت
 پر خدا تہوڑیاں کے اُدھر ہوتا ہے ' اعتقاد حوڑیاں کے

پورا نا پڑے گا۔ عشق سوں مل چلے تو چہ نعا ہے ،
 نہیں تو بہت حفا ہے۔ عشق تے لڑ کر کیا کیا ، جھگڑ
 کر کیا کیا ۔ افس کوں حراب کیا ، اپنا لسكر خراب کیا ،
 اپنا گھر حراب کیا۔ لڑ کر کیا پایا ، اپنا بھرم گنوايا ۔
 شرم کوں دول لایا ، خدا کی خلق کوں دکھایا ، بہت آخر
 پچتایا ۔ ضرور کوں لڑا کہیں کہے ہیں ، ضرور کوں
 جھگڑنا کہیں کہے ہیں ۔ بیب ۔

عقل سوں لڑ اول عقل سوں بچار

عقل حان نا چلے وہاں تر و ار

عاقلاں نے دی یوں کہے ، کہ آخر الدوا الکی ۔ یعنی حو
 درد دارو تے خوب نہیں ہوتا اُسے دواع دیدا ، یو بات
 استے کہے کہ اس بات تے کوئی کچھہ پنہ لیذا ۔ ایک
 بات ہے میری فام کر ، جتنا سکے گا اُتھا دوستی سوں کام
 کر ۔ عشق بہت بڑا پادساہ زور آور ، سہج ۔ وں لڑ عقل
 تے نکوپڑ ، تک ملاحظہ کر ۔ فارسی میں کتا ہے فرد ۔
 ہر آن کہتر کہ با بہتر ستیزد

چلاں افتد کہ ہو گز بر نعبزد

ضرور کوں حیو پر آئے تو کوئی لہوے پر ہات بھانا ،
 چپچپہ لہوے پر ہات بھانا ، نہیں سو بلا حیو پر لیانا ۔
 یو کیا فام ہے ، یو کیا کام ہے ۔ توں لڑے گا ہمت ہے ،
 ولے اس کام میں بہت زحمت ہے ۔ اس فام میں نکو
 پڑ ، نکو لڑ ، نکو جھگڑ ۔ صلح سوں کام نا ہوے تو لڑنا ،

تہر کے دریا کی سواں سہر دیدار کی طرف چلنا ، معاً گززار طرف چلنا ، حائو تو نگر ہلنا ، تیار یہ تیار خلق کھلبلیا
کتیک دیساں کوں قاصد کے بوستان میں آیا ، نہائی کوں
ہتل ہو رہاں کا احوال پوچھیا گلے لایا فرہ ۔

بعضے یاراں تے حور ہے بے زار

وقت ہر آکھڑا رہیا سویار

قاصد بولیا کہ اے مہت ، تو خوب یو پوچھیا تعمر
ہزار رحمت ، ادسی کی ذات میں اتلی اچھنا اصالت
نس تو اصل ہو رہاں کم ذات میں کیا فرق ، پہلے ہو رہے
کی بات میں کما فرق نے وفا ہو رہاں وفادار کوں کسوں کر جائنا ،
یار ہو رہاں اغیار کو کھولکر جائنا اہان کا آدسی ہر رہے ایہان
کا آدسی پہانچہ دستا ہے نشان کا آدسی ہو رہے نشان
کا آدسی پہانچہ دستا ہے عقل ناہشا نے ایتیاں کوں
لیا ، دیا کھلایا دلایا ، ولے اس وقت اُسے پوچھنے تہہ
بعمریہاں کوں ایدھوں اس کی خاطر تہرا دل حلیا ، تنوں
دھرے کا دل نہیں چلیا ۔ حوں اس کی خاطر توں
دلہلیا ، تنوں دسرا نہیں قلملیا ۔ ایتال کیا پوچھنا اس
کا حال آج یک سال ہے ، کہ دل ہسرلیں کے کوں میں
بہت بد حال ہے ۔ ہو رہاں عمل ہی شہر ہمن کوں گیا ہے ،
اپنے قدم وطن کوں گیا ہے ۔ عشق کا بہت لشکر ہے ،
عشق بہت زور آور ہے ۔ عشق سوں حیتا کوئی لڑے کا ،

اما جیتے اس معاملے میں رہتے ہیں ، اس قصے میں یوں کتے
 تھیں ۔ کہ عقل پادشاہ کو شکست کھا یا ، پھر کر شہر بدن میں
 آیا ، خدا حانے کدھر حاسوں چھپایا ۔ دل تیر کھا اڑیا ،
 جھگڑے میں گھوڑے پرتے پڑیا ۔ ہور صبر کہ عقل کا سر
 اسکو تھا ، بہت دلاور تھا ، دوعسقی کے لاسکر تے سورتے کھایا
 سہر ہدایب کوں آیا ۔ بہت کوں بولایا کہ دل تو زحی
 ہوکر پڑیا ، حسن کے ہات چڑا ۔ عقل سکست کھا کرتائب ہوا ، خدا
 حانے کدھر غائب ہوا ۔ چو کچھ قضا تھی سو ہوئی ، خدا کی رضا
 بھی سو ہوئی ۔ بہت نے ، پر معرفت نے ، سر دھن کر کہیا کہ
 عقل کمانچ پر حق بہت ہے ، مطلق بہت ہے ۔ سرط یاری
 یوں ہے ، روپس دوس داری یوں ہے ۔ کہ اس وف عقل
 ہور دل کی خبر لینا انوں کوں بقوا دینا ۔ بیب ۔

حس پو حو کوئی بیمار رکھتا ہے

حق یاری وو یار رکھتا ہے

کیا جاتے انو کا کیا حال ہے ، انہوں کوں کوں اں کے
 دنبال ہے ۔ بارے اس وقت کچھ یاری کریں ، مددگاری
 کریں ۔ کچھ بیک وند ہوا اچھے کا نو ، کام رن ہرا اچھے کا
 مو ، معاملہ رن ہوا اچھے کا نو ، عشق کے لاسکر سوں ہی
 پھر کر جھگڑا کوں ، وگڑا کریں ، یک نانون کریں ماریں یا سون۔
 ہمت یو بات کر لہوا ہات کر ، اپنا لاسکر مستعد کیا حضور تے
 ایک ایک کی گنتی لیا ، چاروں طرف تے اٹھیاں فوجاں ، جانو

کرتے تے دور اندیشی ہوتی ہے، ادھر ادھر کھائی حکایتیں
 کرتے تے دور اندیشی ہوتی ہے، نیش اینی عورتاں یوں
 کتیاں کہ حیلہ بہت مشکل کہ جوں جیتے، حلوں کوں
 عاقل کتے، ویسے عاقل اس دریا میں غوطے کھائے ہس،
 کوئی موتی پائے ہس کوئی خالی ہات آئے ہس عورت
 کی ذات ہزار اس کوں بلوائے تو کسا ہوا، بھولے ہوئے
 یک آدھی باب آئی تو کیا ہوا کھر کی رہی ہاری،
 گھر کا خبر اسے معلوم ہوا کے کا ماں کیا حالتی بھاری
 محبوب کی بات، پھول کا پات کھلاتے بار نئس، باس
 نکل جاتے بار نہیں باڑ ہارا، اس باڑ نارے ہر کیوں
 کرنا پتیارا دانش مند ہو کچھ اپنے حالت سو جانتا،
 یوہی محبوب ہے، معصوب کی ہی ایک بات سنتا تو
 گذراتا عورت خوب عورتاں مہن جس کی رقوم، وو
 تو اللہ دار کا بعدوم جس کوں حنا دیا ماں، جس کوں
 خدا کا دھماں، جس کوں خدا کی پچھان جس کا روش
 ایہاں، جس کا ہوا گیاں چتر سگھر سچاں نارے دل
 کھپا قصا صعب کھڑیا حور ہر سور دریا توں اگر اس
 وصال کے چھپے ہر آئے سوتی، تو اس غم کوں فرصت
 کہاں تے ہوتی ہوشیاری سوں ہلاتی، تو اس عمر کے
 ہات تے کی دغا کھاتی فرہ -

کسے کیا ہولنا کسے کیا غام

اپنی ہد سوں کئے سوتوں یو کام

بھری چال کی سون ، تیرے گھنگروالے بال کی سون -
 تھری قبول صورتی کی سون ، تیری مدن مورتی کی
 سون - تیری وختا کی سون ، تیری جفا کی سون - کہ
 جو میں یو وقعہ پڑیا ، تو سو حصہ اگلا منجے معجب
 کا اثر چڑیا - کہ یہاں نہ گداز تیرا ہے ، نہ کچھہ تقصیر
 میرا ہے - نیت —

دو جنیاں میں جو کوئی حدائی بھائے
 اس اوپر بھی جدائی کیوں نا آئے

اتنا کری سو یو غیر ، اتال حان سی یو بیر -
 جوں ہمیں اپنی معجب میں آری تھی تیوں دو آرو
 بھاری حدائی کا یو کلکلات اس پر پڑو - اتال جدا جانتا
 ہے کہ میرا دل تیرے باج بہت ہے صاف ، میرے دل
 میں تیرے باب نہیں کچھ حلاف - اگر سچ پڑچھے گی
 تو اے مں موہی پری ، اتنا سب تونچہ کری - اگر توں
 خیال ہوو نظر وفا ہوو تمسم کوں کہکر منجے داروئے
 بے ہوشی نا پلاتی ، تو منج پر ہوو تجپر ایتی بلا کی
 آتی - توں کرنے گئی چھہد ، غیر نے وہاں اپس کوں
 کری بند - اسیچہ تے کتے ہیں کہ عورت ناقص عقل ہے
 یو قدیم نقل ہے - جیتا عقل مند ہوئی توہی عورت کی ذات ، کیا
 اعتبار ہے عورت کی بات - عورت اپنے گھر دار کوں خوب ہے ، عورت
 ساک سبزی سوار کوں خوب ہے - گھر کا دھندا اس کا
 کام ہے ، بعض دھندے کا اسے کیا فام ہے - چار باتاں

دل صاف کرنا ہے ، ایسی چھللاں کوں گلاہ معاف کرنا
 ہے ، دل نے حائل نے کامل نے واصل نے ، جس دہی
 میں موہن جگ جیروں کوں لکھیا کہ تیری خوبی کی سوں
 تیری محبوبی کی سوں ، تیری مطلوبی کی سوں -
 تیرے مکھ مقبول کی سوں ، تیرے سیس پھول کی سوں
 تیری لت کی سوں تیرے ست کی سوں تیری
 متوالی آنکھ کی سوں ، قبول صوب ناک کی سوں -
 تیرے اس نازک نرم لہل ہونٹاں کی سوں ، تیرے ہاتھ
 کی مہندی لگا ئی سو اس رنگیلے ہونٹاں کی سوں -
 تیرے نہاتاں ویسے ڈالتاں کی سوں ، تیری ابلوچ
 ویسی باتاں کی سوں تیرے پھولوں ویسے ہاتھ کی
 سوں تیری زلفاں کے تاراں کی سوں ، تیرے گلے کے
 ہارباں کی سوں ، تیرے چاند ویسے جودس کی سوں
 تیرے چاندنی سار کے جھلکتے تن کی سوں تیری شرزی
 ویسی کھر کی سوں ، تیری اڑدھا ویسی زر کھر کی سوں -
 تیری راتاں کی سوں ، تیری ساک کی سوں تیرے عوق
 ہور اشتیاں کی سوں تیرے پالوں کی سوں توں چلتی
 ہے سو اس تیرے پالوں قلعے کے گھالوں کی سوں فرد -
 مشق اب مرتبہ اوپر آیا

کس لطافت سوں دل نے سوں کھایا

تیرے کلت کی سوں ، تیرے (کلت) مال کی سوں
 تیری تھڈی کی سوں تیرے گل کی سوں ، تیری نازاں

حانے کی سون، تیرے قلملنے کی سون، تیرے وصال کی امیدواری
 کی سون، تیروی یاری سون، تیرے آفتاب جیسے سون کی سون،
 تیرے کرناں جیسے روں کی سون، تیرے ہادل جیسے
 نالوں کی سون، تیرے چاند جیسے گالوں کی سون،
 تیرے تارے ویسے زیناں کی سون، تیری شکر ویسی
 بتیاں کی سون، تیروی ادھر کی سون، تیری کھر کی
 سون، دھن کی سون، تیرے بھن کی سون، تیرے فانوں کی
 سون، تیری چھانوں کی سون کہ قوں تحقیق حان اے یار
 میرا گلہ کچھ ہے، اس تھار کہ یو بلا غیر نے سناٹی یو
 آگ غیر نے سلگائی۔ میں عاسق تھی کھا کروں کہیا گیا منہ
 تے نہیں رہیا گیا منہ ہی چل آئی یو بلا محبت میں
 اپس پر اپے لیاٹی۔ توں ہی عاسق ہے جانتا ہے عشق کی اوکل
 حان محبت ہے واں کیا بلا کرتی ہے جھل۔ خدا نہ جھلکا وے جھل
 کا جھلکار، اپس کوں مار لیتے نہیں آتی عار، اتال دوسرے کوں
 مارتی کیتی مار۔ عشق کی پری اوکل جتنی محبت اتنی جھل۔ جس
 محبت کو جھل نہیں اُس محبت کوں بل نہیں۔ جھل تے معشوق
 بہت آتی یاد، جھل سون باندے ہین عشق کی نیپاک۔ محبت
 جھار جھل پھول، پھول بغیر جھار کیا دسے گا مقبول۔ جان محبت
 ہے واں جھل آتی، جان محبت نہیں وہاں جھل کاں جاتی۔ فرد۔

یاد آتیاں ملے سو وو راتاں

دل کوں سہجانے کیاں کری باتاں

ایسے نقس نگار سون، بہت پھار سون، کتابت الے

رُنا معرّم چہ غم فاری حذر از یار معرّم کن
 بلکہ اس حد لگی بہت -

راز دل را بدل خوش کہ بظہاں کردم
 ملکہ آہستہ بطورہ گفتم و لعنان کردم

حان مشورت ناکرنا وہاں مشورت کرنے گئے تو کچھ
 کا کچھ ہوتا، 'روح کا کام سب بے رح ہوتا کیتیاں ناتان
 ہیں جو کسی پاس کہلچھ کیاں نہیں، اپلیچھ دل میں
 رھتیاں دوسرے کے پاس رھلیچھ کیاں نہیں میں اپیچھ ہور
 اپنا خداچہ جالتا، دوسرے کے خیال کوں وہاں گذر نہیں
 دسرا رو بات نہیں پچھاتی۔

بارے القصہ حسن دھن میں مڑھن کہی کہ وہاں تے
 جو کوئی دھنیا میں آیا ادھے کا، عجبھے جو کوئی ایسا
 دغا کیا یا اچھے کا دواصل اپنے عورت کی ذات، مرداں دغا کھاتے
 ہن عورت دغا کھاتے تو کیا پوری باعد فرد

چہلہ پوری نو عجبھے میں بیاتی
 دل دکھا کر بھی دل کوں بھلاتی

حسن نار نے دل کے سنگار نے دیدناں کے آہوار نے بھی دل
 کئے ہزار ہزار اشتیاں ہزار ہزار فراق سوں نکابت لکھی،
 اپنے احوال کی حکایت لکھی -

دونوں نے دونوں کا دیکھ مایا بیسواں کھائی کا وقت آیا
 اس نکابت کا مصبون یو تھا کہ خدا کی خدائی
 کی سوں، تیری خدائی کی سوں، تیرے فراق کی سوں،
 تیری مروت کی سوں، تیری محبت کی سوں، تیرے

دل کا اٹلاتا اُدھر وہ حسن کلکلاتی ، کیا جانے بھی کدھر
 کی بلا کدھر آئی ۔ غیر کا اقریار س ، کتیک وقت
 لگی بولی اذہوس اذہوس ۔ خاطر قرار کر ، اس میں
 کچھہ بچا کر ، حسن دھن میں سوہن جگ جنوں کئے
 یک رقعہ لکھ بھیجی اس مضمون میں ، ہزار ہزار چرا
 ہزار ہزار چوں میں ، اگر توں منج پر ذصہ کری ہے
 تو میرا گناہ ہے ، غصے کا تھار ہے ، ولے دل بے گناہ
 ہے پاک ہے دل تے توں کیوں دیں ہزار ہے ۔ فردہ
 ذیب تے شہر کوں مہر آئی
 دل کوں دیکھہ ترس دل اڑیو لباڈی

میں تیری صورت ہو کر نکرتی ، تو دل کوں بھرکی
 پڑی ۔ تو دل اس بے ہرشی میں ہرا راضی ، دل کیا
 جانتا سیری دغا باری ۔ دل بے ہوش تھا ، اپس تے اپنے
 فراموش تھا ۔ مست ہو گیا لازم کرنا درست نہیں ہے ،
 مست پر ایسا کپت دھرنا درست نہیں ہے ۔ جاں دل
 صاف ہے ، واں مست ہو رہے سوتے کا گناہ معاف ہے ۔
 دل عاشق صادق ہے یوں بدنام ہو گزنا ہوتا ، وہ اگر
 ہر شہار اچھتا تو یوں کام ہو گزنا ہوا ۔ اپنے آپس کے پردے
 کوں کیولی ، اپنے اپنا گناہ سب آپ بولی ۔ مست نہ ہو
 سوتا ، مست کیا جانے کیا ہوتا ۔ دل کی غرض توجہ سونچ
 ہے ، دل کے دل میں تونچ ہے ۔ ائی پکڑیا تھا خاموشی ،
 پیا تھا فاروئے بے ہوشی ۔ دل تھا بیچارا بے خبر ، یوں

اعتقاد دھرتے والیں قوم حاوِ دایم خدا سے مل رہتے،
 جنو کوں معرام ہوئی تھے حیروں خدیعہ گمروں ہررتیسیوں
 کی مں مریم، حلوں سوں خدا ہمارا حلو سوں خدا
 ہم واح ہے خرباں کی خدوی کلل، دنیا میں نیک
 مردان کہے ہیں یا نیک زلں حوں ہی ہی رابع مصری
 کرئی ولی نہیں ہوا انو کے ہرار انو کا ہم مصری
 جس ولی کوں خدا کی سبھہ میں روا خلل، دوحید
 کا لہہ انو پاس آکرا حل بایرید شہلی، چاہے ہم ادھم
 انو کے حضور کوئی نہیں اچتے تھے ہم سب ولی ہوتے
 تھے حیران، جو انو کرتے توحید کا زبان جوتے خدا کے
 دوست خدا کوں پچھالتے ہیں، سب ہی ہی رابع کوں
 پڑے ہیں کرہ تھے ہی دنیا میں ایسیاں ہی بیباں ہی
 ہریاں ہیں، انو آجوں ہی حیتیاں ہیں نہیں مویاں
 ہیں جوں ناطہ نبی سوں ہم، خدا کے راز میں معرم
 کوں مرد انو کے مراد کوں آیا، کوں مرد انو کا مراد
 پایا سب ہوئے مات، اتل کیا ہے یاں بات - حقیقت
 ہے دور دراز، وہی میاں میاں آیا معاز -

ہارے اللہم و وغیر، من من تے کار ہر دن
 کی یوخراری، یوزاری، تلہللا، مو جلاا دیکہ کہا جائے
 کیا دل میں لیا، دل پر ہست مہر آگی، اپنے کلم تے
 آپ پچتای، حیلنی کھای کہ دل تے ہزاروں دل کی
 محبوب، نو کلم اپنے کچھ نہیں کری خرب - ادھر یو

عورتاں ہو کر آئیاں ہیں ، یو عورتاں نہیں خدا کیاں
 بلایاں ہیں - گھر میں اچھکر ایتنا غلبلا کرتیاں ، اگر یو بہار
 نکلتیاں تو کیا بلا کرتیاں - اسیچھ تے خدا انو کوں چھپایا ،
 گھر میں تے بہار نکو نکلنے دیو کر فرمایا - اگر گھر میں تے
 انو کا پانوؤں بہار پڑے خدا جانے بچارے مرداں پر کیا کیا
 واقعہ کھڑے - گھر میں انو کوں یوں چھپاتے ، حوں شیطاناں
 کوں سیسے میں بہاتے - انو کی عقل کا دیکھو پھیر ،
 چار ہاتاں سوں لھوا مارتا اچھے گا جو مرد وو بی آتو
 کا زیر - جانتیاں عقل ادھریچھ ہے اپے ہیں جدھر ، اپنی
 عقل کے آنگے دسرے کی عقل کدھر - فرد -

کتا ناداں کوں کوئی بات سہجائی

جسے نین فام کیوں وو فام تے پائے

دعوا برا عقل نہنی ، سر شیتچھ انو کی یوں نئی -
 ایتال کیا کوئی عقل پاوے گی ، ہے سوکیا طبیعت کاں جاوے گی -
 فصہ یونچھ ہے ، انو کا رضا یونچھ ہے - فرد -

انکھیاں کوں مینچھ لے دن رات کرتیاں

عقل نہیں ہور عقل کی بات کرتیاں

ولے جو عورتاں عقل پر قادر ہیں ، وو بہت نادر
 ہیں - حوی دیکھہ ہزاراں میں ایک ذیک زناں ، انوچھ
 کوں کتے ہیں گں رنت دھنیاں - انوچھ کوں کتے ہیں
 بھی استریاں ہیں ، حنو دنیا میں نازور کریاں ہیں ، نہیں
 قور و سیساں عورتاں بھریاں ہیں - حو فاطمہ سام ، حنو پو

کی دھن ہے تھاشے کاس کاس ہے نہیں حالتا ہوں کہ
 کیا کیا فاسی، جو یکا یک کرے ایسی خامی - وو مہر د
 بیار کیا ہوا، وو لاز وو غمرا وو بات وو گفتار کیا ہوا
 وو دل داشتی وو دلناری کیا ہوئی وو آشتی وو یاری
 کیا ہوئی فرد -

ہوئی بیگانگی یو آشنائی گیا ملتا تری آکر حدائی
 وو حینا کیا ہوا وو ترسنا وو تپنا کیا ہوا وو
 یاری ہوو نو ہزاری حوں وحی صاحب درد، اپنے زمانے
 کا فرد، کتا ہے کہ

ہر ک راس یار کردم او بس اغیار گشت
 کیست همچو دوست کو آخر بمن دشمن نشد

منجہ بہت لگتا ہے اس گہار محب، محب محب ہرار
 محب صورت محب ہے شکر، ولے اس شکر میں تمام
 پورے ہنس مکر بولے ہنس کہ شر شیطان تے مکر زناں تے
 خدا اپنی پناہ میں رکھے، یو دونوں ہلایا ہیں اس ہلایاں
 کون کون حیت سکے انوکوں سمجھائے کس عاقل کون
 نہیں بل، نادان ذات انوکوں تلوے میں عقل سمجھکر
 نہیں کرتیاں کام، کھول بولے ہی نہیں ہوتا کام یو قوم
 بہت جاہل، کم عقلی انوکوں ہوئی ہے حایل انوکہر میں
 اچھہ ایتی عقل دھرنا، اتال بھارے مردان چار مردان میں

پھرتے انوکے کرنا اپنی عقل میں کٹس حاتیان نہیں
 مردان کون خاطر میں لپاتیاں نہیں یو کیا دنیا میں

نا گہانی بلا منج پر بھائی - منج تے تو کچھہ حطا نہیں
 ہوا ، میں تو اُسیچہ کے کہے میں تھا ، آپستا نہیں ہوا -
 ہر یک بات تفحص کرنا خاطر لیانا ، گناہ ایکس کے
 آنگ لانا - خدا تے ہی نہیں توی ، دل میں آیا سوکری -
 پوچھنا بچارنا ، ایکس کے کہے سنے پر کیا نا حق یکس
 کوں حیووں مارنا - دشمن کوئی کچھہ بولتا تو کیا اس
 کی بات کوں سندھے ، دشمن عداوت کوں بولتا ہے اُس کی بات
 ردھے - جو کوئی منصفی پر آتا ہے ، داعی مدعی کی
 بات خاطر لیاتا ہے و صاحب انصاف ہے اس کے پاس
 بات کا سب حد ہے ، خاطر نا لیا کر ہر ایک پر گناہ لازم
 کرنا بہت بدھے - دنیا دو دیس کی یہاں کس تے کیا ایما
 ہے ، آخر خدا کو جواب دینا ہے - دشمن اپنے مقصود کوں
 یوں کرتا ہے تقریر ، حافو ذرہ نہیں ہے اس کا تقصیر - ناپاکی میں
 تو پیا بالین بال ، ہور پاک دستیوں جانو ماں کے پیت میں تے
 نکالتا ایتال - برای بغل میں خوبائی ہات میں ، کیا بھلی نار اچھے گی
 ایسے کی بات میں - ایسی جاگا خبط نا کھانا ایسی جاگا کچھہ دل میں
 ڈالیا نا - ایسے ناپاک کی بات کوں نا پتیا نا - نعوذ باللہ کستے نا ترے ،
 گھڑی میں یکس کوں حراب کرے - کافر خدا نا ترے ، اس ہی ایہانی
 سوں دقیا میں جیوے گا کتے برس پیت

تقصیر کیا ہے پکڑی منجے کس نشان سوں

غصہ ایتا کری سو بی نا حق گہان سوں

جاں گہان وہاں کہاں ایہاں - حس بی عجب تھا شے

دوری کا بیباں ' اس میں یک کوٹ تھا اس کوٹ کا نالوں
 ہجران ' اس کوٹ میں دل کون بہایا ' دل بہت جفا پایا '
 اہلے حیون تے بیزار ہو آیا ' یو عاشقی کر بہت پھتایا '
 باپ پنہ نصیحت کرتا تھا سو وو پنہ و نصیحت دلتے
 دل پر لیا یا جن نے نہیں سلایا بڑیاں کی باٹ ' اس کون
 کیوں ہونا نصاحت برا کیا جو باپ کی بات پر عمل نہیں
 کیا ' یو فکر اول نہیں کیا ہرائی کون خوبی کر پہناتے
 بڑیاں کی بات نہنواہ کیا حاتے نہنواہ سو نہنواہ بڑے
 سو بڑے ہیں ' انواپس کون آرمے ہیں انو پر یے قصہ گھڑے
 ہیں بڑیاں کے پنہ ہمیں نہیں مانے ' فائدے کون نقصان
 کر جائے دل کون وو دل سخت ملگتا تھا عذاب دے دے
 مارے ' اس بد نصحت کون خدا فرست نہیں دیا بارے
 دل بے دل ہوا ' دل پر کام مشکل ہوا اُدھر معشوق تے
 وو مشقت پڑی ' اُدھر رقیب تے سر پر یو سخت کھڑی
 دل کون اُدھر کا ہی عذاب اُدھر کا ہی عذاب دل بے چارا
 خم تے بے ہوش ہوا ہور بے تاب مالا عصب کھڑیا دل
 کون خدا سوں پڑیا کہیا الہی میں حسن خاطر ایتا مصلت
 سو سیا ' ایتا دکھ دیکھیا ایتا مشقت سو سیا بیست

کی غصہ یو رکھ ہے چپ دل پر

کڑوی کی ہوئی ہے یو میٹھی شکر

حسن کیا سبب ملمع پر ایتا غصہ کریں ' کیا میرا گلاں

دیکھی کی دیوانی ہوئی وو پریں ، کیا ملمع تے چوک آئی

حیو لایا، زلیخا تہی فرہاد تہا مجنوں تھا کس میں یو وضا اجنوں
 نہ تہا اں دل نے عشق میں افس کوں یوں پنوایا، ہور عین حاگا
 پریوں دغاکیا یا گنوایا۔ میں اس کی خاطر سارے عالم میں بدنام،
 یوے وفا سوا یسا کیا کام۔ ترقی ہوں میں پروردگار تے نہیں تو اُسے
 مارتی یا افس کوں مارتی، اس کام کوں ہر زنا ہارتی۔ دل ہور
 حس میں پڑی دوئی، ایسی بات ہوئی۔ ولے کتے ہیں
 حس وقت غیر ایسی کری کازی، انو دونو میں حدائی
 پاڑی۔ شہر دیدار تے جو شہر سبکسار کوں گئی، حس
 ہور دل کا قصہ سب رقیب لے نصیب کوں گئی۔

فرد۔ بات کان لاکھ کیا کرے ہے یو
 چار حیبیاں کی استری ہے یو

ادھر حس ہور دل کوں دغا دی، اُدھر رقیب کوں
 لادی۔ رقیب گہرا، روسیاء، بدکار نا برخوردار کے
 دل میں دہڑ کا آتیا، سینہ پھوٹیا، بیٹی تے باپ کوں زیا ست
 اتہی حیل، افس میں اپنے حل حل، ہلاک ہوتا درخاک ہوتا، سینہ تے
 چاک ہونا۔ شہر دیدار کوں آبا، گھرے گھر مگر زنایاں بھایا، دھند تے
 دھند تے حس کے غضب کے بندی حانے دل کوں پایا۔ سحر میں
 نادر تھا، تونے پر قادر تھا۔ خیال ہور تبسم ہور نظر پر کچھ
 منتر ستیا دانے، یو تینو ہوے دیوانے۔ اول تے مسب یوتیلو یار،
 انوکوں دیوانے ہوتے کیتی بار۔ اں ناپاک نے فرص پایا، حس کے
 غضب کے بندی حانے میں تے دل بہار ایایا بیب۔

باپ حیسا ہے بیٹی بی ویسی وو قہر یوا ہے بلا حیسے
 چھل تے بہت حلیا، دل کوں شہر سبکسار کوں لے چلیا۔

قلائق ہو کر تکلیا کئیں نہاب حارے کا سہلہا لو، اسے
 ہمارے غصے کے بندے خالے میں گہا لو اس داغ میں
 بھی لکو دبو آئے اگر کئیں لکل حارے کا تو تہیں
 حالے تہیں تیں حلیچہ نظراں حاروں کدیں رکھو
 ہو۔ یار اچھو اسی حتن رکھو اقل کاں کا عشق کاں کی
 یاری کاں کا دل کاں کی دھاری کاں کا غمراں کاں
 کا نال سو دیکھنے لے ہوئی ہرار وار - فرد -

راحت ہوئی جام اب خواری

یاری ہے سو ہوئی ہے بے زاری

بات کہنا خوش نہیں آنا سوں دیکھنا نہیں سنا

چہل آک حل بھلاک کوں سنبھال سکتا چہل کی اک

و رو عورت تہی کم بہ تہی کم ذات تہی ' اہلا حو

دکھلائی ' یو تو مرد تھا دل تھا دل سنبھالنا تھا اسے دہاں کیوں

حرم آئی کیوں اس کی معبت بھائی معبت میں

کفر ہے ایسا کام ' معبت میں ہو کام ہے حرام شور

بر دل دھرنا درست نہیں ہے ' ایک کوں چھوڑ دھرے

بر نظر دھرنا درست نہیں ہے رو کیسے عاشق

کہ دھرے کوں خیال میں نہیں گزراتے ' دسرا دہنا

میں نہیںچہ کر حالتے ایکس کوں چھوڑ دھرے بر

دل دھرنا عاشق کی خاص ہے ' عشق کے کام

میں نا بھائی ہے کس عاشق لے یو کام ہو آیا کوں

عاشق یوں حو دکھلایا، کوں عاشق یکس کوں چھوڑ دھرے سوں

تکپک تکپک ، ایسداں کچھہ باناں کہہکر ، اپس میں اپنے حیراں
 وے کر ، بھی کہی اِزال یہاں رشنا خوب نہیں ، یو داب کسے
 پاس کہنا خوب نہیں - ساحر بھی حتمک ددیاں میں ماسر تھی -
 تونے تاس کا بہت دور ، دیس اپنا پھرائی ، بھی صورت
 پکڑی شور - حس کی دثار قلہ تے اپس کوں چھپائی ، وصال
 کے چھتے پرتے اُتر تلیں آئی - اپنے دل کوں حو کچھہ
 بیایا سوکری ، بھی سہر سبک سار کے اُدھر قدم دھری -
 حسن دھس مں موہن حگ حیروں کوں دل کا یوروش نہیں
 بیایا ، دل پر بہت عصہ آیا - یو چاند سورج کی حائی
 حس پر حتم ہوئی ریہائی ، خیال شور نظر شور تبسم کوں
 فرمائی ، کہ اس دل کوں ، اس لایعقل کوں ، اس حائل
 کوں ، اس کائل کوں ، اس ناقابل کوں اس باع میں
 تے باہر کارو ، اس کی دوستی کا ورق پھارو - بیگ اس
 ناع میں تے اسے بیمار لے جاؤ ، چار عاشقاں مل بھارا اس
 کا کرین گے نیاؤ - یو اپنی محبت میں حطا کھایا ،
 ایکس کوں چھوڑ دسریاں سوں جیولایا - اس پیسانی کوں
 نہ نامی کاتیکا لاو ، سب عاشقاں میں بھراو ، یو اپنی
 محبت میں ثابت نہیں اسی کیا خاطر ایتم چاو - یو
 گل یو گزار ، اس فالایق کوں باع میں تھار - عالم اس ناع
 کے تھاسے کا مشتاق میں سو اس ناع میں اسے دی
 وثاق - عشق میں محکم ہے کر حانتی تھی ، عاشق ثابت
 قدم ہے کر حانتی تھی - یو اپنی حد چھوڑ پر حد چکلیا

لکھیں وقت کی گئی بھری ، اس کے ہاتھ میں دیتا اختیار جو
 کچھ روکری سوکری مرہ اٹھا ہوا تو اپنا چہ سب گھر ،
 دل اٹھلا لیتا ہی بہت بڑا ہے ہلر مرہ صدف کچھ میوہ ،
 عورت رو جس میں عورت کا شیوہ فرد ۔

عورتاں کوں بھیچہ بند دینا مرہ کوں آپلے رجھا لیتا
 عورت جیتی قبول صورت اچھے ہی اپنی قبول صورت پر اپنے ناز
 پر نالہ مرہ نیچے خدا اس کی خدمت سوں جیولانا اُس کا مہراچھے کا
 تو ناز سہا روے کا ، سب کوں وو ناز بیارے کا ناز کوں لکھیں چڑھیکا
 روپ آوے گا جس عورت کوں ملگیا گھر کا دھنی اُس کے دیوے
 کوں کیوں نا ہو سی روشانی قبول صورتی تو خوب ہے جو
 گھر کے دھنی کا دیار اچھے ، قبول صورتی کہ خوب ہے جو گھر
 کا دھنی قربان بلہار اچھے اُس کے دیدیاں کا مطلب اُس کا
 دیہار اچھے ، اس کی نظراں میں دو چہ تھاریں تھار
 اچھے دل نا دیکھے تو قرار نا پکڑے ، پانوں بھییں کو نالکے
 تھار نا پکڑے ۔ عورت کی صورت بعیر کس کی صورت نہ
 بھاوے ، عورت کی صورت مرہ کے دل میں لکھی خارے
 طری عورت وہیچہ دور اسکا چہ قبول پڑیا حلا جلی
 رجھالے کر مرہ کوں کرے اٹھا ۔ جو مرہ ہوا اٹھا تو رو صورت
 وو ناز خوب دستا ، سب کدوت ہار خوب دستا
 دیں دنیا حاصل ، جلی قرار ایہان قرار ایک جاگا دل
 ہارے القصد حسن نے اس تپاک سوں ایتا اچھے کہی ،
 لا علاج غیر نے سب سہی اپنے دل میں کینک وقت لگ

حاطر دیا ہے، نہ کہ مرد تے چھدانے خاطر دیا ہے۔ عورت
 صفت مرد تے چھپا کر کسے د کھلا ٹیگی چھپائے گی تو
 صحت اسے کیا کام آئے گی، کسے دھلائے گی - ایسی عورت
 یا دیوانی ہے یا نادان، جو عاقل اچھے گی سو اپنا
 اپنے لے گی پھٹاں۔ اس کا دل اسے گواہی دیتا ہے سون پور نہیں
 ہو کیا ہوا، درودا کہلتا ہے سون نہیں کھولے تو کیا
 جو کوئی ہے چتر عورت کی ذات، اُسے نہا تیج ہے گی یو س
 کی بات۔ اگر سون پو چپ رہے گی، - دل میں تو شاداش کہے
 عورت اگر سکھڑ اچھی تو مرد کا دل ہات لینا کہتا کام ہے،
 یو چھند کس عورت کوں قام ہے - مرد اول تے بھلیا،
 آدمی بھلے کو بھلاے تو بیگ بھلتا، اپنا ہو کا دل
 کہلتا۔ اپنا رام ہوتا، کام ہوتا - مرد کی بہت چھل ڈا
 مرد کوں بہت وار نا لینا - بہت پاک ہو چلے تو
 پیار کرتا، پاؤں خاک ہو چلے تو مرد پیار کرتا -
 گھرداری دھندا کچھ قام ہے، تو مرد کا دل ہات لینا
 ہرا کام ہے - خدا نے کہیا ہے مرد کوں فیجے خدا،
 کی بات تے کیوں ہونا خدا، اس کی بات تے خدا ہوے
 کیوں راضی اچھے گا خدا - جو کوئی عورت چونسار ہے
 چتور، وویوں چلتی ہے جو مرد اپنے اس کا ہوتا شرم حضور
 گھردار اپنا دیتا سب اس کے ہات، اس کے سامنے
 پھر کے نہیں کرتا بات - اسیچھ حافتا ہے گھر کی استر

گلے لگنا اپنے گز دینا ایسی مصیبت کی الامان ہے عورت سر د کون
 خوش ملتی اس کون گھڑی گھڑی ساوار مرد کون دکھلانا
 اے دل میں کا کچھ دیار مرد کون دکھلانا سیح پر سلگرم
 کے وقت کام کی عورت نے مرد کی بہت ملت کرنا پاؤں پر
 ہت سٹنا الہلا لینا سینے سوں سینہ چکلتا ہارنا گز دینا
 خوشبوئی میں نہام مہک رھنا ' اپنے دل کی بات کہوں
 کہنا - بونی سوں تن دل سوں دل ملنے کی جا کا ہے اس
 کون کا کر نا اچھلا دو دوول ہو کر کھلنے کی جا کا ہے - مرد
 'ہلور ہے 'مول کا رس لیلے آیا ہے ' عورت پر عاشق ہوا
 ہے دل کی ہوس لیلے آیا ہے - مرد سوں ایک چپ ایک
 دل اچھلا حوں مرد کا دل منگتا تنوں مرد سوں مل اچھلا
 ناز اے کتے ہس ' چوہمار اے کتے ہیں ' خوب عورت
 اے کتے ہیں معوب عورت اے کتے ہس - ایسیاں
 عورتاں خاطر جہول دیتے ہس مرداں ایسیں عورتاں
 خاطر ہرار ہرار سوستے سرورداں - جس عورت نے دو چھند
 'ہیں پائی ' کیا کام آتی روکڑی قبول صورتائی - قبول
 صوری اور اُس میں دو چھند بہوتیجہ خوب سنا ہور سنگد
 عورت کی صفت کنا ہے ناز ' غبرا ' شیوہ چالا نازکی ' فرسی '
 دل ہات پکڑنا دلس بات بولنا مللا ملا لینا ہور مصیبت
 کی گرسی - عورت میں جتنی صفت ہے اتنی صفت مرد
 کون دکھلانا ' مرد نے دو صفتاں نا چھپا نا مرد کون
 بھلانا - عورت کون دو صفت خدا نے مرد کون بھلنے

دل میں کپت پکڑتا - ایسی عقل دھرتی اچھے گی حو ن ا ر ،
 دو کیوں نا ہوئیگی حو ا ر ، مرد اس تے کیوں نا ہوے گا
 بیزار - اگر ا پس میں کچھ خو ہی ہے ، مہبوسی ہے تو یو نے
 تابی کیا حاطر ، مرد اپیچہ نزہیک آتا ہے اپیچہ منگتا
 ہے ستادی کیا خاطر - آپس کوں حهل کے هات نا دینا ،
 ا پس کوں ا پے خراب نا کر لینا - جس سوں رستے
 حیو پر آتا ، اس سوں رسیا کیوں عا تا - چھوریاں
 چھاریاں ادھوں کچھ تں پر پڑیا نہیں ، بھلا برا
 کچھ سر پر کھڑیا نہیں - مرد کا دل هات لینا کیا جانتیاں
 کیا فائدہ مرد کوں گنوالے کر پچھیں پچھانتیاں - ایسے
 تہنگاں تے سوداں ہوتے واز ، انو کے دلاں میں کہہ ہی
 کرتیاں ہیں ناز - عورت اُسے کتے ہیں جو مرد کے
 دل کوں بھلاوے ، نہ مرد کا دل عورت تے واز ہو جاوے ،
 پیار آتا ہے سوئی نہ آوے - گھسائیاں کا نار ، توہ استغفرالہ
 ایسے نازاں تے حیو واز - عورت نے مرد کا حیو پکڑے
 تو آسودگی نا دیکھنا اپنے تں کی ، حاطر رکھنا مرد
 کے مں کی - عورت میں مہر و محبت پیار اچھنا ، عورت
 چتر چو نسا ر اچھنا ، عورت میں بات گفتار اچھنا -
 سواہ سمجھنہاری عورت کاں ہے ، سب گں میں ساری
 عورت - کاں ہے جویوں عورت دل تے کھلے تو مرد کیوں نہ بھلے
 عورتیچہ ، دل میں رکھے کپت پچھیں مرد کوں کیوں لگتا چت -
 انا حرکت چالیاں تے ، عورت مرد کوں خوہی لگتی ، اپے

میں نے جھوٹے ماریں - اتال میں ہائیں گزوں کے کووا ،
 میں کتے تھے سو ہوا - غیور دل میں رکیتی تھی بیرو -
 جو حسن کا سلی آواز سہی کہ یو حسلیچہ ہے جو
 کری ہے اتلا ناز - یار کوں بیار دکھلاتی ہے ،
 اہلا اعتبار دکھلاتی ہے - بار بار بولتی ، ستہیں
 پکار پکار بولتی - صورت کی لذات کوں اتلا کلا
 تو بہ استعطر اللہ ہو کیا بلا - گھڑی یک آہ مارتی ،
 گھڑی یک اساس بھرتی ، غمڑے کرنے نقصر نہیں کرتی -
 چالی بہت لٹھوٹاں بھری جتنے غمڑے اس میں رہے تو ان
 نے دل کوں یوں ہلاک کر دی - مرد بھنور ہزار پھول کی
 لیوے ہاس ، دو کیتا پکارتی بھرے گی آس پاس - مرد کوں
 کوں رکھواں رکھ سکیا ہے ، مرد کوں کوں سنبھال رکھ
 سکیا ہے مرد اب بھاوتا مرد آپستا ، ہے مرد کٹیں عورت
 کی قیہ میں رہتا ہے مرد ہزار جا کا حائے کا ، اسے کان کا چھل
 آگے کا - ہوں چھل کھاتے بھرے تو لوکان دیوانے کہیں گے ، کیا
 لوکان چپ رہیں گے خوب معقول جلس سوں آنا تھا ، اپنے
 مرد کوں لے جاتا تھا ایسا کرنا کیا ہوس تھا منع میں
 شرم لچھ تو اتلاچہ بس تھا جی صورت نے اتلی چھل کھائی
 ان نے آخر مرد کوں گنوائی ایتی چتر ایتی چوسار ، لڑ چھکڑ
 کر کوئی ملگتی ہے پیار لڑنے چھکڑنے تے کیا پیار آتا ہے ،
 ہلک پیار ہے سو ہی جاتا ہے وو صورت عجب ہے گلوار ،
 جو مرد گلے لڑ کر ملگتی ہے پیار بھنوری مرد ہٹ پکڑتا ،

فرد کوہر پاک ببايد کہ شود قابل قبض
 ورنہ ہر سنگ و گلے لو او ویرھاں فشد
 دھلا ہٹلائیچہ حادثا بھلا برائی کیا جائے ، برا برائیچہ
 پہچانتا درا دھلائی کیا پہچانے ۔ جو کوئی دھلائی سمجھتا
 چہ نہیں اس سوں دھلائی کرنا نہ کرنا درادر ہے ، برے
 سوں دھلائی کرنا ، دشمن سوں سکائی کرنا ، نادانگی سراسر
 ہے ۔ سعدی کتا ہے دور اندیش جہاں گرد ، صاحب تجربہ
 صاحب درد ۔ بیب ۔

نکوئی نا دہاں کردن چنا نسب

کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

یو کام عبث ہے ، سہس ہارے کوں یو بات بس ہے ۔

القصہ حسن کوں لگی دیکبگی ، عیر کوں گالیاں

دینے لگی فرد ۔

دل کوں اپنے اُچات خوب نہیں

گھر میں ہایم کچات خوب نہیں

سوں یہاں حیونتی کاتی ۔ میرا دس ہوے تو اسے بہت

دھوکوں ، میرا دس ہوے تو اُسے چھریاں سوں دھوکوں ۔

دوبہا کروں ، قیہا قیہا کروں ۔ بہت سر چڑی ہے ، دھگر

کوں لے پڑی ہے ۔ بہت آپس کوں مروتی ہے ، دل اُسے دھوڈیگا

گتے کو کھیر جروتی ہے ۔ اجھوں بھی جیو نہیں بھگیا ،

دھگر بہت میٹھا لگیا ۔ یو چھٹال دھاتا نہیں تری ، کیا

بلا کری ۔ جھگڑا لا نہاری ، دند کاری ۔ چیل ہوکر ہات

کیا اناں کیا کرنا آستیں میں کی آگ گھر میں کا
 دھن ' آہی کون آدمی پتیاٹا کیا جائے کوئی کس کے
 لکون ' کیہ کڈھلک اولکھن ' بہ نیتہ برے آہی کون
 کیتا کرنا حق سنا کس دیکھے بغیر معلوم نہیں ہوتا
 اسی بس دیکھے بغیر معلوم نہیں ہوتا ہینچہ نہیں
 سمجھے کس کا کیا کرنا گلہ کہ پیغمبر کہے ہس کہ الہر صلا الہا سلمہ
 یعنی کام پڑے بغیر آدمی جائیا نہیں جانا ' کچھ مشکل کہڑے
 بغیر پہچا نیا نہیں جاتا سنا ہور پیتل ہولو کا ایک رنگ
 ہے ' ولے اس کا اور تھلک ہے اس کا اور تھلک ہے

پیتل ہی نیلا دسہا تو کیا ہوا پیتل ہی چھہ پلا دسہا
 تو کیا ہوا ولے جو بازار میں بیچلے گئے دو پیتل سول
 میں کم جاتا ' سلمے کے سول پر نہیں آنا ہزار پیلا
 ہوا تو کیا ہوا اس پڑے میں ہزار خلل ' اخر سنا
 سو سنا پیتل سو پیتل ایتے دیس خوباں کی صحبت
 رہی ولے صحبت اُہ اثر نہیں کری بہ ذات حرام خور چور سکر
 بیری خوب اچھے تو خوب کی اس میں خوب اثر
 بہرے کی ' ہروں کون خوب کی صحبت کیا کرے کی
 آفتاب سب پر پر تو سلتا ' ولے جس میں موہر
 ہے روجہ جوہر ہوا سینہوں کے بلکہ لے پڑتے ہیں
 ولے جس میں کچھہ جوہر ہے روجہ گوہر ہوتا حوالکہ
 حافظ کتا —

دھرتی ، اس وقت حیو نہیں دیتی سولی کڑی - رات
 دس جھگڑا کسے بھاتا ، گھر میں نے نہات مانے
 کا وقت آتا —

القصہ حس دہن س سوں حگ حیون اس غیر کے
 رشک تے انجیل ہوگائی انکھیاں کے اسک تے جلتی تلملتی کپڑے
 پھار لیتی ، سنگارتی کا کار لیتی ، گالیاں دیتی ، روتی حیران
 ہوئی - جہل کے حیاں سوں ، اس حال سوں ، حیفی کھائی ،
 وصال کے چہرے پر آئی - غیر کون دیکھی تھت پر
 مست ، دل اس سوں ہم دست - سوں سوں سوں ملاے
 ہے ، سینے سوں سینہ لائے ہے - سد کھو رہی ہے ،
 سو رہی ہے - حس فادر سمدری ، بہت فھرے بھری اوتار
 استری پکار اٹھی ، آہ مار اٹھی - کہ آہ یو کیا ہوا ،
 واہ یو کیا ہوا - ان چھٹال نے مجھے حیووں ساری ، ان چھٹال
 نے اپنا دند ساری - ان چھٹال نے میرا گھر گھالی ، ان
 چھٹال نے مجھے دیس انتر دی - اُسے اور جاگا ذاتھا ہو
 یہاں حیاں کری گرم ، اتنا تو ہی میری آشلانی کا نہیں
 رکھی شرم - کچھ اُسے ملاحظہ نہیں آیا ، یو کام اُسے
 کیوں بھایا - اُسے تھار کٹیں نہ تھی ، کیا اپنے حنم میں کس
 سوں یاری کی نہ تھی - بھار ہی خدا کا عالم ہے
 کیا کم ہے ، ایسیچہ کا مان پر آئے تو پچھیں کیا
 غم ہے - اس کی چوری کی جاگا دیکھو اس کی حرام خوری
 کی جاگا دیکھو - دنیا تے ترنا ، نزدیک کا آدمی یوں

سوں جوڑنا - چھل تے دولو سیٹا چاک ، نو ہچارا میاں میاں
 ہلاک - ایک بولے دل ہور کہے ایک یار ، ایک جیو کون لکائے کا
 دو تھار اصر یو لڑتے اصر و و جھگڑتی - صبا اہہ
 کر گھر میں کھات ، آسودگی بارا باب آسودگی کی
 اُھ تو وقت بڑا ہور ایکس حضور ، ایکس کے دیکھنے
 کا چور ضرور کون ایکس کئے سوتا ، دل دسری پر
 ہوتا - ایکس کون کنا یار تو خانو دسری کون ہیا
 زہار ایکس کون پات کھلایا تو دسری کون خانو اگ
 لایا ایکس کون بھول دھایا ، تو دسری کون جانو انکارناں
 میں بھایا - ایکس سوں بات کیا تو خانو دسری کے جہو
 ہو کھات کیا ایک نڑھیک سوتی ، تو دسری روتی مرنے
 نو راضی ہوتی ، کلکلاتی تلھلاتی کڈی کا کٹیں نہیں
 سو جھگڑا کڑتی ، دو نو کی خوشی میں خال پارتی
 یعنی اہی دل دل سرتی سوکن کیوں خوشی کرتی سوکن
 نہ سوئے ، نہ سونے ہونے اپنا دعوا نا چھوڑے اپنا ہر
 لےوے یو ہچارا نا اصر کا نا اصر کا کیا جائے کہ ہر
 کا نو ایکس سوں صحبت دھرتا دسری کنا کتے اچھے کی
 کر دل میں فکر کرنا دسری کی فکر دل میں جڑی
 اتال لذت کان کی لذت میاں تے آری - یہاں کھانا
 کھاتا تو وہاں پانی پیتا ، کہ ہس یک چھ نہیں ہائم
 دو جیتا عشرت مہوا گھر چھنہوا انکس کون پوچھیا ہچارا ،
 نو دسری کون جانو جہوون ماریا عورت ایتا چھل

کیا کلمہ کی تھی اول زمانے ' جو یوں آکر پڑی اس عذاب
 میاں - سوکن نا سووے ناسوئے دیوے ' سوکن جیو پڑا تھے '
 سوکن جیو لیوے - سوکن تے محبت میں فتوا اٹھے '
 سوکن تے جزیاء تھے - سوکن آئی ہوکھ سے سینہ پھٹیا '
 سوکن آئی محبت کا سوا اٹھیا - دایم جھکڑ تھاں جوں
 الملائی اڑتیاں - ادھر تے سالے ادھر تے سالیان ' چاروں
 طرف تے رستیاں گالیاں - کوئی گوا کرتی کوئی بانیں ' گھر
 میں کھیلتیاں چائیں مانیں - یو گھر میں سکھ سوں نہیں
 سوتا ' میاں لوگاں کا ہلسا ہوتا - جو دیکھے تو کل کل
 عورت تے زیست ساس کی چھل - سالا دشمن سالی دشمن
 بدو کا اس بچارے کا من - کسے کسے سہجاولے کس کس کے
 تنادیاں تے بہار آوے - بہتا بیٹی اپلیاں ساواں خاطر جدا لڑتے
 یوحدا تلہلتے یو خدا چر پھرتے - نے زار ہوتے ہاپے اسم سوں '
 یوبی دشمن ہویتھتے ایک قسم سوں - ہل سب ہوتا بھگ
 سہی کتا ہے کہ (ہیت) ۔

بلانے سفر بہ کہ درخانہ جنگ

نہی پائے رفتن بہ از کفش زندگ

سوکن کوں دیکھلے کاکسے تا ب ' جس گھر میں سوکن آئی
 و و گھر خراب - سوکن ادیکھی سیج کی تقسیم دار یو جھل کوں
 سوئے توبہ استغفار حق نے آسودگی کوں دسری عورت کیا ' ان نے بتوری
 اپس کوں عذاب میں دیا - کیتی جاگا اپس کوں بانٹ بھاوے '
 یک ہل ہو جاگا کیوں لارے - ایک سوں توڑنا ' تو دسری

دل کی حاکم رکھ رکھواں
غم جو حوری کئے تو خاکسایاں

خیال کا مشکل ہوا حال دھندلے دھندلے والے
چہرے پر جو آیا تو مقصود اپنی دیا دیکھتا ہے جو غمزدار
کی گود میں مست پڑی ہے ' دل نے غمزدار کوں مستی
چڑھی ہے یہاں یوں محرم محرم ہے وہاں تو کچھ کا کچھ
عالم ہے خیال فی الحال شہر دیدار کوں جاکر اس گھر کوں جاکر
جو کچھ دیکھتا تھا سو حسن نار کوں دل کے سنگھار کوں دیدیاں
کے اندھار کو خبر بولیا ' معاملہ یوں ہے کر بولیا حسن یو
باب سن حارلی پوشاں سر گردان نا کھانا نا پالی کڑوی ہوئی
سب زندگانی ' آگ کی ہرکی اتنی تیں میں ' آہاں مارنے لگیں
میں ' سوئی کے چہل نعرۂ بالہ جو حاوے فکل اس چہل
کوں کوں سلجھائے ' تیں سن رنگ و روپ سب حالے امت
جاں تے سوئی جو مرد کن آتی
چہل تو بھٹان کی سو سے نہیں جاتی

اگر مرد اک میں ترو کہے تو اک میں بھی ترو دے '
وے سوئی کی چہل سوسیا نہ جائے - سوئی اچھے جس تہار
اُس مرد تے ہی دل بے زار - عورت چپ شرم کوں چپ مردکلے
آوے گی ' جاں سوئی میاں آئی وہاں لذت کیا پاوے گی -
جاں سوئی ہوتی ' وہاں عورت ضرور کوں بے زار ہو کر
مردکلے ہوتی نہ سن کا سواد ' نہ تیں کاسواد سیاہ جلتا دل میں
نر پھڑی ' سیخ میں آئی ہے جاکر دوزخ میں پڑی - کیا جانے

بال چھند ہور چالے ہیں - اگر حویلی کا دعویٰ دھروں گی
 تو حور پری سوں بات کزوں گی - میں ہی آرسی میں آپس
 کوں دیکھتی ہوں ، آپس کوں جانتی ہوں آپس کی حویلی
 کو خوب پہچانتی ہوں - حس حاکا پر میرا فام ہے ، وہاں
 دل دھلانا کیتا کام ہے - فرد -

دل سوں باندھی تھی حیوکی توری اکہ حالی وقت کری چوری
 یو مثله معلوم ہوا آح ، حالی گھر میں گتیاں کا راح -
 بارے یک رات حسن دھن من موہن جگ حیوں
 شہر مینچہ تھی حسن کا نہیں ہوا آنا ، وقت حالی دیکھی
 اس حرام حور کوں یوچہ ہوا بہانا - دل سوں ملنے خاطر
 بہت تر پھرتی اس باع میں اس وصال کے چھجے پر چڑھی سحر توفان
 بہت جانتی تھی وہاں حسن کی صورت پکڑ کھرتی - خیال ہور نظر
 ہور تبسم کوں ہور وفا کوں حوں حسن فرماتی تھی ووفچہ اپے بھی
 فرمائی ، داروے بے ہوشی دل کوں دلائی پلائی ، ہور زلف
 کوں بی حسن کے نہینچہ بول کر حیوں تیوں دل کوں اس
 وصال کے چھجے پزلیای منکائے گلے لائی سہجائی - فرد :-

ایک ایتیاں کوں آ دغا دی ہے کیا مفتن ہے کوا ہلا کی ہے
 یو بد اصل شیطان کی نسل حسن کے تخت پر دل سوں لت
 پت ہوئی ، اس کاہی دل دل سوں لگیا دل پر عاشق نیت ہوئی -
 ویسے میں خیال حو سوتا تھا حاگیا دل دستا نہیں کدھر
 پیا ہے کر دھندلے لاگیا -

بعضے دلتے انو کا بول پکڑیا ہے مکاں سچ ہو رہوٹ کے
 مہانے میان ۔ حقا بولیں گے انوچہ سچہ انو کا بول نہ جھوٹ نہ سچہ ۔
 آدمی عاقر ہو کر کا کارب ہے بوجھلے حاکا ' انو کا بول
 دھیں ہو آتا کندھیں نس ہو آتا ۔ مات میں رسالے لئے دھیں
 غرس پست بھرنے حاکا کئے دھیں ۔ بارے حسن فار ' حتر
 چوسار ' حوں دایم حابی تھی وولپہ حاکر اُس حصے ہر
 چڑی ' یوہی اس حصے ہر حاکر ایک کوئے میں مارے دڑی ۔
 حسن ہو رہل کے چالے سب خاطر لیائی انو دولو کا بید پائی
 ہو رکھی حسن حو معہ تے درتے تھی ہو رایتا کرتے تھی سوہو تھا کام
 میں تو کروی نام ۔ عمر کوں ہی انو دولو کا چالا دیکھ کر عشق
 حائل ہوا ' غیر کاہی دل دل ہر مائل ہوا ۔ دیر کوں ہی دل کا
 عشق ذات پکڑیا ' بہت احاث پکڑیا ۔ دل میں بدست
 دھری ' اپس میں اسی یوں فکر کری بیت ۔

دل کوں یوں دیکھہ دل کوں بدلائی

حسن کے دل میں شک نہیں لائی

ان کم ذات نے انلی ذات دکھلائی آخر اپنی ذات

ہر آئی ۔ کہ حسن کی چوری سوں اس مہاری ہر دھندا

ہو رہل کے وصال کی لذت کوں الٹنا میں ہی حصے حسن میں

خوبھوں ' دلبرہا ہوں محبوب ہوں میں ہی چلبلائے حالتی ہو

میں ہی دل کوں بھلائے جانتی ہوں کیا منع میں ناز ہو رہرا

نہیں ' کیا منع میں شیوا ہو رہا عشوا نہیں ۔ سرا سوں ہو

پھول کا چہن انکھیاں حوں لالے دھیں منع میں ہی دالیں

ایک رات ، اُس ناع میں جس دہن میں موہن سنگٹ ،
دل سوں ملنے حانی تھی ، یو نا درحوردار ہی اُس
کے ملکات چوری سوں لگ پچھیں آنی تھی ۔ بیب ۔

شیطان اگر کسے لگے تو کوئی تبی چھڑے

آدمی کسی کے پے میں پڑے تو خیویچ حاء

شیطان کون مو تھی کھل اتنی پتی * ۵۷۷ تو حاتا ہے

آدمی برائی پر آتا تو کلیجا کیا تا ہے ۔ شیطان کا فکر سہل

ہے شیطان کا دکر کیا کرنا ، برا آدمی برا بڑے آدمی تے

تروفا ۔ شیطان شیطان کی صورت سوں اپس کون دکھلاتا

اس کا علاج کیا حاتا ۔ برا آدمی برا شیطان فرشتے کا

لباس لے آتا ، بھلا آدمی بچارا کیا حانتا دغا کہا تا ۔

بھلا حانتا کہ یو بھلا چہ ہے ، سچیں سچیں یو فرشتا چہ

ہے ۔ آدمی بچارا کیتا پچھائیے ، غیب کی بات حداچہ

حانے ۔ غیب کا عالم کسے دکھلایا رو ، وعندہ

مقاتیم الغیب لا یعلمها الا هو ۔ یعنی غیب کے کیلیاں

غیب کے صاحب پاس غیب کے صاحب کون معلوم ، غیب

کے صاحب نے جسے معلوم کیا اُسے معلوم ہوئے یو

غیب کے علوم ۔ منعہاں کون دہی تولے ہیں حضرت

حنو کا دل کعبہ ، یکدبوں الہنہون ورب الکعبہ ۔ یعنی غیب کے

پردے اندر کیوں کھولتے ، منعہم سب دھوت تولتے

کلے رھتی آوی، ولے بھید انا کے نہیں کہتر تھور،
 حسن ناز دل کا ادا چترچ 'ر' و 'ہ' سہی کہ
 یوں معقول ہے وصول سرشار بکار شرم نہیں دھرتی،
 پکس کی انکے پکس کی بات کرتی - فرد -

جسے حیا نہیں کچھ اس تے بہت ترنا ہے

فکر اپس کی حیا کی ہی کچھ سو کرنا ہے

کلا کیتان لاسی، فتورے اچاں، سوں کی بہت ہلکی بہت
 شوح فتر، لہجہ شرم نہیں دھرتی و کس کہ شرم کی اُسے
 کیا خبر نے حیا ہے انہاں، بد کار بد کہاں ہے اعتبار کی اعتباری
 نہیں، بات کس کی دل میں چھپان ہاری نہیں اُسے
 جانتی تھی، خوب بھچاتی تھی جو حسن دھن من وہی
 باغ میں جاوے، اُس ناپاک کون ملات لالہاوے، جو
 کچھ دل سوں ملانے کی فکر کرے اُس حرام خورقے
 بہت ترے، فیر نے سبھی کہ حسن دھن من موہی اپس
 سوں کیت پکڑی ہے، اس سوں ہٹ پکڑی ہے، یہاں
 تو کچھ پیار نہیں انال کچھ بھلی بار نہیں بیت -

یو دھاناں تھی دو تھی سادی

ساہی تھی اس تے یو دھانا

حدہر گئی ہو یگیلی جاتی، مہاجے ملات دن نے
 جاتی، میں اُسے نہیں بیانی فیر کر فیرت اڈا کڑی،
 فیر حسن کے دنہاں پری، کہ دیکھوں دو جتے اپس کون
 چھپاتی ہے، یگیلی کدھر حاسی ہے یولچہ کرتے کرتے

گر ہسلا تیاں، معص پیگیا ذپہ خاطر آتیاں - جو لگن کچھ
 اچھا تو لگن کھا تیاں، ایک اُھڑا کچھ ذہین تو ذکل جاتیاں -
 جا نو کدھیں آئیچہ نہ تھے، جانو اشنا ئیچہ نہ تھے -
 کھانے میں تے اور یا لوں، اتال تہیں کون ہہیں کون - یہاں
 بہت فکر مرغول، یہاں جو آیا سو ہوا دانواں قول - غرض
 ایسی چھنا لا کی برے چالے، ایسی چھنا لاں تے خدا سنبھالے -
 یو برے چت، یہاں کون کر سکتا دلکوں اُھت - حیتا نیم دھوم
 ہر ٹیگا اگر بہتر اچھے گا تو یہاں نرم ہو ٹیگا - جو کوئی
 اچھتا ہے عشق کے سنگ، وہی سہجھتا ہے اس عشق
 کے رنگ —

القصد ووحور حیسی حسن پری، و و دیس دل کوں بے ہوئی
 کر اس وصال کے چھتے پز لیا کر حظ کری - دل کوں
 بے خبر کر بے ہوش کر مہاری پر لیاوے لے جاوے، کسی
 نا دکھلاوے، کسی ناسناوے - چوری کا کام، کسی نہیں
 ہونے دے فام - ویسے میں اس وقت رقیب بے نصیب،
 گھراہ روسیاء کی ایک بیٹی تھی اس کا نام غیر،
 سب سوں اس کا بیر - بھسب ظاہری راضی سوں رھتی
 تھی، حسن کن یو دغا بازی سوں رھتی تھی -
 جاں جاوے دومیں جھگڑے لگاوے، مایاں کوں بھڑاوے،
 جھو تیاں باتاں کتی، کیکا متی - لو تری چاری خور،
 دل میں کچھ ہور، سوں میں کچھ ہور - زبان ہراز،
 سب اس سوں وار - حسن دھن من موہن جگ جیؤں من ہرن

حالت۔ اتل عشق ملاستی کلاونتی بازارِ بہاں تو بہوتیجہ خواری
 بہوتیجہ دشواری۔ دایم بدنام دایم رسوائی ' تو عشق بازی
 کس سے ہو ائی۔ دایم فہامت دایم فصیتے ' حیتے کنیکے تیتے
 دایم رشکا نے ہلاک دایم چول آتے۔ اری جانے سوں غیر نہیں
 لاتے سو جانیاں کلیے جاتے۔ اری گھر میں تو چار بہار ہو بھی
 صعب تھا شے کا ہے تیار۔ طہیت بہت نازک بہت نرم ' وو
 بے حیائی ہوو دو شرم۔ جس کائے گئے اسکیچہ ہوں کر
 دکھلاتے ' ہرار حملس سوں حولا تے۔ نار شرم یوں کرتے ناہی
 اخیلاں بچاریاں کیا قہاس۔ جانو اک تے دسرے کی چھانوں
 نہیں پڑی ایسے روتے ایسے شرم کی ایسی ہڑی۔ کھٹک مٹی
 تے سوں بہار نہیں کات تے نازار میں کھڑے اچھے پردے ہارتے
 اھٹک ہٹک لوگاں کوں ہلاتے ایکس کوں دھولا کرا کس
 کلیے جاتے۔ اُس جا کا کوں جیولانا یو کسے پانٹا ' یو
 ناسعقوای دیکھیا کیوں جانا یہاں عشق کی تو ہے۔
 گرمی ' ولے بہوتیجہ ہے بے شرمی ہزاراں کے ' ایتے یاراں
 کے ' ایسیاں سوں کیا کرنا یاری ' ایسیاں تے کیا دھلتا نا
 وفاداری تو بیتھیاں ہیں پیکے ملانے ' الو معبت کیا جانے
 پیکے حلال معبت حرام ' معبت سوں الو کوں کیا کام
 یو سواہ بازاری ' ہا لغہ ایک رات کی یاری کھیسے
 کیاں دھن ' گھر کے لوگاں کے حصے کیاں دھن ایسیاں
 کوں کیوں پتیا نا ' ایسیاں کوں کیوں دینا من ' ایکس
 پاس من ایکس پامن تن ایسیاں کی کیا اُس جیولا

کو دلیکا آتا وقت - عشق انیریا اس "ہمار اٹال حیو حالے کوں
 کیا بار، ایسیاں ہاتاں سن سن، گھر گھر ہوتی گھن پن -
 چاروں طرف ہوتا غل، لوگاں کوں اوٹتے پیت میں سل -
 دذیا ہے ہر ایک کوئی، یکس سوں حیو لاتا، یو لوگاں چپکے
 پکارتے، اس لوگاں کا کیا جاتا، یو غوغا کئے تو انوکے ہات
 میں کیا آتا - انوکے سیدھے پھٹتے انوکے سرم ایکس لکھانے آتھے -
 فہیں سہے سو لوگاں کوں سلاتے کوہچے کونچے دھند ورا
 پیراتے - حانو اپے ایسے کماں کیئچہ نہیں، اپے سہے دل دیئچہ
 نہیں - اپے رستہ لے گدا، پاک، یوچہ بیچارہ ننگار انو
 کرتے ہلاک - لوگاں پر نڈسار چلے دیر رھتے نہیں، اپنے دل
 کی بات تو خدا بہتر جانتا وہ کتے نہیں - باتاں بہت ہڑیں
 بہت محتسم، اند - موآوی کا بڑا سرم - اپنا درد جیساہے
 دسرے کا درد، ویسا ہے - آدمی معذب کوں سہجلا
 آدمی کے دل میں عشق کا جوش اچھ - آدمی حطا بدسنا آدمی
 عیب پوش اچھلا - خدا ستار العیوب ہے، خدا غفارا لذنوب ہے -
 جسے خدا یوے سیچھ اس بات کی سکت ہے، عیب پوشی خدا
 کو صف ہے - اپنا عیب چھوڑتے، دسریاں کا عیب بھار
 بھاتے - اُس کے دل میں تو تیا عشق کا کا نٹا انوں کرتے
 لوگاں میں ہنس ہنس کر تا ڈنا - فراق کوں یہاں
 زور، جوں جوں وہ نام ہوتا، تیوں تیوں معذب ہوتا ہور
 فم کا بازار گرم، حوش کا کیا بھور، کام حیو پڑ آیا اٹال -
 کان کو سرم - یونچ کرتے کرتے جیو پر اتا، یکاں وقت جیو

ایسا عشق ہلاکتی، کسی کی بہو بیٹی، یواچہ گھر میں
 کھلتا و و اے گھر میں لیتی۔ یو بھرتا گھر کے اُس
 پاس، اہ گھر میں حاجتی نہ ہو سلس۔ اُس کی
 سلاک اس کا سرد سوتا، یو سو رات دیس یاد کر کر
 روتا۔ اہ نہ بہتر قرار نہ بہار، چھپر حوری سوں
 کدھیں مدھیں ہوتا دینار۔ یو عاشق دیوالہ ہچہ بے قام،
 بہت میٹھا لکھا چوری کا کام۔ حلال تے دل کچواتا،
 حرام بہت سواں لکھا، اُسی دیو خلعت ملا کئے سو کام
 بہت سواں لکھا ملا کئے سو کام انجان کون بہت بھایا
 ہے، کہ اناصا حریص علی مائتھ یوں حدیث بھی آیا ہے
 اگر حرام کون ملا نا کرتے تو صعب نہیں جو کوئی حرام
 نا کرتا، حرام کون ملا کرنے تے حرام پر اہل اُسی ایسا
 لذت پکڑ کر صہ دھرتا۔ اگر حلال کون ہی منع کرتے
 تو حلال ہی بہت بھاتا، حرام کون سب سے دیتے حلالیہ
 خواہ آتا۔ اُسی کا طرفہ طبیعت ہے ملا کئے تو جائو
 کرو کر فرمائے، نہیں کرنا سوائے ستنی نال بد پر لیائے۔
 منع کرنا ہی یک دکہ ہوا ہے، اُسی بہت بری بلا ہے،
 اُسی تے حہ ہوا ہے مگر زمان کون بھاتا میائے میاں
 ملک ملک بھیجتا اُے کھائے سو جھوٹے پان۔ اُس کی
 خوں لگی سوانک کی چولی، اُے خوشبوئی لائی سو خوشبوئی ان
 نے کھائی سو گولی ہتھیاں لیا تیاں ادھر ادھر کیلی حکایتاں، بہت
 سواں کیاں ہوتیاں باتاں عشق دانا سخت، کاندیاں

مجازی شازی تین صورت ، عاشق کوں اس صورتوں
 کا بیان کرنا ہے ضرورت - ایک پھل تے ایتے باس کے
 قدرے چھتے ، ایک دھڑ کوں ایتے پھانٹے پھتے - اول عشق
 سلامتی ، دویم عشق ہلاکتی ، سوم عشق ملاستی - اما عشق
 سلامتی کتے سو اپنا گھر نہ سی کر دھسب نہ کسی کی
 وحسب - نہ کسی کا دیک نہ کسی کا تر ، کتےچ ہیں کہ
 اپنا گھر حوسی دھائے سو کر - یہاں باد شاہاں کوں نہیں
 قدرت کچھ کتے ، اعضے و جمیع کس منی - اگر کس کوں
 گھر میں عشق اگ دھائے ، بہت سکھ پاوے - بہت آرام
 اپنی نزدیک اپنا کام ، دیم نظر تاپیں محبب ، بہت خوب -
 صفا پکڑے دل ، دیکہ دیکہ رہے دل دل - دائم حر سہاں ،
 دائم وصال - فراق کا اندازا نہیں جو یہاں آوے ، غم کوں قدرت
 نہیں جو یہاں ہات دھائے - گود میں مراد ، جیونے کا پارے
 مراد - خدا راضی رسول راضی ، بہت سواں کی عشق بازی -
 ولے عشق کوں بہت زور اچھنا کہ ایسی جاگا چٹک لاوے ،
 ایسی لذت کے پھاندے میں بھائے ، یہاں تپاوے یہاں
 ترساوے ، سونے نادیوے ، دسروے سون کچھ ہونے نادیوے -
 جیونا دیگے ، ہور سون دل نا لگے - محبت ضماں اچھے ،
 اسیچ پر دھیاں اچھے یو عشق بہت قادر اس عشق پر کون
 ہو سکتا قادر - محسوق نزدیک اچھے تپنا ترسنا نہنا کام نہیں ،
 انکھیاں تاپیں دیدار ہور انھو ترسنا نہنا کام نہیں -
 یو عشق زوراں سون کوئی نہیں بھایا ، جسے خدا دیا اے آیا -

کتا ہے کہ تا توانی طاب فعل بد مباح، بہر حالے کہ باشی
 باخدا بس مرد اس فکر میں اچھلا کہ روز بروز خدا کی
 محبت زیاست ہوئے، ہر دو جہاں میں کام اپنا راست
 ہوئے۔ ہور حدیب بھی یوں ہے کہ عزت الدنیا دالہاں،
 و عرت الاخرۃ بالاعمال۔ دعا دنیا کی قرب مال۔ وں
 ہے، ہور آخرت کی قرب اعمال۔ وں ہے۔ مال تے اعمال
 پیدا کر لیتا ہے، جو، یہاں کی خاطر مال پیدا کرتے
 تیں وہاں کی خاطر اعمال پیدا کر لیتا ہے۔ مفلسی کسے
 نہیں بھاتی، نہ یہاں کام الی نہ وہاں کام آتی دوست
 و و جو بولے ہور دل۔ روزی کرے، مفلسی خدا دشمن
 کوں نہ روزی کرے اگر حالتا ہے کہ وں یہاں ہے
 تیوں وہاں ہی کچھ ہے دو ٹیکے پرچت دور، ٹیکے نکو
 بسر۔ اگر جانتا ہے کہ یہچہ ہے بھی انکے کچھ نہیں تو خوشی
 بے سوکر، دھبہراں نے تو وں دئے ہر خدر اگر کچھ
 نہ دیا ہے تو نہ کی کر نہ کی کر نہ نہ چھڑے گا نہ مار چھڑائے گی
 جان تن ہر تیری ایک تھری الگے آئیگی۔ سب پوسلا کر اپنا
 پیت دیوں گے، حاس کچھ آتیا تو تچے الگے کر ملگے
 تہام غفلت مہن تے آتے گا تیرا خواب، توں دیکر چرٹیا
 تھرا خواب جو کوئی خدا سوں محبت دھرتا ہے،
 ووالبتہ خورہچہ کام کرتا ہے جان خدا کی محبت ہے
 وں سرفرازی ہے، خدا کی محبت سوں خدا ہی راضی ہے، خدا
 سوں محبت کرن ہارے کی دائم بیش باری ہے۔ عشق

دینا والا ، تو مجازی نے حقیقت پر انا ہے ۔ واصل کی
 ہے ۔ یو مت کہ حدیث ہے البعارة طرقة العقیقة ۔ یعنی حقیقت
 کی ۔ یزوی ہے مبارز ، سیزوی پر جاویں گے تو پاویں گے
 حقیقت کا راز ۔ ظاہر تے باطن کوں حانا ، ظاہر تے باطن
 کوں پانا ۔ کیا واسطہ کہ جاں بات کا مایا ہے وہاں یوں آیا
 ہے ۔ کہ مں کاں فی ہدایہ امی فہوفی آلا حرة اعدی ۔ یعنی
 جو کوئی یہاں اندھلا ہے سو وہاں اندھلا ہے ۔ یو بات حرافات نہیں
 ایدھر اردھر کی بات نہیں ۔ جہاں لگن کو الیر کے ہیں گئی ،
 انوتے ہی یو بات گئی ہے سنی ۔ دوہرے ۔

حس کوں درس ات ہی تن کوں درس ات
 حن کوں درس ات نہیں تن کوں ات نہ ات
 عاشق نے کوشش کرنا کہ کہیں عشق کی آگ خوب سلگے ،
 ظاہر دل کسی کے پیمانے میں خوب ہلگے ، پچھیں اپنی
 بہت اپنا نام ، اپنی اپنی طلب اپنا اپنا کام ۔ خدا نے لے
 کچھ کر لیا ہے ، خدا کے عالم میں سب کچھ بھر رہا ہے ۔
 سو کا ہے ہریا ہے ، جدھر دیکھیں اُدھر دریا ہے ۔ اس
 میں تے ارل عاشق کوں فرض ہے کہ غواص ہو کر یو بے اہا
 گوہر چننا ، خدا کوں بہت یاد کرنا ، معبود بان کوں بہت
 دیکھنا خوشبوے خوش کرنا ، شراب پینا ہور راگ سننا ۔
 یہاں سب ہے ، یہاں تماشا معجب ہے ، یو خلاصہ ہے ،
 یو سب تے حاصل ہے ۔ عشق کا وحدہ قائم اس چار باتاں
 سہ ہے ، نہ باقم ، چکا یتان سون ہے ۔ نار سی میں

ایک حدیث ہے جہاں کہ اللسان مرات اللسان علی السلسلہ
 آری ہے انسان کی، اس کوں اپنی نہ کہنے کے گمان
 کی اگر کسی کچھ خبر ہے وہاں آرس اشارت ابھی ہر
 ہے انکو اس سر کی بات کہنا، نہ بیٹن عاشق نہ تو کندن
 پہلنا دندان کر بہت سر دہوں لگ مہو ہو کر معشوق
 کے حو میں حالاً، تو اس کوں نہ کہنا تو معشوق کوں
 دانا حیو ہونا نہ جان کوں نہ کہنا، ہن ہونا تو امان
 کوں نہ کہنا ولے دو عالم ایک عالم ہے کہ اس عالم میں
 دو عالم ہس آتا ہے، یہ عالم دوسرے دے بغیر کوئے سے نہ کہلاتا
 ہے، ظہر کا شق اگر کسی ادب، تو دون ادبنا مہو بطن
 میں ہی اچھے و دہقان ادب نہ کہنا اس پر کہلے کا مشکل
 اس سر آسان ادب عشق حقیقی اچھو یا معاز، عشق
 بازارے دوسرے کوہلتے عشق نازی سعی کر لاکہ اچھے اس
 بات میں سافر ہوئے نہ چھو ہے سہ اپس پر ظاہر
 ہوئے عاشقان حو نہ لیا پر حئے ہس، بہت کر انورچہ
 دھندا کئے ہس ہو اپس کوں جائد کی باب ہے، تو خدا
 کوں بہدالنے کی باب ہے حدیث قدسی مہو، عمن ہسی ہے
 جان کنت کاراً معظیا ذابہت ان اعرب فخلقت انسان یعنی معہ
 معہر پیار آیا تو من آدم کوں پیدا کیا کہ معہ سہ معہ
 پہچانے معہ نازے، میرے ادھر آوے بیوی قدرت کوں نہ کہے
 معہ حائے عشق معاز مہو تہاشے کہ ہے ازی عشق معازی
 حو انہر نہ کہل ہون ہر تا ہے مقیمی کا وصال کر قرر عاشق دانا

بھلور پھول کارس لیتا ، ' بی میں لطافت سے دل کا ہوس لیتا -
 محبوب مقبول جوں نازک پھول ، ' اسے رگڑ مائل نہ کرے تو
 بہت خوب ، ' بہت پاک عشق میں سواہ ہے کام گہال ناکرے
 تو بہت خوب - شوق زیبا ست ہونا ہے قتل ، ' دایم تازہ
 اچھتا ہے دل دل بہکتا نہیں ، ' ایک جاگا لگیا تو بھی دسری
 حاکا لگتا نہیں - عشق زور پکڑتا ہے ، ' عشق کا کام رونق
 کچھ ہور پکڑتا ہے - جس شوق تے شوق پانا اس شوق کوں
 نا گنرانا روشن کیا پوچھے ویسا شوق بھی کانتے لیاں ،
 بھی اس شوق کوں یاد کر کر کیا خاطر پھٹتا نا عرس جتنا
 سکنا اُتلا رکھنا ، ' اس فکر میں اچھتا جو اپس کوں عشق
 کی مستی بہت چڑے ، ' یو خطرا (تھارا) وجود میں تے کم ہمار
 پڑے جو تضم الحان اس نظم میں لئی لئی تھاشے ہیں جان
 اچھتاں اس خطرے (قطرے) کوں زور سوں کہ لانا ہے اکتھیاں
 کی بات ، ' اس خطرے (قطرے) کوں زور سوں چرنا ہے گہاں
 یو خطرا (قطرا) میرے وجود کا قوت ، ' اس خطرے (قطرے)
 میں مہر محبت مروت اس خطرے (قطرے) کے زور سوں توں
 زور پکڑتا ہے اول نہ کچھ تھا ایتل عالم کچھ ہور پکڑتا
 ہے یوتس کا وصال نہیں یو دل کا وصال ہے ، ' دل کے وصال
 پر اکھڑے رہنا کس کا مجال ہے دل سوں دل ملانا
 نظرسوں محبوب نظر میں جانا ، ' تو تھار اپس کوں دیکھنے کا ہے ،
 اس تھار اپس کوں اپی پانا کیجی توں ، ' ہی دل بھلنا ، کام
 یو ہے جو نظر کھلنا - یومیں عرب نفسہ لاندہ عرف رہہ کا مقام
 ہے ، ' یوکیا ہر کسی کا کام ہے یعلیٰ جو کوئی اپس کوں جالیا ، ' اپی

کی ارواح کوں خبر نہیں آئی۔ دل کے دل میں کہ میں دلیچہ
 میں ہوں ، اس گلشنیچہ میں ہوں ۔ جس دھس جگ دیوں
 من موہں ، دل پادشاہ عالم پناہ ، صاحب سپاہ کے کئے لگ
 حوس سوں تلا سی پگ ۔ مکہ چومی ، اپنے سینے پر اُس
 کا ہات دھری ، آہ ماری ، او۔ اس بھری ، تک ہنسی تک
 روٹی آپس میں آپ کچھ باتاں کری ۔ فرد :-

تہاشا ہے عجب کچھ آہ اس تہار

کہ عاشق مست ہررہ مشوق ہشیار

کہی اے دل میں کیا کیا حفا دیکھی تیرے بدل ، تجھ
 پر بھی لٹی اٹنی محبت گدرو میرے بدل ۔ تیری یاری پر
 میں راری تیری احتیاری پر میں واری ۔ جسے مرد کتے
 سو تو بچہ ہے ، عاشق صاحب دل کتے سو تو بچہ ہے ۔ یو
 نوا ملنا ، یکا یک پھول ہرگز کیوں دھاما ۔ میں دیکھنے
 شرم آتی ، یکا یک کیوں بات دولی داتی ۔ اس نے دل پر
 بے خبر کری کہ دل سوں کچھ حظ پاوے ، ہشیارو میں ۔
 آنکھ بھر دیکتے مبادا لاج آوے ۔ پاکی سوں ہمدست موقی
 تھی ، پاکی سوں دل کو دیکھ مست ہوتی تھی ۔ وہ چتر
 پر ، ایسی کچھ فکر کری ، دل بے حشر مترا لا ، حسن
 کرنی کچھ مات بازی کچھ اوپر کا چالا ۔ ہور فام د نہ
 زیاستی کچھ کام نہ تھا ۔ دل میں عشق غلہلا کرتا ہے
 بظار کا سوادیں بلا کرتا ہے ۔ ہر کوئی تن سوں تن ملاتا
 جاں پاک عشق ہے واں نظر سوں ہی کچھ کہا جاتا ۔ جو

تا کہا شام آری درہ -

بہیں ہر گے چلے گی یو بن ہر گے تو پری ہے

دل سیتی دل کہ دل سوں کیا کیا ادا کرے ہے

میں - عدی کتا ہے کہ نہ صبر در دل عاشق نہ آب در

ذہل ، عشق بہت ہے تاب عشق کا صعب اچھا چلتا ہے

حال - عاشق ہے آرم ہے طاقت ، عاشق - کون صبری -

دکھا نسبت - دو چاند بھری اس تہار اک ادا کرے

وفا ہر ناز اس چہچہے ہر عشق کی مجلس سدا رہے

دل ہر نظر ہر خیال ہر قسم اس باغ میں واپا ہوا ہے

چہچہے پر بہ نسبت رکھتے تھے ہاں حسن دھڑ سے موہن جگ دیو

جس دن بہت شکل لگی دور ، دن میں کچھ نہیں آوری

میں رہے ، کیا دنوں میں رہے دور ، ہے طلق - ڈھکی وری

الفاظ میں ابھری ونا دنوں بلا کر ہوا - کہ اناں خیل ہر

نظر ہر بسم کوہ ہول کہ دل کا دل ہر لہو ، سب مل

آہے نہ وہ ہے ہرشی دیو - بیت

دل پہا خبر ، ہوا ہے دل نے خبر گیا

عاشق ہو کر اس کون کدھر کا کدھر گیا

ہر زلف کی ہر کہ دل کو اس چہچہے پر میں نے کر

آہے دل ہی کا ہے نہ اس کون سمجھے نہ دسرت کون

بچے لے خیال ہر نظر ہر بسم ہر وفا دل

دکھوں ہاؤ دئے ہے - ہرشی دئے ہے خبر ہے - دکنے زلف

دل کون کلف ہو کر اس چہچہے پر میں کھلچ لپائی کہ دل

بھیسکتی ہوں یا میں آپ سے ملانے آتی ہوں ۔ میں کہی
 سو تحقیق جاں ، دل میں اپنے دوا نکو مان ۔ حلق کے
 سوں میں آکر پڑی بات ، اسہاں توڑیا تو کون دیتا ہات ۔ سہدور
 کوں کیوں باز دنا پال ، آدنا کوں کیوں رکھنا صندوق میں
 کھال ۔ دیوا گھر میں روشن ہوا پچھیں جوت کوں کہاں
 لے جانا ، دس میں پھول کھلا پچھیں باس کوں کیوں چھپانا ۔
 سوں میں تے بول نکلیا پچھیں سو کیا پھر کر آتا ہے ، تیر کہاں
 تے چھوڑیا سو کیا سنبھالیا جاتا ہے ۔ تہال بھویں پر پڑیا
 آواز کوں کیوں پکڑنا ، حلق خدا کا کسے مذا کرنا ، کس سوں
 جگہ ترنا ، لوگاں تے ترنا ضرور ہے کیا کرنا ۔ عشق
 میں پختہ اچھنا حاسی خوب نہیں ، سہج سوں کام کرنا بدنامی
 خوب نہیں ۔ یو عشق کا جترب ہے پردے میں ناندنا ،
 ہیڑا ۔ کھائے تو ہتھ کیا گئے میں باز دنا ۔ جو کوئی عشق میں
 آیا ہے ، اپنا گڑ چھپا کھایا ہے ۔ میتھائی چھپانے میں ہے
 نہ بدنام ہر کر پڑوانے میں ہے ۔ دل کھیا اے نار ، اوتار
 شیریں گفتار ، ہنس مکہ ، کبک رفتار ، حور شید دیدار ، عاشقاں
 کی آنکھیاں کا سنگھار ، چتر جوسار ۔ توں ایسی ہی جو کوئی
 تہہ سے برا مانے ، تھری بات کوں جہوت کر جائے ۔ جاں دونو
 کا دلچہ ، ہوا صاف ، پچھیں وان کھا ہے خلاص ۔ کھیا بسم اللہ
 خدا ہوا ۔ جانا بیگ پھر کر آنا ۔ حسن پری غمزاں بھری
 اوتار استری نے خیال ہور نظر ہر تبسم کوں دل کیے رکھ
 کر وصال کے چھپے پر چڑھ سارا دیس وھا ، نچھہ تھی

معشوقان کلمے ہیں سلگ دلاں ہے خنجر ' کسی کا درد
 نہیں ہوتا اور، ہے درد ہے کٹر بہتر اگر عاشق سرتا اچھے کا
 ہی ہلستیاں کھڑیاں رہیلگیاں تک مہر سوں کی سرتا
 کرنا کھیلگیاں اٹلے پر ہی کما چپ رختیاں ہیں، سوا تو بلا
 کئی کتیاں ہس بھی کتیاں ہیں سوا کی عاشق ہوا ہے چارہ
 عاشق بھولا کچھ دل میں نہیں لاتا ' ستن ہو کر آگ میں
 پڑ چپ اسیں لاتا دل لگایا سوتوڑنے لیں جاننا بھی ہور
 ایکس سوں جوڑنے نہیں حالنا - توڑنے جانا تو کتنا نہیں
 چھڑا لیتا تو چھٹتا نہیں - دل میں عشق سلگیا ' عاشق
 ہے چارہ ہلکنا - معشوقان میں لٹی لٹاں لٹی جھلناں ہیں
 لٹی بہا نے، بیچھے رھتے رھتے کوئی معشوق عاشق بر مہرواں
 ہوئے تو خدا حالے حان اپنے عشق کی اچھے کی ایتی گرمی
 وہاں جیسی بھی سختی ہوئی آخر کچھ تو پینا ہوئے گی
 گرمی ، عشق کا سواہ ہے اسی تمہار ، حان دو طرف ہے
 اُبلتا دیار -

القصہ میں تیرے دیدار کی بہت مشتاق تھی ، تیری
 بات گفتار کی بہت مشتاق تھی - سواہ ہر آیا یہاں خدا
 ملایا - عاشق تھی ہی خبر پائی تھی ، چوری سوں تعہ
 دیکھلے آگے تھی عشق کا دکھ سہا نہیں کیا جیتا رہوں
 کی کمی تری رہیا نہیں کیا میں عشق تعہ سوں لائی
 ہوں ، جیو پر اُٹھ کر آگے ہوں ایقان رھا دے حاتی
 ہوں ، وصال کی جا کا خاطر لیا تھی ہوں ' یا تعہ بلا

ایکجا لے کر مہر بیچہ سوں ہلاک کرتے —

انکہہ دن کہیا میں عاشق ہوں اگر روتا ہوں تو سہاتا
 ہے 'توں معشوق تھے کیوں رونا آتا ہے - حفا عاشق کا وطن
 مقام ، توں معشوق تھے غم سوں یا سہم - معشوق شیریں
 عاشق ساروا ، معشوق کا کام ہنسنا عاشق کا کام رونا - معشوق
 کا شیوہ ناز ، معشوق لے پروا لے نیاز - معشوق درس عاشق
 درسوں ، عاشق محتاج معشوق غنی ' ہوں آرا ، ہوں اسیر
 ہوں پادشاہ ہوں فقیر - اے گل رو ، اے خوش حر ، اے
 خوشب ، اے مہ چہر ، معشوق میں نہیں دیکھتا ایسا مہر - حس
 دہش میں مومن حگ جیہوں دوا کہ سن اے دل ، یوہات
 سہجیا ہے بہت مشکل - میں حانتی ہوں کس پانی سوں
 دہیر دوی عاشق کی خاک ، کہ ہم فراق میں ہم وصال میں
 دونوں خاکے ہے ہلاک - نہ یہاں آرام نہ وہاں آرام ، حس
 پر یو قصہ گذریا اُسپیچہ یو نام - حل بھسم ہو کر نارے پر
 آرے ' تو عاشق ہوے عاشقاں کی مجلس میں چڑے - آپس کوں
 کہونا تو عشق میں کچھہ ہونا - جو لگن آپس میں آپے باقی
 ہے ، تو لگن اس میں اس کی مستانی ہے ' عشق کے شہر میں
 پیرتے نگر میں ، معشوق وہیچہ دو عاشق کوں پیار کرے ، عاشق پر
 اپکار کرے ، عاشق کے دل کوں گلزار کرے ، نہ کہ لے راز
 کرے خراز کرے - ان تے چہراوے حیو پر لیاوے ، حلاوے
 تہلاوے ' ایسی معشوق سہل ہے ، ایسیں سوں عشق کرنا جہل
 ہے - ان کوں کوئی معشوقاں کتے ہے ہیں ' انو کڑی ہو

میں تے ہزار گھالتا جو خوشی آئی قیدوں شمع ہی ایا،
 غم کا سہل * ہے خوشی ائی قوہل کون بہت بھاتا دل
 کا دشمن غم، دل کون خوشی تو ہووے جو غم ہووے
 کم ایک غم سرنیش ہوتا ہے غم تے سیکہ ریش ہونا
 ہے غم تے عقل درہم ہوتی درہم کیا ملک کم ہوتی
 غم لہو کون پانی کرتا ہے، غم دل میں غم بھرتا ہے
 خوشی اجالا غم اندھاوا، کیا کرے یہاں آدرس بھارا صم
 ظلمت خوشی آہلیات، غم بندی خانہ، خوشی نعمات غم
 بھریا ہے حتما کے اتنا ایوے خوشی خدا دارے دواپنا
 اپنا حصہ، بارے پور کر ایا دھوپہ قصہ فراق کا حلیا
 وصال سوں آرام پاوے وصال کا حلیا بھارا کدھر حاوے۔
 جو کچھہ خلق میں ہلکیا اس کا صلاح پائی وں بھارے
 جو پئیچ خلق میں ہلکیا اسے کوئی کا ہے سوں
 اُتارے فران کے حلیے کون سب کوئی حافتا، وصال میں
 کے حلیے کون کون پچھالتا۔

پانی میں کی جو آگ کتے سو وصال ہے
 اس آگ میںانے حلیے کون کس کا معال ہے

ایچھہ سب ہشتی کی صورت ہووے تو وصال میں حلیے
 اس حال میں حلیے، اس حال کون کہا حالتے فران کے حلیے
 بلے جوہشتی ہوا قہام، تو اہس سوں لگیا اپنا کام بارے
 جو کوئی معشوق چوسار ہے کچھہ فام دھر تے عاشق کون

* صرفوں نصتوں میں ہونہیں لکھا ہے سورے تھاس میں
 لکھ ہونا پچھائے جس کے معنی مشکل کے ہیں۔

کون دکھلا فرماں ہوا کہ فلانی حاکم ایک گھت ہے اُس
گھت میں جا۔ حضرت ذہام اشتیاق سوں اس گھت کے
نردیک گئے، دستک مارے ادو کہے کون ہے، مسجد میں
مسجد ہوں کر کہے۔ ادو بولے اس تہار باب یوں نہیں
آتی، مناملی یہاں دیہیں سہاتی۔ وہاں مسجد کون دیہی
یو دواہا خدا کہ اے مسجد بول کہ سید القوم خادم الفقرا۔
یہ کر ادو واپس گئے صدا پچھیں ادو اس گھت کا دروازہ
کھولے، ملے، حو کچھ باتاں بولنے کیاں تہیاں اپس میں
اپے بولے۔ مرتضیٰ حنوں کے کہے میں رسول ہو خدا، ادو
فرماتے ہیں کہ میں سب سوں جھگڑیا میرا مات سب کے
اوپر ور ہوا، حو فقر سوں جھگڑنے گیا تو فقر مجھ پر ور ہوا۔
مسجد فرماتے ہیں کہ الفقرفقیری، فقر کون اس تے کیا ترائی اچھے
گی دیہی۔ یعنی فقر میری ترائی ہے، یو ترائی مجھے خدا تے آتی ہے
یو ترائی خدا کون نہاتی ہے۔ غرض کیا محبت باطن کیا محبت
طاہر، اسے کاساں میں یکایک کون ہو سکتا ماہر۔ وصال ہوا
تو بھی کیا عاشق کون قرار اچھتا ہے، عاشق آسودہ ہو کر
کیا اپنے تہار اچھتا ہے۔ اچاں ہرگز نہیں جاتا، قہلمات ہرگز
نہیں جاتا۔ وصال کی حوشی میں اٹھو کا حنس آتا ہے، یو
غم دل میں نے انکھیاں کی بات پانی ہو نکل جاتا ہے۔
عیش آکر چکایا، غم انکھیاں کی بات پانی ہو کر نکلیا۔
حوشی ہو غم، یو دونو لقیض باہم۔ یو دونو دعویٰ ہار،
مل کر کبوں رہیں گے ایک تہار۔ حس کے مات میں جو
سنپڑیا وو اُسے حالقا، ایک زور ہوا تو دوسرے کون مل

کسے یاد آتا - اپنا خاطر کیا نصیلت ، اُسے کا ہے کون
 پہل حالے کی چیات - آپ اس کی فام ، ہو آزاد ایسی کیا
 خاطر زیاستی کام - یہ خدا - ونچ معظوظ مشعول ، دونوں
 عالم کو کیا بول - یہاں خدا چہ ہے خدائی نہیں ، یہاں
 کچھ خدائی نہیں - یہ عاشق خدا چہ کون ملکتا خدا
 کئے باء ، خدا نے کچھ نہیں رہیا اس مانی یہو خدا
 باج - سب نے طمع ، اس کا خاطر ہمیشہ جمع -
 بے طلب ہو کچھ آتا - و لیتا طلب میں خدا کون بھی
 تصدیق نہیں دیتا - بعضے عاشقان بے پروا ایسے ہیں
 کتے ہزار منہ سوں دئے بھی کچھ نہیں لے - انو نے
 اپس کون دئے ہیں ، ہور خدا چہ کون لئے ہیں -
 خدا چہ انو کون بس انوکوں بھی ہور کا ہیگا نہیں
 ہوس - بعضوں کوں زوریں - وں دئے تو سروو کوں دھاندا
 قبول کئے - نہیں تو معشوں کوں چھوڑ کر دھاندے میں
 دینا درد سر ہے کس عاشق کوں یہو طمع بنا کون عاشق
 اس کام پر ہے - یہاں کیا کرے کوئی بات حکم حاکم
 مرگ ملاحات - کوئی کچھ کھیا کوئی کچھ کھیا ، ولے
 یو اپس میں آپ رہیا نہ ابتدا کی خبر دھرے نہ انتہا
 کون یہ کرے کتے ہیں کہ بعضے خدا کے یہو سرمست
 دوستان خدا ہرست دوستوں ایسے ہیں کہ حسرت بھی
 انوکوں ہیکلے کا آرزو کریں گے ملاقات کا شون دھرس گے -
 ہولکہ کتے ہیں کہ ایک دھس حسرت کہے کہ الہی معصے تیرے دوستان

شرار حریف جس کا ہوں عاشق تھا اُسے دیکھتیا چہ نہیں ،
 اس کی صورت کس وضا ہے ، اس کی صورت کس وضا ہے سو
 دیکھتیا چہ نہیں۔ ایسی عاشقی کوں کیا ہو کیوں ، معسوں کیسی ہے
 گر پیکتیا چہ نہیں ، عاشق ہو کر معسوق کوں پہنچا نہا چہ
 نہیں۔ اس کے زور رینہ شور کسو تیچہ ، ہر گرفتار تھا ، ہو
 خاک ہی اس کا یک لباس تھا ، او لباسیچہ سوں توں نار تھا ،
 اس خاکچہ پر تیرا پیار نہا۔ برقے سوں درو لانا ، گھنگھٹ
 میں دغا کیا نا۔ الہ الہ عاشق معسوق کے دیکھنے کی پے
 اچینا ، دو عاشقاں دیکھیں ہیں انو نے باب پوچنھا انو
 کی کئے میں اچینا۔ رات دس دس معسوں کا ذکر کرا ، اس
 خاک میں اس اطفاب سوں دولت ہو ہلتا چلتا سو کوں
 ہے کر فکر کرنا۔ جو عاشق اس دھانچ میں کیا گھر ، عجب
 کیا ہے جو دیکھنا پتی ہوئے میسر۔ خدا کریم ہے رحیم ہے۔ جس
 اوگاں کوں عشق نازی کھیلنا آئی ، انو کوں وصال میں نے تا ہی
 کیوں حاتی۔ انوں کوں کل کا آرام ، انو کا کچھہ شور ہے کام ،
 انو کا خیال خدا چہ کوں ہے فام۔ انو پر کھلہا ہے فیض کا دروازہ ،
 انو کا عشق دایم تازہ ۔ پروردگار کی نہایت کوں دیکھنے
 لگے قصد کرس ، نو رسول کہے کہ الہم زدنی تحیراً۔
 یعنی الہی میری حیرت کوں زناس گر ، تیری حواس
 کر۔ غرض آراہ عاشق کی شور باب ہے ، آزاد عاشق
 کی شور دھات ہے۔ آزاد عاشق لااوالی نے
 پروا دایم ماتا ، صاحب کار سوں مقصود کا رحانہ

تو کیا عاشق ہو - چار آہ ماریا، چار اوساس بھریا، تو
تو کیا عاشقی کریا - ہر کوئی عاشق کہواتا، ہر کسی عاشق
ہوتا بھاتا عاشق کوں معشوق کے گال ہال نہ بہت دل،
اندھر، الگہ، خال، ہات، پالوں کھر حال نہ بہت دل -
کسوٹ مار زور زریلہ پر بہت خوش، ناز غمرا عشوا سیلے
نہ بہت خوش ایچہ میں ہلک حاتا جان دیکھتا وان ہلک
جانا ولے ہو کوئی اس خاک میں ناز غمرا کرتا اس کی
خبر نہیں دھرتا اُسے عاشقی کونا آیاچہ نہیں، ان نے
عشق کی مایا پایاچہ نہیں ہو کوئی اس خاک کے بہتر ہے
اس سوں حمولوے کا تو عاشق ہوے گا عاشقی حال کی پر
ارے گا خاک سوں حیولاوے کا، وڑکھا خاک پاوے کا یو
خاک حس سوں خوب حس آتی اُسے سہمیہ چہ نہیں خاک ایچہ
نہ عاشق ہوا اُسے خاک ایچہ بھاتی خدا نہ کرے یکا دے
آلت کچھ ہوا بھلا ہوتا تو توں ترقا کی، حس خاک
پر توں عاشق ہوا دھیمہ ہے اُسے ہسرتا کی، اگر
تھے ایتا تر ہے اس کا تو اس سوں عشق ہاری کرتا کی
حس کی خاطر ایتا جلتا تھا جس کی خاطر ایتا
تلبلتا تھا، اُسے بیگ کھر سوں سوں لے جاؤ کتا،
ماٹی میں ماٹی ملاؤ کتا، اُسے سامنے تکو لاؤ
کما، نہ دیکھ جاتے دھشت آتا، دوسوں دیکھتا
نہیں بھاتا پس یہاں سبھیہ کہ آج لگی توں عاشق
ہور کس کا تیا، وو ہور کوئی تھا توں عاشق جس کا تھا

کچھ کس سوں دھرے ، حان اپچہ نہیں وان احتیاح آکر
 کیا کرے اس کے کئے میں اس کا نفس آیا ، ہوا ہور
 حوص کوں دل میں تے بہار بھایا نفس پاک ہوا کٹاف
 دور ہوا ، حاک اس کا بمعنی نور ہوا - فقیراں تو ہور بھی
 کچھ کتے ہیں خدا ، حس شئے کوں آحر بہت منگیا وہیچہ
 اُس کا خدا - غیر پر ابو کی نظر یچہ زیں غیر ادو کوں
 جان تیچہ نیں ، غیر کی انو کوں خبر یچہ نہیں - یوواب
 نادان کے سننے کی نہیں ، یودریا کم حوصلیاں کے موتی
 چننے کے نہیں - دانایاں یووبات ، نہیں کرتے ناداناں سنگات
 چھپا چھپا بات کرتے سو یووبات - حیف نہیں کہ یووبات
 نادان کے کان میں پڑے ، پھول کا چھں جاکر خارستان میں
 پڑے - اس چھن کی کلی باس مہکا وے گی ، ولے حو کوئی
 حام ، ہے حسے رکام ہے اُسے کیا باس آوے گی - بارے سوں
 لہوا پگلتا نہیں ، پانی سوں بہتر گلتا نہیں - نادان ہور
 جاہل اس درگاہ کے مردود ، انوکوں یووبات سبھنئی کیا مقصود ،
 حیتنا انو کوشش کرنے جاتے ، وہاں تے انوکوں مار مار کے
 بیزار بھاتے - فالایقان کوں وہاں نہیں آن دیتے ، ناقابلاں کوں وہاں
 نہیں حان دیتے - یو حاصاں کی تھار ، یہاں کیوں آتا بے اعتبار ،
 ، یہاں تھام راز یہاں تھام اسرار ، ہزار ہزار پردہ دار ، یہاں
 فاسحرم کوں چاروں طرف تے ہوتی مارا مار - عشق کا دشات جدا
 کچھ ہے ، عاشقی کی باب خدا کچھ ہے - ہر ایک کوئی کسی کوں
 دیکھیا لے آرام ہوا تو کیا عاشق ہوا ، چار لوگاں میں بد نام ہوا

یوں کہ کہا کہ اتلایا یہ پیچہ ہوا پار فوقات دریا اُسے نہیں پار
 ہر ایک ننگ اس دریا میں شناوری کرتا اپنی مقدار
 عاشق معشوق کے حس کی نہایت دیکھ لے جاتا ، معشوق کے
 حس کوں نہایت پیچہ نہیں سونہایت کیوں جاتا اس تہار
 حراکتی آتی ہے ، سرگردانگی آسے ہے ، حو کوئی خدا
 کی کار خانے میں جاتے ، حو کوئی خدا کا کار خانہ چلاتے
 جاتے جاتے آخر اس فکر پر آتے - انوکوں یوچہ لایا ہے
 فوق اپنا اپنا فوق انوکے سر پر دریا بہاں جیتا دھو نڈے
 تیتا پائے ، یہی تھو نڈتے تھاریں تھار انوکوں ہور ذکر
 ہے ، کرامات ہور اعجاز کی فکر ہے - خلق کا مدعا لیتا
 ہے ، خلق کا سوال جواب دیتا ہے ، خدا سوں ہرار گفتگو دھرتے
 ہیں ، وہیچہ حالتے ہو کچھ وو کرتے ہیں رب نے انوکو
 یو دیا مصلب ، آراہ عاشق ہو جھوٹ دیا سب دکھلی دھرا -
 تھرے کرتب کرنے تے میں چپ ہوئی بھ نام
 میں میاں تے اٹھ گئی توں خانے تیرا کام

حو عاشق یوں ہوے ہیں اختیار ، خدا کا بھی انوکو
 ہمار ، رسول کا بھی انوکو پیار ، خدا ہور رسول خدا کا
 لاں چلاتے ، سو یواوک خدا ہور رسول کوں بہاتے ، سو یواوک
 مرقوح اللہم ، آزاد ہے ہر واسطہ وہاں خدا کوں تھا وہیچہ ،
 اُنے میاںی مہاں نیچہ - وارد یوں ہوئی ہے حدیث
 بھی الفقر لا یستحق الی اللہ والی ندسہ - یعنی فقیر نہ اپنے
 نفس کا محتاج نہ خدا کا ، محتاج محتاج ، کیوں ہوئے
 کہ اُس میں دھماچہ نہیں خدا باح ، اپہ ہوئے تو احتیاج

اصلی طور سر گردانی ، یو ڈھب بڑی حیرانی کہ یہاں حضور
نے فرمائے ہیں دسریاں کون کیا دک ، ماعر فناک حق
معرفتک - بمعنی حیوں توں ہے تیوں تجھے نہیں پہچانیا ،
حیوں توں ہے تیوں تجھے نہیں جانیا - عرفی عاشق دل
سروختہ گرم کلام ، شاہزی میں جس کا نام ، رو کتا
ہے کہ فرد -

کو کو زدن فاحتہ سرو در آغوش
در جائے معشوق مرا گرم طلب کرہ

اپے سب نظر اپے سب دل ، اپس کون اپے دیکھا
حائے ولے اپس کون اپے سمجھنا بہت مشکل - کس
نزرک کون کنے پوچھیا کہ خدا کون پائے کہئے پائے ،
یعنی خدا ایسا کوئی ہے حیوں سمجھنا ہے تیوں سمجھیا
فہ حائے - خدا کون نہیں نہایت ، اسیچھ تے اُسے کتے
ہیں بے نہایت - دو عاشق یہاں آیا و و متعیری کی
پڑیا آیت ، خدا کاں ہے کیسا ہے گھریں گھر یو حکا پ -
جون وحی عاشق عارب واصل ، گوھر سخن دریا دل ، آزاد
پستا ہے ، کتا ہے بیب —

تہام عشقم و در دل تہام مشتاقی است

تہام دیدم و دیدن نہ دیدہ شد باقی است

جداں نے دیو حق پری پہنچا یا ، جداں تے دنیا
ہوی ہوو آدم ہو آیا ، دھونڈیچھہ عہر کھپی سب کی
ولے تحقیق دوں ہے تیوں کوئی نہیں پایا - باقی رہیچھہ کتے

انکار کرتی ہے تجھ سے سوا ہائے عشق بازی، توں تو عاشق
 کوں نوازی اے پری توں معہ سر فراز کری جیہو کے لہوے
 کا گھاڑ حیوں بدوں سوئے گا دل، ولے وصال کے خلعر کا زخم
 سوسنا بہت مشکل عاشق کے عشق سوں مبتلا ہے، دل میں عشق
 کا غلبہ ہے اے معشوں کا دیار بھی ایک بلا ہے فرہ
 گلے لگ سوتے ہو رہے تانی نہیں جاتی ہے تو مشکل
 ہرے میں تکلیمیا ہوں تیوں ہلاک ہے وصل میں ہی دل
 دور کی آگ حیوں تیوں ٹالیا جائے، نریک کی آگ کوں کیوں
 کر سلجھالیا جائے عاشق کوں بہت لہلہتا ہے، عاشق جلس جلس
 سوں جلتا ہے لوگں کتے وصال، ولے وصال میں بھی عاشق
 کوں پوچھتا ہے عاشق کا حال معشوق کوہ میں سستی ہے
 دور ہلاک کرتا فراں سیلے سوں سینہ لگیا ہے دور کم نہیں
 ہوتا اشتیاں دینا دیدار میں کھڑا ہے دور الکی میں انہو
 تھلکتا، معشوق سیم پر آگی ہے دور عاشق احیوں تکلیم
 معشوں آکر بیٹھی پاس ہلوز آتے اساس پر اساس حیوں حقیقت
 میں معدوم سید معہہ کیسو ہراز، حسلی شاہ باز معرم راز
 حلو کوں ولی اکثر کتے جلو کوں سب ولہاں میں معتبر کتے، حل تے
 خدا کے وصال میں جاتے، وہاں تے یوں فرماتے بیت -

معہہ نہست کہ سرگشتہ ہوہ طالب دوست

عجب این ست کہ من واصل و سرگرداںم

یعنی ہو کوئی فراں میں پریشان ہوتا یاں میں وصال

میں پریشان ہوں میں واصل ہو سرگرداں ہوں تو

نہار - جس ایسی نار، چاند جیسی اپنا اوتار، بے اختیار
ناری روتی ہے زار زار - بیب —

حو آنکھی جس کوں دیکھے رو آنکھی سد کو کوئیچہ ہے
یتا تحریف حگ کرتا ادیوں زحریف ہو، نیچہ ہے
حوش گفتار، وو ہوش رفتار وو دیداں کا
سنگھار، جیو کا ادھار، عالم کا مہار، عجب حور
حودی کا سور، سجدی کا نور، چہند دہری نالی، لطاف
کے پھول کی تالی، نازاں میں کاری، غزریاں کوں اپہان
ہاری - داتاں دیسیاں نباتاں، پھول کی پھکریاں جسے ہاتاں -
کرنہ جیسے نال آفتاب جیسا جمال - کھر دیکھہ شوزا سرم
حضور، اس کی چالی نے کاری شقی کی چال میں قصور
دیدہ شیدا شیدا من ہی، فرش حانو پھول کی بنی - قس
پہو اتے نرم، طبعیہ آگ تے گرم - اس وضائے مصبوب، دھوتیچہ
دوب - دل کی سد نہیں رہی، بدہ نہیں رہی، محبت کری
حوش، دل میں اتھی حروش جاگا پر نہیں رہے ہوش - آہ مار
اتھیا، پکار اتھیا - عشق کا اثر دھب چڑیا، کا کلوت
سون دور کر دونو پاؤں پڑیا - گھرمیں ہات بھایا، چکل
کر گلے لایا - فرد -

اگر عاشق اوپر معسوق کا کچھہ التفات ہووے

محبت کا لذت ہے تو چہ مہتھی تو چہ نات ہووے

کہیا اسے حسن دھن من موش حگ حیوں، حودی کے
گلش، معسوق عاشق پر ایتابی پیار کرتی ہے، ایتابی

چکلیا - باع کوں دیکھتیچ سینا کھلیا، وہاں کے پھولاں
پر بہت بھلیا۔۔ بیپ —

بہار نکلیا ہے دند میں تے دل

وصل ہوے گا اقبال کیا مشکل

بہت دیساں کی ماندگی چھاڈی، اس پھولاںچہ پر تک
نیند آئی۔۔ دل نیند آئیچہ، وفا نے دوش خبری دی، حسن
کی کوں حانیچہ، کہ ہوا اب تیرے س کا بھایا،
دل کوں تو حدانے باع میں لیا یا۔ بہت دیساں کا ہلاک تھا
پھولاںچہ پر نیند لگی، اچھوں بھی نیند یچہ میں ہے اُس
کی نیند نہیں بھگی۔ جس لگن یوبات آئی، خوشیاں تے آپس
میں نہیں سہائی، پاؤں زمیں کوں نہیں لگیا دل کئے ہاؤ
پر اُر کر آئی۔۔ فرد —

وقت ہے سوا یتال کا ہے وقت

برہ نہا تیا وصال کا ہے وقت

دیکھی کہ دل اپنے دل کا یار، اپنے دل کا آرام اپنے دل کا
ادھار، جس کے عشق میں اپنا دل گرفتار، جس دل کی
خاطر دل نے قرار، صاحب صورت صاحب جمال، صاحب ہنر
صاحب کمال، سد مدرا اس کا صورت، نہر تپچہ پاک مورت،
سرافے ہات دیا ہے، پھولاں پر آسائش کیا ہے۔ آہ ماری
پکاروی بھاری، بہت کی زاری۔ تھام جھاڑاں کو ہاریاں
تھار، گویا نور کے شعلے آئے بار۔ جگہگ رہیا ہے تھام گلشن
ہولاں نہیں یو دیوے ہوئے ہیں روشن۔ باع میں پریا

اپلا تہ میں حالتیاں ، حافی حربی کا لٹیاں ہرہی
 عورتاں مردان خاطر ستیاں ہوئیاں ہیں ، اک مہن
 جلیاں ہیں عورتاں میں بہت شور ہے ، عورتاں میں
 بہت نیم دھرم ہے عورتاں بچاریاں بہت بوہلن ہیں
 کون مرد عورت سوئی تو عورت خاطر اپنے ہی
 موا ، ایک سوئی تو دسری کیا ، دسری
 عورت کا مرد ہوا عورتانچہ میں مت ہے مردان میں
 کہیں ہے دھرم سوجلیں کو دکھلاتے اپنی شرم عورتاں
 کون ایک جاگا اپنی شرم دکھلاتے اپنی شرم اتی مہاں
 سوجاگا اپنی شرم دکھلاتے انوکوں شرم نہیں بھائی مردان
 کو سب جاگا شرم آتی رے عورتاں کی جاگا شرم نہیں آتی،
 جو شرم سوں شرم ملتی، تو کیا حالے شرم کان حافی۔
 مرد کو موم کاندل عورتاں کو فولاد کا دل، موم فرلاہ سوں
 کیا کرنا بہت مشکل۔ سرہاں کی محبت ہی جووٹی لاں ،
 اتان دلہیا میں کیا رہیا ہے اصات۔ بات کئے کون بات
 کتے رے اپنی بات نہ نہیں رھتے۔ ہارے وٹانے دن
 کے دل کون نرم کوی محبت میں پیر گرم کوی۔ ناتانچہ
 میں رت حرزی، دل کون ہات نکڑ اُس ہانچ میں لے کر
 اگر اُس چہرے نہ چھوڑی بیت۔

مشقی میں بھوت غلیلا ہے کچھ

عورتاں کا مکر بلا ہے کچھ

اِس کوئے میں تے ہمار نکلیا سیلا کیا تھا

سوں واز - جو منگتی نہیں و و بہت بھاتی : اس کی
گالی کھانے ہوس آتی ، اس کے پانوں پڑنے حاتی ، اس
کوں آپس کی عاجزی دکھلاتی ، اس کی خاطر آہ بھرتی ،
اس کی خاطر اساس ، رات دیس بھرنی اس کے آس پاس ۔
اس کی خاطر دیوانی ہونی ، اس کی خاطر سد بہ کھوتی ۔
یونات چلیچہ ہے سب کاپی کہ بھلے کی دیبا نیں ۔ منگے سو جے ،
نہیں منگے سو بھلے ۔ مرداں صاحب درداں جو ، اتنی عقل
دھرتے ، سو کچھ کا کچھ سمجھتے ، کچھ کا کچھ کرتے ۔
منگتے سو محنت میں ہلاک بچارے ، نہیں منگتے و و
بہت پیارے ۔ دیبا میں محنت کسی سوں نا لانا ، اس
زمانے کے مرداں کوں کیا پتیا نا ۔ ایک حاکم نظر ہزار
حکا دل ، کوں عورت ایسے مرد سوں وہے گی مل ۔
بات خرافات مرداں کی ذات سوئے وفا ، ایسیاں خاطر
کرتے روئے ہلاک ہوئے ایس کوں عداں میں بھائے تو
کیا نفا ، ایسیاں سوں حیو لے تو کچھ حاصل نہیں
بغیر حفا ۔ اپنی غرض کوں پھسلانے آتے ، غرض سری
پچھیں بات بدلاتے ۔ عورتاں کوں کتے کم عقل کم
ذات ، عیاری مرداں کی بات ۔ عورت جو مرد پر نظار
کرتے تو حیدروں مارتے ، اپنے ایکس سوں نا اچہ دساں سوں ہنستے
کھیلتے یہاں اپنے گریدیاں میں کچھ نہیں بچارتے ۔ بھی
عورتاں کوں شائش کہنا جو اپنی سرم سوں آپس کوں
مذہباتیاں ، ایکس درپچہ تپ گتالیاں ، ایکس خاطر پچہ

اچھتا تو مہیے کا کون دتا دہا دھوپ ہے تو چٹاؤں کی
 قدر خالی حالی ، گرمی ہے تو آدسی کون سردی بھاتی
 چہلے ہلے ، وہاں آزادی ہر دم کے پچھیں شادی شادی
 کے پچھیں غم بہت ترساں تے دو اچھ چلتا ہے
 یو عالم - مہیٹ -

داع ' لڑ لڑ کے آ رہے ہیں پھایا
 دل کے دل میں ہی تو کا کھو انا
 حسن دھن میں موفی شگ - وں ، حو تھے ہلا میں رکھی
 تھی حولا علاج تھی ضرور کون ، کیا کرے گی باب کا
 ملاحظہ بہت تھا اس حور کون توں توں تھا ، ولے دواگر
 یوں آ کر ہی تو تھے بہت مشکل تھا توں ، وسیع سرتا ، عشق
 کیا تھے ترنا ، کیا جالے کیا کرتا ہزار توں دلتا ، تو عشق
 سوں ترا کیا چلتا حسن مکی تھے چوپا رکھی تھے اپنا
 یار کرو ، بہت بعد پر پیار کرو ، اٹکار کری اس پیار کی
 قدر جانتا ہے ، شروت کون بھالنا ہے کتیک مرداں بہت
 غدری اچھتے ہیں ، ناتدری اچھتے ہیں قدر نہیں جانتے ،
 محنت نہیں پھانتے ، چھوٹ خسرو کہتا ہے - دیکھ

پلکھا ہو کر میں تلی پائی تیرا چائی
 ملے حلتی جگم گھا تیرے لیکھن ہاؤ
 بھتے مردان جو کوئی ہو پت ملکتی اے خوار کرتے جو کوئی
 نہیں ملکتی اے پیارا کرتے جو کوئی ملکتی اس سوں
 نظرے تارا اس سوں لہا تے ہو لکے حیو نہیں ہو لکے اس

عقل میرے سنگیات ہے ، اگر آدمی میں عقل اچھے تو
یو بات کیا بڑی بات ہے ۔ ایتل مجھے یو کام کئے بغیر
آرام ناھوسی ، تا یو کام ناھوسی بیت ۔

سکی ہت کوں انے چپ دے کے بولی

جو کچھ دل میا نے ناندی تھی سو کھولی

دل کاں ہے مجھے بیک دل کوں لیا دکھلا میں دل
کا بھید پاؤں گی ، جہاں تو گھے گی واں دل کو لیاؤں گی ۔
حسن فار نے جگ کے ادھار نے عالم کے مدار نے زلف کو بلا کر
بولی ، پیچھاں اس کے سب کھو لی ۔ کہ دل کوں چاہ ذقن
میں تے بہار کار ، ہو ر گرد اس کے پاواں پر کی اپنے بالاں
سوں چھار ۔ دل کشا باغ میں لیا چھوڑ ، پیلاڑ حکو پچھ ہوے
خدا کی اور ۔ زلف بہت ناز سوں ، نپت انداز سوں ،
اچنتیتی مروڑتی ، بالیں بال حور تی دھائی ، اپنی آدمی
لت ست دل کوں چاہ ذقن میں تے بہار لیا ہی ۔ ویسے
میں یکا یک وہاں وفابھی آئی ، دل سوں اپنا دل ملائی ،
دل کوں دلا سا دی دل کوں سہجائی بیت ۔

مہمان ہوئی وفا یو یک تل کی

عذر خواہی بہت کری دل کی

کہو ، بھائی عشق تھام ہے جفا ، ہو ر جفا دیکھ

بغیر نہیں ہوتا نفا ۔ دکھ کے پچھیں سکھ ۔ جاں
مشقت وہاں راحت ۔ رنج تو گنج ، فراق تو وصال کا
ساز و باق ۔ کھارا ہے تو میٹھے کا پایا جاتا سواد ، کھارانا

حیو سوں راضی ہوں ' فرما تلصور نا کر سوں —
وفا کرنے کی خاطر اُس وفا کوں

کہی سب کھل کر اپنی خدا کوں

حسن ناز دل کا حلگوار ' جسے خرمی دنا وہ پرور نگار
گوئی مہرِ عقل میں ایک تدبیر آئی ہے ' و و تدبیر
معجز بہت بپائی ہے کہ شہر دیدار میں ایک گارار ہے
اس کی تعریف کد کدوں بہت خوب آوار ہے ' و و تبار
نہیں دیں دنیا کا سنگار ہے ، جو کوئی عاشق ہے سواس
گلزار ' کا اُمیدوار ہے اس میں ایک چشمہ ہے آب حیات کے
پانی کا ، عاشق کی زندگانی کا ہر اس باغ کے والے میں
رہن ایک چھجا ہے جیوں آسمان حیوں چندر حوں وہاں
ہیں کین دستے نازے ' یہاں عاشقان حیران سارے اس
چھچھے 'ر شہرے کے بادل چھاتے ' ناز کے موتی ہر ساتے - اس
چھچھے کون دو کھڑکیاں ہیں کالہوں ' بہت بڑے مول کیاں
بہت آؤں - و و کھڑکیاں جو کوئی کھولے تو داخل
ہوئے وصال کی بات بولے اس کھڑکیاں میں تھے ہزار
حسن کا دیکھنے ملتے دیدار جو کوئی عشق کوں انوریا
کہاں ' ایسے البتہ اس جاگہ ہوا ہے وصال فرہ

لگیا تھا رات دن دل کا ایسا ذکر

چھچھے پر دل کوں لیانے کا کری ہنکر

توں چھپے چڑی سوں اہل کون اس تھاں لیانے سکتی
ہے ' اتنی قدرت رکھتی ہے وفا باصفا نے بولی مہر

دل بہت پکڑ کر آس ، کچھ کم ، ایک ماس ، اس چاہ
میں اس نالے اس آتے میں گر بتا رہا تھا ، جس دھن میں
موش جگ جگ کن میں یاد کرے کر امیدوار رہتا ۔

دب دن کوے میانے پڑے حیراں ہے
دند میانے سپر کے حیراں ہے

کہ میرا عشق تو بہت ہے گرم ، کدھن نو دہی اس کا
دل شرتے گا گرم ۔ مٹے دامن یرنا دھڑے گا ، یو عشق ہے
آخر کچھ تو کرے گا ۔ ایسے میں یوں ہوا خدا کا فرماں
جس کے تں میں تیرے تپتہ تلہلے لگیا پڑاں ۔ جس دھن
میں موش جگ جگ دیو عاشق دہی ، عاشق مطابق ہیں ۔
دن کے دیدار کا غالب ہوا استیاق ، سینے میں ادلیا فراق ۔
بے تابی پیدا ہوئی ، اغطارانی پیدا ہوئی ، بے آرامی نے
حوالی پیدا ہوئی ۔ عشق کوں کیتا سندیاں کر رکھے ، آپس
کوں کیتا بے حال کر رکھے ۔ عشق تے سینہ ہوا ریس ، بارے
کچھ اندیس ، عشق کاسر لاسر جو تیا مہر ، خرسید چیر ،
اس کے ایک دیتی تہی ، یو سحر وفا اس کا نام ، جس
سوں اُسے بہت اُلف تیا بہت آرام ۔ دب ۔

وفا ائی وفا سوں رادوت کی

سو دل سوں ملنے خاطر کام نیت کی

جس دھن میں موش جگ جگ حیوں اُسے حاوب میں بلائی ،
دل کا قصہ درمیانے لائی ۔ وفا تے کہیں بہت حرب ، اے محبوب ،
میں حقا نہیں ہوں میں وفا ہوں ، دل سوں دل کوں بہت صفا ہوں ۔
میں ایسی نہیں ہوں توں بولے پچھتیں تدبیر فا کر سوں ،

کھلےا کچھ نہیں کھلےا لسیج میں کچھ لبت پاا۔ وہاں
 تے لکچھ لبت زیادہ، کھول سٹے پچھیں کیا سواد۔ چوری
 سوں عشق کھانا بھی عصب سواد ہے، 'ہر کوئی عشق
 میں کھلتا اچھہا اے کچھ ہا ہے، 'ہر کوئی عاشق چتر رند
 ہے ہور اوباش' اے ہم چوری سوں عشق ہوتا ہم
 ڈنڈ چوری سوں شکار کھلتے کھیں حیر بھگے چوں رات کہیں
 ہنسی کوں مچھای لے نو اس کا ماتا ور اس کی اتی،
 دونو حیو براتے تو مہبت نس کر اتی رام روش کا
 کام، 'رہاں حیو برتھل عاشق کوں حرام معشوق کر صاحبی
 زور ہوئے معشوق عاجزہ تر گلیر ہوئے لاز کی ستر گئی،
 غزلے کر زہر ستی گئی تھلا تر سلا اتنا، 'عشق کم بڑیا عشق
 کی الالے تھی سور ہے، 'عشق کی چالے تھی سور ہے۔ جو
 پیت ہے، تو بہشت میں تے ہانا آئے ہیں کوئے کیا کرے
 بہر کچھ تو کالہ ہمارے، 'ہوک اپن سر کھا ڈا کیا کام آوے
 بہوک اچھہ تے کھانے کالہ دیا حاتا، 'بہوکچھ نہیں سو
 کھانے کالہ کیو آتا ہمارے، 'حسن ہ لاز دو ٹومل ہمارے
 دل کو چاہ ذقن میں اتارے دل عاشق جو کچھ عشق
 کے سوراخی، عاشق ہی کھیلتا ہے عشق کی بازی ایسا
 کوا کس عاشق کو میسر ہرا اس کوے کوں کوں سکے سرا،
 جس کوے میں آب حیات کا حیرا فرد ہے

زلیخا ہئی مگر یو حسن لاری
 کہ دل یر صف کوں کرے میں آتاری

گفتی : کہ بیگی گھر لیگی ۔ کہتے کچھہ دینے کوں بیگی بہت خوب ہے ، کچھہ آتا اچھے ، تو کچھہ لینے کوں بیگی بہت خرب ہے ۔ معبود نار سوں مانے بیگی کرنا فرض ہے ، اپنے یار سوں ملنے بیگی کرنا فرض ہے ۔ نہ کہ ہر ایک تھار بیگی ہر سیدار دو ایسی دگی ، یکا دے وقت دشا دے گی ۔ دنیا کا کام حیلے مکر سوں کرتے ۔ سچ ، یں بیگی کئے تو کچھہ کا کچھہ ہوتا ۔ سچ ۔ ہر ایک کام کوں حودی خاطر امانا ، پچھیں اس کام پر ہات امانا ۔ کام نہما اچھو یا برا ، توں تک تو بیگی اچھہ وہاں کھڑا ۔ جو کام اندیش کر کیا حاتا ہے ، اس کام میں دشا نہیں کیاتا ہے ۔ اگرچہ خدا کے ہات ہے جیونا ہور مونا ، ولے جر کچھہ عقل میں درست آتا ہے وو تو کرنا ۔ بیت : —

بڑاں کی راضی سے جو کام ہوے گا
بہت اس کام میں آرام ہوے گا
تو لگن رخسار کے ہلزار مہن ایک کوا ہے ، کچھہ ستلے سوں مستید ہوا ہے ۔ اس کے آس پاس زینب سوں کئے ہیں کام ، چاہ ذقں اس کا نام ۔ اس چاہ میں اس ماہ کوں مصلحت بدل بند کرنا ، عاشقی بہت بھی فاش نا کرنا کچھہ چھند کرنا ۔ بیت : —

عجب چالے بھیریاں ہیں عورتاں یو
نہ بجا وں کائناتے سکیاں حکمتاں یو
اگر دھشقی چوہما نہیں ولے جتنا چوہما کے اتنا چوہما ۔ کچھہ

ہے ہاں ، دیکھتے دیکھتے ملتے ملتے خاطر لیا تے لیاے فکر کرتے کرتے رہتے رہتے معلوم ہوتی ہے کام کی دہات اتالیچہ کام ہونا ' نہیں تو رونا میالے میاں ائی ہے قصا ' آدمی میں یو کیا وفا - رونے تے کچھ کام نہیں ہوتا ہے ' خدا کا کام خدا بغیر کے نام نہیں ہوتا ہے - یو بے تاب ہو کر چپکے چپکے ' خدا سے کس کا کچھ چلتا ہے - خدا کوں یو دو باتاں نہیں بھاتیاں ' دو دو باتاں کام نہیں آتیاں - ایک بیگی دہری غروری بلند رہیچہ حس میں کچھ غریبی حس میں کچھ دہری - جن نے بیگی کیا اُن نے گلویا ' جن نے صبروری کیا ان نے کچھ پایا - بیگی میں مقصود گلوایا جانا ہے ' صبروری میں ہر ایک کام نکل کر آتا ہے - اگر اسہاں تے اک برسے تا ابر ' وہاں بھی کام کرے گا شکر اور صبر - شکر ہوو صبر ہر ایک درہ کا دار ہے ' شکر ہوو صبر محنت کے دریا کا آثارو ہے - شکر ہوو صبر ہر ایک مشکل آساں ہوتا ہے ' شکر ہوو صبر کرن ہارے پر خدا مہر بان ہوتا ہے - حس برحو کچھ بلا اسی ہے ' شکر ہوو صبر کرنے تے سب جاتی ہے -

القصہ اتال اس دل کوں ' اس عاشق کارل کوں ' چلد روز بہت محبت سوں ' بہت سروں سوں ' ایک حکمت سوں ' ایک حاکم سوں ' ایک حاکم سوں ' پچھیس آہستہ آہستہ جو کچھ عشق فرمائے گا تو اُس کی بھی ایک فکر کریں - یہاں دنگی کام نہیں آتی ' بنگی نے سو بلا لیا آتی - دنیا میں رہتے ' سوویوں

اچھیں - کہ عقل بہت مفتی ہے مبادا بھی کچھہ چھلا کرے
 ہمارے کچھ آدمیاں مہن تے کسے وسیلا کرے - زلف حو آوے
 بیٹا نہ بہانے ، عقل بپاری کہاں سکتی ہے جائے -- عقل عشق سوں
 ملے تو بھلا ، نہیں تو عقل پر آتی بلا - اس مہر نے ، گلچہر نے
 اس نو نے اس سحر نے عشق حیتا کچھہ کہیا تھا ، اس کا مطلب
 دل میں رہیا تھا ، سو اتنا ایک بیگ آکر دعا کر حسن کوں
 سنا یا ، خاطر نسان کیا سمجھا یا - حسن یو باب سن اندیشہ
 کری ، مصلحت بر نظر دھری - کہ کام ایسا کرنا حو کچھہ کام ہوئے ،
 آرام ہوئے - نہیں تو ایسا نہ کرنا حو کام حام ہوئے ، اپے
 بد نام ہوئے اندیشہ سوں حو کام ہونا ہے سو کام حو
 اندیشہ سوں حو کام ہوتا ہے سو تمام خوب - و ہیچہ
 نازدائی ، حس کی عقل اس کی خاطر آئی ، اسے بلائی -
 کہی اس کام کا علاج یوچہ ہے اتال ، کہ اس جاگا اپس کوں بہت
 رکھنا سنبھال - اپس کوں باول نہ کرنا ، اتاول نا کرنا - بہت
 دھیر اچھنا ، گنبیرا چھنا - مراد کا رشتہ ہات میں آتا سو
 آتا ہے ، تک صبوری کئے تو کیا حاتا ہے - ات تعجیل من الشیطان
 ثانی من الرحمن - تعجیل شیطان کا اول سا ، صبوری رحمان
 کا حاصا - یو پرت کا کھیلنا ہے پارڈ ، حوں * حافظ کتا ہے
 صبر تلخ ست و لیکن بر شیریں دارد

دل کوں در ہم نکو کر ، غم نکو کر - خدا ہے قادر ، صبوری اول
 کڑوی لگتی ہے ولے بہت میٹھی ہوتی ہے آخر - بیچ تے جھار
 جھارتے تالی تالی تے پاب ، پات تے پھول پھول تے پھل آتا

* دونوں نسخوں میں حافظ ہی لکھا ہے - سعدی ہونا چاہئے -

ایسے کاماں تے کیا ہات میں آتا بیت

عقل کوں عقل اچھتی تونہ ہوتا یوں خراب ہر کر
 صبور ی کو کو کچھ کرتا نہ کرتا اضطراب ہر کر۔
 عقل عقل کتے سو اس کی دوجہ عقل، اُسے کیا
 غرس تھا کہ عشق کے کاماں میں کرتا دخل۔ حسن سوں
 دھوالانا، اپنی عزت اچھہ گوانا۔ حسن ہی ایک
 پادشاہ زانی ہے اسے بھی قدرت ہر ایک وانی ہے۔
 صاحب لشکر ہے صاحب کشور ہے، صاحب بیع و خلع ہے۔
 بادشاہاں اس کی محبت تے دیوانے ہو ہو کر سکتے
 ہیں رستہاں اُس کے آگے کھر کا لہوا کھول کر سرستے
 ہن۔ حقیقے جیتے کرحالے، اوتلے سب یاں ہار مانے۔
 لیدا ہوا، سب حسن کے دلیں کھڑا۔ حسن عاشقاں کا آب
 حیات زاہداں کا زہر، حسن خدا کا قہر۔ اُس کا ہول کوئی
 ٹھیل سکھا ہے اُسے چھوڑ کوئی عشق کا کھیل
 کھیل سکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے حوعقل نے عقل کدوا یا تھا،
 عقل کوں اس وقت عقل نہیں آیا تھا۔ بیت۔

عقل پاکر عقل نہا گیا سو پھر کیوں ہات آتا ہے

عقل یہاں بھی اگڑ چوکیا عقل پر بات آتا ہے

آخر عشق فرمایا کہ زلف کوں ہولو کہ دل کے گلے میں حلقے
 کا طوق بہا، تاراں کی زنجیراں سوں جکڑ کر عقل جان کھا اچھیکا
 وہاں تے پکڑ کر لیا۔ ناز غمزا، شیوا، عشوا، چہند، چالا،
 انوکوں کہو عقل ہو رہی کے نگہاں ہو اچھیں دیدہ بان ہو

حدا کی دینی حدا تے پانا - آدمی ہونا ذاتی ، نقلید
 اصالب کام نہیں آتی - سمجھیں ہارا یہاں دغا کھاتا
 خوب سمجھنا کسے آتا - اسیچے ے کام فرمانے ہارا ہو
 د نام ، اُسیچہ تے حیوں منگتے تیوں نہیں ہوتا کام
 دیاگ انوچہ کے سبر ، حنومیں عمل شور تدبیر - بیب

داٹی کاں دگ میں ناز ایسی ہے

مہر داٹی کی ماں کی جیسی ہے

تیری عقل پر میں واری ، کاں ہے دنیا میں تیرے
 جیسی چتر ناری - سرتے دانوں لگ توں گں بھری
 بہ دور اندبے کری - حس ہور نار نار ، یو بات آپس
 میں بچار ، مہر سپہ سالار کوں دلائے ، وونچہ اُسی
 فرمائے - دیب -

مہر صاحب ہوا ہے میانے میاں

مسکل ہوے گا اتال سب آساں

عشق پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سپاہ کئے اس
 مہر کوں اس سحر کوں کہے دا ، عشق کوں سمجھا - ووحگرت
 حیوں پڑیا تھا نظر ، تیوں اس حس کے کہے پر ، مہر
 آفتاب چہر اس کی بات سس عشق لگی گہیا ، سلام لکھا کلام کوں
 عقل یوں نہائی ہوو دل یوں سنپڑیا کر لکھیا ، نصیبیاں میں
 دو کچھ لکھیا تھا سو اپڑیا کر لکھیا - عشق بہم ہنس
 عقل پر ، اُس کی اُس عقل پر - کہ عقل عصب حائل ہے
 دزا ناقابل ہے ، کہ ہات تے نہیں ہوتا سو کام کرنے حائل

تک فرق ہے مصحف کی آیت بھی آگئی ہے یہاں رہا نہوں ' کل حذب بہالدہم فرحوں یعنی جو کچھ حس کے ہات میں آیا ' اُن نے اُسپہ میں حظ پایا ایک کا حال ایک کوں کوں کھیا ہے ہر کوئی اپنی حاکا ایک سوان پکر رہیا ہے فقہراں کوں فقہری ' پادشاہاں کوں پادشاہی دیا ہے ہر ایک کوں ایک حاس سوں محفوظ کھا ہے - بقول اہل خراساں ' حلوں کوں سب ملک میں دیتے ماں مصرم کس نگویدکہ دوع مس ترش است

ہر کوئی کتا اپنا کیف بہت مست پاتی نوالیچہ میں پڑتا گڑگا پیٹیچہ کے اُدھر لوڑتا ہڑلے تک دونا ' ہر ایک کام کئے کو ہڑیاں کوں خبر کرنا آخر خوب اچھیلکا تو کرو کٹیں گے ' واگر برا اچھیکا دو جواب فافسہیں چپ رہیں گے اس تھار بھی اتلی سبھہ دھرنا ہے چپ رہنا سو عنی منا کرنا ہے ہمیں تو چلس گے اپنا بھانا ولے ہی کھا حالے کیا تھادا آنا دو ناز دائی حسن دھن میں سوہن جگ حیوں کوں گلے لائے کہی ہلا انہوں کی دیری خاطر سب سر ہر اپنے برا ہور بھلا لیوں گی بہت خوب فرمائی خوب تعہے یو عقل آئی یو بات وقت در سب کسی گدوں آئے یو بات شہب تے تعہے فرشتے سکلائے توں حصی دھن میں سوہن دوخوئی تھری لہاتی ہے بھلیاں کوں وقت در بھلیچہ بات ہور عقل اتی ہے اصالت پر صدقے جانا ' زورل سوں اصالت کدھر تے لہا نا ' یو

بیم حس کچھ اپنے دل منے کند کر

عشق کن بھڑھتی یو فتح کی خبر

کہ ہنسا میں ہور عقل میں جیوں نبریا ، حیوں ،
 نبریا عقل داسردی کی نات نہات گیا سو خبر اپڑاؤے
 ہور عشق کیا کتا سو خبر لیاؤے - تا دیکھیں کہ عشق
 اس باب کیا فرماتا ، اس کی خاطر میں کیا آتا - بڑیاں
 کی بڑی عقل ، دہنیاں کی عقل میں ہرار حال - اگر حیتا
 عقل دھڑے بچا ، آخر بھی کچا سو کچا -- حدیث یوں
 ہے آئی ، کہ الصبی صبی و لو کاں اس الذبی -- یعنی دھواں
 سو نہوا دیچہ اگر بی کا فرزند ہے ، یو بڑیاں کی پند
 ہے -- بڑے نیک ہور بد تے واقف ہو رھتے ہیں ، بڑیاں
 کرں بڑے چپ نہیں کہتے ہیں -- انو بہ ، کچھ دیکھیں ہیں
 دھب ، کام کئے ، ہیں دنیا کا دھلا برا سب فام کئے ہیں -
 نہنے کاماں میں ہر گز نہ حاسیں ، کوئی دغا دینے
 آیا تو دغا نا کہا سیں - یو نا ہوکر اگر نہنے سن اچھکر عقل بڑی
 اچھی تو وو کیا تھنا ، اسے بھی بڑاچہ کہنا - کیا واسطہ کہ دولے ہیں
 تو نگری بدل سب نہ ہال ، بزرگی بعقل اس نہ ہسال -
 تو نگری دل سوں ہے نہ سال سوں ، بزرگی عقل سوں ہے
 نہ سال سوں - اما پختکار آدمی تک اچھتا ہے تجربہ
 کار ، سب حاکا اچھتا ہے خبردار - نہنا ہور عاقل اس کی
 عقل بھی تو اونچی چڑی ہے ، ولے بات میانے میان تجربے
 پڑا پڑی ہے - ہر کوئی اپنی عقل میں غرق ہے ، ولے تجربے کا

کوئی کسے ہٹ کتا نا پگارتا، جو کوئی حس کے ہات
 دلیں آیا و واسے سارتا عقل اس وقت اگر عقل امنی کرتی
 دیوانگی اگر انگ میں بھرتی تن سب ہوتا س، ہات
 چلتا دور مارنیچہ کی رھتی دھن - یو اپلا اپلا بہت
 ہے قیامت کا وقت ہے - دو کام کس کی عقل میں نہیں
 آتا، خدا جانے اس وقت کیا ہو جاتا -

القصد حسن دھن سن موہی کون ایک دائی تھی، دل
 اس کا ان نے پائی تھی - اس کا نازوں ناز، بہت چتر
 چونسار ورسار، حسن - دوس دائم ہم راز حسن نے دل کے
 عشق کی کہی بات مشورت کری اس دلی کے سلمات
 کہ دل میرا دیوانا میں دل کی دیوانی، دیوانے دونوں ملیں
 بوجہ دونوں کی زندگانی دو بھی نے باب، سوں بی بی بے
 تاب، دونوں کوں کھڑیا ہے اضطراب دونوں کوں نہیں آئی
 خواب - کیا جانے کیا لکھیا ہمارے دونوں کے باب دے
 دیوگان کا میاں میں بہت ہے حصاب - ملا تو لکھا ہے
 قضا سوں ولے اتال بیگمہ ملے تو خلق میں دستا ایک
 رضا سوں بیت -

حسن کی خاطر جتنا تپے گا دل

شرم لوگان کی ہوے گیمہ حائل

بارے عشق بادشاہ کلے، صاحب سپاہ کلے ظل اللہ

کلے مہر سپہ سالار کون دیمیں اس ادبائے رند عیار
 کون دیمیں -

چوت ، عاشق لوت پوت - دیکھو پڑیا سوسہا ، حسن خاطر حیو
 پکڑ کر رہیا - نہیں اس حال سون حینا کس کا مجال تھا ،
 معال تھا - جس دھن میں موہن جگ دیون نے بھی دل کون اس
 حال دیکھہ دل کا یک وضا سون حیاں دیکھہ پکاری آہ ، ماری -
 انکھیاں - میں نے انکھیاں تھالی ، محبت کی آگ سون سینہ حالی - کہی کن
 سوے نے دل کون نہر ماریا ، کس سوے نے اس غل میں یو دندہ
 ساریا - دل کے دل میں الا بلا لی ، کس نے ماریا کر بہت ڈالیاں
 بہت گالیاں دی - عقل کون چھوڑے دل کون پکڑ لیا ،
 یو تو بلا میں پڑیا چہ تھا بھی کی اسی بلا میں بھائے -
 میں کدھاں کہی تھی کہ دل کون یوں ہلاک لے آرام کرو ،
 میں کدھاں کہی تھی کہ ایسا کام کرو - یو سوے نفران نہیں
 کرتے ، کچھ فرمائے تو کچھ کرتے - انو کا کیا حاتا ، انو نو
 کرحاتے ہلنا پر دکھہ آتا - بارے حسن پری اوتار استری ،
 عاقل تھی عقل میں کامل تھی اپس میں اپے اندیسی کہ
 یو چھگڑے کا کام ہے ، اس غوغامیں کون کسے پچھانتا کیا
 کسے دام ہے - نہ وہاں صاحب جاہیا حاتا ہے نا نفر ، جسے
 خدا دیتا اُسے قدر سون کچھ ہوتا ظہر - فرد -

چھگڑے میں صاحب ہور نفر کاں ہے

کس کی کس کے اوپر نظر کاں ہے

یو اپنا ہور پرایا حائے کی جاگا نہیں ہے ، یو آشنا

ہور دیکھانہ پچھا نئے کی جاگا نہیں ہے - نہ دوست

حائیا حاتا نہ دشمن ، مارا مار ہوئی چارو کدھن

کیا دل کے دیوے کی باتی ، اس دہوی در بار کام
 نہیں کرتی اس دہوی کی جوت کدھوں لگیں جاتی -
 ہوں فارسی میں ہی یوں کنا ہے بیت -
 اگر گپتی سرا سر ناہ کمرہ
 چراغ مقبلان ہر کر نہیرہ

نار بارے کو قدرت کہاں یہاں اے ، پالی میں کی
 آگ بعلی کیا جائے - مرگ نہیں ہے عشق سوں
 حیو نہارے کون ، کون ماریا ہے ، پارے کون - پارا لگیں
 مر تا ہے ، موا تو جہو نے تے بہت کام کر تا ہے -
 عاشق کا وجود کھپتا ہے اکسیر ہے عاشق کے وجود میں
 جلس جلس کی تابیر ہے - عشق کی آگ میں جلیا
 سو وجود ، یار خاطر تلبایا سو وجود - کامل وجود
 واصل وجود ، صاحب حال وجود صاحب اقبال وجود حس
 وجود میں خدا سنو گیا ، حس وجود میں خدا کیو گیا ،
 حس وجود کون کہہ کہیا جاوے ، حس وجود میں خدا
 کون دیکھلے خلق آوے ، حس وجود میں خدا کیا ہے
 ظہور ، حس وجود میں سات آسماں سات زمیں کا نور -
 بارے کماہوں تحہ ہر ، جو باب کنا تھا سو آئی
 بات بھی پھر - دل کون حسن کے جگڑے میں
 لگیا تھر ، دل ہوا زخمی اسیر فکیر نے تدبیر - ادھر
 درد کرتے زخم ادھر باپ کی پریشانی کا غم ،
 بہت ہوا درہم حیران ہوا مسلم - معشوں کے جگڑے کی

جر نصیب ہاں میں تھا سو و و انپڑ یا

بیب عقل نہا تیا فقیر دل سنہڑ یا

دل عاشق کہوا تا ، ہو ساں سوں زحماں کھا تا - معسوق
کے زخم ، عاشق کوں بہ از مژدہم - عاشقی حیران ہونے کی
حاطر کرتے ہیں ، عاشقی پریشان ہونے کی حاطر کرتے
ہیں - تپنے ترسنے حاطر کرتے ہیں ، عاشقی انکھیاں میں
تے انکھواں ہرسنے خاطر کرتے ہیں - فارسی میں یک کوں
گئے پوچھیا کہ عشق کیا ہے کچھ مار دے ، ان نے کہیا
سو حتم سو حتم سو حتم - عاشقی حیرانگی کوں میا نے
سیاں لیا تا ہے ، پریشانگی کا لدت پاتا ہے - عاشق ہے تو
عاشقیب پچھان ، ہزار جمعیت اس عشق کی یک پریشانی
پر قربان - اگر عشق کی لدت کسے یاد ہے ، تو ایک
ساعت کے رونے میں عالم عالم کا سوا ہے - کس آرام
میں اس بے تانی کا راح ہے ، کس آسودگی میں اس
معنت کا فراغت ہے - تپنا ترسنا لگیا سوا ، تو فانوں
پکڑ یا مجنوں تو تھانوں پکڑ یا فرہاد - یو آگ دل میں
رکھے تو بھاتی ، اس آگ پر چلنے ہوو آتی - یو معنت
راح بھری ہے ، اس غم میں حوشی دھری ہے - یو زہر
ہے ولے آب حیات کا کام کرتا ہے ، یو تو کڑوا ہے ولے
متھائی پر لا ب دھرتا ہے - عاشق عشق کے زور سوں
حیا ہے ، تو یو معنت سو سنا تو عاشقی قبول کیا ہے -
حس عاشق عشق کی آگ سوں ، اس بجاک سوں ، روشن

غائب ہوا - بھٹ -

عقل نے عقل سوں کیا نہیں کام

لشکر اپنا کیا خراب تھام

کوئی کتا شہر بہن کوں کیا بھر ، کوئی کتا بائیلچہ

میں دڑیا کر - کوئی کتا جھگڑیچہ میں مارے کھا ، کوئی

کتا بات میں کس کے ہات اٹارے کیا - کونچے کونچے دو

حکایتیں ہزار حلیے ہزار بانس - طالع عقل کا کم ہوا

عقل کا کام بے سم ہوا - دل کے سختی میں ہی لکھیا تھا

سو الپڑیا ، دل ہی حسن کے ہات میں سلیرنا - آخر حسن

کا قطع ہوا حدوں ملگتی تھیں کتنے ہوا قطع کا ہاتھ بچے

لکھا ، حسن کا بازار گھٹنے لگیا - حسن دھن س موہن جگ

حمون پری خدا کی ہرگا ہرارہرار شکری - شکر کر ضم کر

دل درتے بسرائی ، اپنی زلف کوں فرمائی - کہ عقل بچیں

دور بھگ ، ناسنگ دیکھ ناریک - اپنے تاراں سوں دھوئے

کی دھاراں سوں ، اس کے سرہاراں سوں اس کے پاراں سوں

اس کے خاصہ گاراں سوں ایسے حکڑ لیا پکڑ لیا - آپسے بہت ملوایا

اتل کہیوں گلوایا - لات کر اتے ، ہور یوں لٹات خاتے -

یوں لات مار کر یو کیا کیا لوگ ہلکائی نہیں حائی لاج

نہیں آگی فرہ -

عقل شامل ہو بہوت پچھتایا

وہم بولیا سو تب انگے آیا

عقل حوسسی کے پانوں لگا کر حارے ، تو بھاری زلف

کہہ رہتے کھیچہ کر لیاے -

گیان دھرے ، قضا کوں کیا کرے - قضا کوں کیوں سنبالے ،
 قضا کوں کیوں تالے - مصحف میں یوں دئے ھیں خبر ،
 اذا جاء القضاء عی البصر - یعنی حوآتا ھے قضا ، توانکھیاں کوں
 اندھاری آکر انکھیاں ھو تھیاں ایک وضا - عقل دل کوں کھوڑے
 پرتے پڑیا دیکھو ، کام مشکل کھڑیا دیکھیا - عقل کھا ہوا
 ھوا عقل کا سینا پھاتیا ، عقل کا لشکر سب نیا دیا - کیا فہما
 کیا ہوا ، ایک جنا نہیں رھیا کھڑا - ہیبت -

عشق سلطان عشق سرور ھے

عشق دایم عقل اوپر ور ھے

عقل گئی جنگلے جنگل ، عقل کوں وقت آیا کھل -
 عقل داواں تھول ، کسے یو قصہ کھے کھول - قضا یوں کھڑیا ،
 عقل پر آسمان تھوت پڑیا - بادشاہاں کوں لشکر خوب
 رکھنا ، کتے سو اس خاطر ، جوانان ہلاور خوب رکھنا ، کتے سو اس
 خاطر - کہ ایسے وقت پر کام آویں ، بادشاہاں کی عزت
 رکھیں ، بادشاہاں کوں بچاویں - اول کے بادشاہاں خوب
 جوانان رکھتے تھے ، سو کچھ جاں کر رکھتے تھے - اپنی عزت
 اپنی شرم اپنا ذیم دھرم پچھاں کر رکھتے تھے - دو بادشاہ
 اول تے یوگت نہیں پایا ، اُن نے آخر یونچہ دغا کھایا - عقل
 کوں ایتال عقل آئی پچھانے لگیا ، سرکوت اپنا سوں میں مائی
 نہانے لگیا - اول تے نہیں رکھیا اپنا قاعدہ ، ایتال پچھتاوے
 تو کیا فائدہ - سب چھوڑ کر ھوا بہت بے تدبیر ، یوں تھی
 تقدیر - بارے یو عقل قائم ھوا خدا جانے کدھر

کا تھارسی تھار اس شہناز کون اوی، اس قمر لہار کون
 بھی، جس اس مہر سہ سالار کئے اس ہتہ لے سردار کئے
 اس لہوں خوار کئے مدد کون جا کہی بیگ فتم کر آ کہی
 سرج رو ہو کر ہلنا مٹوں دکھلا کہی - ہمت -

خدا عزت رکھے جس وقت صاحب کم فرمائے

نفر کا نعت ہوے نابت تو ہمت غیب تے آئے

یو صاحب حبال، یو صاحب اتھال، یو ہلال کہاں دار، فص
 ناک قہری قہار مہر سہ سالار سوں، صاحب قروار سوں
 مل کریک دل کر بہت قرار کئے، بہت اختیار کئے بات
 کر خاطر نشان کیا، ہاب میں تیر کہاں لیا - عشق کا
 لشکر بہت ورزور ہوا لشکر میں سب شور ہوا لے غمرے
 لے عشوے لے نازاں ملے لے اوباشاں لے دغا باز ملے
 کام کچھ ہوا، لشکر سب ہیچ ہوا شجاعت کا شراب سرچڑیا
 ہلال کہاں دار بسم اللہ کر اللہ اللہ کر عقل کے لشکر میں
 جا پڑیا چاروں طرف تے اُس در مار پڑی مجلس عصب کھڑی
 ہلال ماسقل کا کال دل گھٹ کیا تقوا نعت کیا ہوا خدا
 کا لوریا ولے اپنی ہمت نہیں چھوڑیا سردانا تھا دانا
 دھا تو لانا تھا، عقل کون جا کر ہٹ کیا ہلکار یا ہاب کے
 چھل تے اپنی قرب کے دل تے نادیکہ سک کر اس غلغل
 میں، اس قیل و قال میں دکا یک دل میانے میان آیا،
 سو لحاظ کر لاپتی دل کون قیو ماریا، دل کون گھوڑے در تے
 اتار دیا، گھوڑا بیگ نہیں بھگیا کسی مارنے گیا سو کسے لگیا - حیات کوڈ

ہم نہیں، اس کا کچھ غم نہیں - ولے خھگڑا اناں عقل
 سوں آپڑیا ہے، قصہ مشکل کھڑیا ہے - حسن دھن میں
 موہن حگ حیوں کی بات حسن کی ہمزاد میں سب خاطر
 لیا بھاری، کہی حد اہے ترنکو عقل کیا 'چھ بھاری -
 مہر جو عشق کا سر لُسکر تھا، سب پرور تھا - حسن کے
 ہمزاد حسن نے بھی اپنا ناز، اپنا غمزا اپنا شہوا اپنا جالا
 اپنا چھند دندہ سب اس کی مدد گاری کون بھیجی، اس
 کی یاری کون بھیجی، 'مب دی، 'ہب دی - مردانا اچھ
 کہی، توانا اچھ کہی، دانا اچھ کہی - اپنی عزت کی شمع
 پر پروانا اچھ کہی - دیب -

ناز غمڑے تھام بھار رچے

دل کے تئیں بھارتھارتھار رچے

ہور حسن کئے بھی ایک صاحب تھا عاقل کاری، 'حوب
 کستا تھا کہاں داری - بے حطا تیر مارے، ایک تیر
 سوں ہدب اُتارے - اڑتا حناور تو اس کے آنگے حاتا کہاں
 چلتا سو حناور تو اس کے آنگے آتا کہاں - کہاں داری کا
 دیوا اس کے گھر حکیا ہے، حیاں سوں تیر مارا سو تیر لگیا ہے - ووتیر
 اگر تو فکر کون مارے نو پیلاڑ حاوے نکل، اس کا تیر
 عاشقان کا احل - بال سوں باریک اس کا تیر، پولاد
 کون ستے گا چیر - یہاں حیراں ہم بادشاہ ہم فقیر، سب عاجز
 کس کی نہیں چلتی تدبیر - جو عاشق سامنے آیا، بے حطا یک
 آدھا تیر کھایا - فانوں اس کا ہلال کہاں دار، دھاک اس

اشارت تے اس اشارت تے بہت خوش حال ہوئی، حیوں پھول
 پھولے لال گلال ہوئی، خال فی الحال اس علیہ کے دالے کوں آگ
 پر دلایا اس حسن کے شہزادہ کوں حاضر کر حسن کے حضور
 لہایا حسن دیکھہ ہوئی حیراں یکایک یہ کدھرتے پیدا ہوئی
 نہاں پریں میں تے ائی تری نو بھی بہت قواصع کری بہت
 تعظیم کری۔ ووناز ہور غمرے کی گھڑیاں ایک
 کون ایک دیکھہ دو ٹرہنس پڑیاں بارے بہہ از ملاقات
 ہات میں لی ہات دو ٹو سکی، چکل چکل گلے لگی۔ بیت —
 دو بھڑے دو عریاں آ لے ہن

دو فلے دو ٹو پھول ہو کر کھلے ہیں

ماضی مستقبل حال ایک کا ایک نوچے احوال —
 ایک رات باب میں بات عقل ہور دل کے لشکر کا
 قصا کاری اپنے راز کا پردہ بھاری کا نٹے کا زخم کیا
 درد کہی اپنے ہمدرد پاس درد کہی کہ ہلدا ہور دل
 میں عاشقی ہور معشوقی کی نسبت درمیان ہے، دو تو
 ہیں ولے دو تو کون انک جان ہے۔ دودھ —

جے میں کہی سوان کہا پریت ہے اس دھاب

دو میں کا ایک میں بھیجا اب دو کی ایکہی بات

دل باپ کے ملاحظے سوں چپ چھگڑے میں آتا ہے

نہیں تو ہو چھگڑا اُسے کہ ہاں بھاتا ہے وو عاشق صاحب
 صورت صاحب معیت، اُجے چھگڑے سوں کیا نسبت بات
 صعب ہے، اُس کے چھگڑے کوں ایک سبب ہے یہاں کچھ

کڑھ قات میں - درد خراساں میں ، داروہندو ستاں میں - وو
 دار و کو آنا ، کو اُس کا درد حانا - اگر دار و کر نہا ہارے کوں
 یوہے فام ، دار و آے لگی درد مند کا کام تھام - شاباش تجھ سوں
 مسورت کری ساری رات ، توں مجھ سوں بو لیا آحر ایسی بات -
 میں تو تجھے عاقل کر جانی تھی ، تجھ میں کچھ عقل ہے
 کر پچھانی تھی - خیال نے کہیا ، عالم کے کال نے کہیا ، حگ جنجال
 نے کہیا ، حسن کے نہک حلال نے کہیا - فرد -

ناز میں اپنے مست محبوباں

ناز پر ناز کرتے ہیں حوباء

توں حس ہے تجھ میں نازکیاں باتاں بہت ہیں ، تجھ
 میں غمزے کہاں حکایتاں بہت ہیں - ہر ایک بول تیرا ناز
 ہو غمزے سوں آتا ہے ، ناز ہو غمزا تجھے بہت بھاتا
 ہے سہاتا ہے - فرد -

عاقل حو کہتا بات وو اس بات میں ماذا ہے کچھ

غافل نہ ہو اندیش دیکھ اس تھار پہ پانا ہے کچھ

کچھ میں بات کے پچھیں بھی غم ، کرنا ہے ، کچھ سہجھنا ہے
 پانا ہے داں کوں نے غم کرنا ہے - کیا واسطے کہ میرے پاس ایک
 عنبر کا دانہ ہے ، بہت پرانا ہے - جس وقت کہ میں آگ پر
 رکھوں گا اُس عنبر کے دانے کوں ، تو کیتی بار ہے تیرے
 شہزاد کوں تھرے پاس لیانے کوں - گھڑی میں آئے گی پوں
 واری کہ وو ہے ، پریاں میں کی رہنہاری - جس دہن میں
 موی حگ حیوں یودات سے نیت فارغ نال ہوئی ، اس

دو دیوے دو دو مالک چھکارے د و بریاں دو حور دو
 چاند دو سور دو حسن کیلیں بھریاں دو حسن کے ناز
 دونو صاحب صوب دونو صاحب ناز دو گلزار ، دو بادشاہ
 خون خوار دونو صاحب سپاہ دونو کون خوبی بھشیا ہے
 الہ دو سرور دو شہنشاہ حلو کا قد قامت دیکھہ خدا آوے
 یاد دو سکھیاں دو نو بھی دو عالم کیلیں اکھیاں دو نو
 دوبہشت ، دونو دو عالم کی اس کی کشت یو دو معسوب
 دو نادر ناریاں عاشقان کے دل کی مراد بھشن ہاریاں
 جیو کیاں دیاریاں ، سب گن میں ساریاں دو کوئی انوسوں
 حیولاورے وو ہرگز نا مرے ، دونو دو آب حیات کے حیرے
 حل ایسی میں موہن ہوئی یار ، وہاں خضر ہونا کہتی بار
 تمہیں دونو بھی دو آفتاب ، اس شرح کون ہی ہور ایک ہونا
 کتاب اگر توں ہور وو دونو مل کر آتے ہیں ، تو الہیہ اس
 عقل پر ظفر پاتے ہیں دل سوں تو یاری ہے ، دل کا
 جھگڑا ستاری ہے باب ہے کر دل عقل کے پس ہے ، ولے اُسے بیوت
 تیرہجہ آس ہے دل حسن کے غلام کا ہے غلام ، اُسے لڑنے
 جھگڑنے سوں کیا کام اُدھر بائیں اُدھر کوا ہے اُس بھارے
 کون بھی بہت مشکل ہوا ہے وو عاشق ہے اہل ہے اس
 کا کام سہل ہے حسن دھن میں موہن جگ حصوں نے بولی
 کہ کیا فائدہ وو گلگوں میں نے بولی کہ کیا فائدہ جھگڑے
 کون اکھڑے ہیں حص ہور دل وو مدد آئے لگ بہت
 مشکل اتان میں جھگڑے کی لاف میں ، وو ہواراں ہزاری

کوں دے سکنا جواب - ہتھیلی ہت پھری ، کچھ کھی سوکری -
 حوس شکل قبول صورت ، میں ہر صورت ، روپ
 ہوتی کچھ آلا ، جاں بنتے وہاں پڑے اُحالا - ہنسے تو پھول
 چھڑے ، ہولے تو نبات ، نور مونی پڑے - حو کوئی دیکھے
 سو نے قاب ہوئے ، حاکما اسے حراب ہوئے - بیت -

برائے حریف تے دیکھیا دعاوے

عزیز ہوئے سو وقت پر کام آوے

و و یہاں آئے تو مہت پہلا ہے ، و و آدھی نہیں یک بلا ہے -
 و و دھن تک بیمار نکلے تو دس ، خدا دیا ہے اُسے حس - ولے اُن نے
 ایسی حاکم پر کوی ہے گھر ، کہ ہر گز نہیں پڑتا کسی
 کے نظر - وہاں حاس کوئی کسے دسے نا ، اُس کا
 نساں کوئی کسے دسے نا - اس کا نادوں بھی حسنچ ہے
 اُسے بھی حسنچ کہتے ہیں ، جبتے عساں دنیا میں
 رہتے ہیں - فرد -

کبول کر کیا کہوں کہ کیسی ہے

حس کی بھاں حس چپسی ہے

ووبی لے ذاراں لے حفتاں لے غمزے لے عسوی لے
 کچھ دھرتی ہے ، عاشقاں پر ظلم کرتی ہے - تیرے یہاں
 اتنا حوقوت دھرے تو کیا عجب ، عاشقاں پریوں ظلم کرے
 تو کیا عجب - نح میں کیا عسوا تھوڑا ہے ، و و بھی تیرا چہ
 حوڑا ہے - ایک کون چھپانا ، ایک کون دکھلانا ، نادر
 ہیں تمہیں دنیا میں دونو پھاناں - تمہیں دو پھول دو تارے

قصے آسانی، بلاے ناگہانی۔ فتح شکست خدائے ہاب
یہاں نہ کئی حائے تری بات۔ حیران ہوئے اندیسوان
ہوئے۔ آخر روس بر کی تری۔ اپس میں اپنے کچھہ فکر کر کے
ہمت بر دل دھری۔ بت —

ہر ایک کام اول اختیار کر کرنا
حو کام کرے اسے تک بھار کر کرنا

اپنے خال کون عالم کے کال کون جگ کے جلعال کون س
نیک خواہ نہک ہر جلال کون ہلائی اس سوں مشورت
لائی فرہ —

رومن ہر دل رہا اوتار مورت
حو اس کالی ہلا سوں کی۔۔۔ مورت

ان خال نے بولیا 'عالم کے کال نے بولیا جگ کے
جلعال نے بولیا 'حسن کا نہک جلال نے بولیا کہ
اے حسن دھن میں موہن جگ جیوں کہ تھے کوہ ذات
کی پریاں میں ایک ہم زاد ہے ' تھے تے ہوسہ اس
کا دل شاہ ہے عالم اسے دیکھن کون ارزو مانے '
سرسرست ازہ ہے۔ بہت دلاور بہت زور آور کسی تے
نہ ترے ' جان حارے وہاں قسم کرے دیتا کوئی
شجاعت میں پلوانا، اس کے سوں بر کون آتا حکوئی
میدان میں وہ ہوکر نکلتا ' اس کے انپیچ تے گلتا
جیسے سرہ میں سردانے اندازہ نہیں اس کے انگے ہات
واہانے ' تقوا کو کھڑے رخنے کسے تاب ' سامنے اکر

ایکے ہتھیاں مارے ، اس جنگل کے کولناں نے شرزباں کوں
 مارے - ندی دھور ولی جو وسے نے مس ، ولساں کا لسكریاں
 کیا یا سکس - میں یہاں شاہ حیوتے حیاترنا ہوں ، ہب
 کیا ہوں رں کتام نازیا ہوں - کوے میں پتر کر رسی کاتا
 ہینچہ پیتا ، عاشق کوں نیاٹنا ہینچہ پیتا - دل تو ہب
 دھرتا ، دیکھیں اتال خدا کیا کرتا - (آمنہ دالہ ذوکل
 علی اللہ دوں فارسی میں کتا ہے استاد ، ” ردیم در سر رنداں
 ہر اجداد اداں “ - نارے ووسو ناس جو دل کیے آئی ذبی ، دل سوں دل
 لائی تھی - اُن نے جو دوچار حملے کری ، ہب تے ہب
 بتری ، ہب دھری - ہب بڑائی ، فوہاں اچائی - عشق کے لسكر
 کوں حیراں کری ، پریساں کری سرگرداں کری - فرد -

لیوے نازاں کے ہاتاں میں ہیں دل نامل چھگرتا کیوں
 کہ عقل دھور عشق کا چھگرتا یکا یک یوں نبرتا کیوں
 چوتے دیس دھی یو چھگرتا آفتی ندریا نہینچ تھا ،
 یوغوعا و ہینچہ تھا - اپس میں اپنے لڑتے تھے ، چھگرتے تھے -
 نہ یو نہاتتے ، نہ و نہاتتے ، ایک کوں ایک دراتے ایک کوں ایک
 داتتے - آناآت تھا ، کاناکات تھا - تاواں تول سب سہر تھا ،
 یو کچھ خدا کا مہر تھا - حس دھس مں موہن حگ حیوں
 لسكرتے ایسی خبر پائی ، ہب حیفی کھاٹی ، دل پر
 سکس لیائی - کہ آخر حوشی ہے یاعم ، اس چھگرتے کا کیا
 عالم -- یو چھگرتا کیوں آخر نبرتا ہے ، کس پر کیا وقت پرتا ہے --

کون کہی نکر تر۔ ہو ہاڑی کاں لگتے اسے کس کے زخم،
 زخم کا اُسے کیا غم۔ اگر بارہ ہزار چلے ساریں گے
 توہی مارا سار پہ ہاریں گے ہوہا ہارا اس سوں کس کا
 کنا چارا۔ آئے وقت دل کون سد آئی بارے سلہیا ہی،
 یاری کون قرار رکھی دل اپنا مک ٹھہار رکھی معیت کون
 دالی اپنے آشنا ے بولی کام ہوا ہے مشکل انتل ہمت چھوڑے
 ۔ میں کیا حاصل مارنا یا مرنے اپنا نالوں کرنا نہاتے تو کنا آوے گا
 نہاتے ہو کیا ہاں چلے ناوے کا بعتاں میں لکھا لکھا سو کیا
 حاوے کا یانا تے تر حنا کون بھی بہاوے گا حمو اوں کیتا
 ترنا ہو مردی کا وقت ہے کچھ تو بھی کرنا حمو گیا
 تو کنا ولے شرم لانا نہ کہ حمو ہو شرم دونو گلوانا یوں
 ہوا تو مردان میں مرد کسوں کہواں ہو لوکل میں بھی کیا
 مٹوں دکھلانا یو حضرت کی حدیث ہے سن (سن مات العرب
 فقد مات شہید قد قتل جلدہرۃ فہوشہید) بعلی حو کوئی اپنی
 عرب خاطر ماریا گیا سو شہید ہے حو کوئی اپنی عزت خاطر
 آثار یا گیا سو شہید ہے دل کہیا خوب کہی اے سر باس
 راسک راس اس وقت مجھے پھر پیچہ ہے آس میں بھی دل
 ہوں بڑا ہوں، قائم ہو کر کھڑا ہوں کیا کروں عشق ہو
 جس کا لشکر قوی ہے ہو عشق کا گہوارا نس باگن کی
 گوئی ہے یہاں باگن ہی بھاریں گے ہتھان میں ے گد حیاڑیں
 کے یہاں حمو تے اٹھنا، اپنا لہو اپنے گھٹنا یہاں رنکوں رن
 کا قصا ہے، یاں ناگ اور ہوں کا قصہ ہے۔ یہاں چہتی کے

دل نے کیا ہے کام یو اس عقل پر کیا دل ہے

دل کی اُدھر تے عقل بی حیراں تاواں تَوَل ہے

عقل یو فو حاں ، یو قہر کے دریا کی موحاں دیکھہ اپنی
جا کا تے ہلایا ، نہلایا ، شہب نے آپس میں آپے
گلیا۔ فرد۔

یو واقع عقل کوں آیا ، سو اس دل کی اولالیاں تے

نلا ما پ پر آتی ہے فرزنداں کی چالیاں بے

ناحاں کر کہاں کر ایسے کام میں پڑیا ، اپے اپنی عقل

موں اپے اس دام میں پڑیا - عشق کا مایا نہیں پایا ،

ایسی عقل تے یہاں دعا کھایا - فتنہ حاکیا ، جھگڑا لا گھیا -

بارے او ایک دیس غمزا آکر عقل کے موں پر چڑیا ،

حوب دودو ہات لڑا ، عقل کوں سنبھا لٹے مسکل پڑیا -

دسرے دیس قام نے استقامت کیا ، عقل کے اسکو میں

قیام کیا - تسرے دیس رات کوں زلف حا کر سب حوں

پڑی ، کوتی نہی سو ہوئی لڑی - بہوتاں کو پٹنچی ،

بہوتاں کوں تھنچی - تھار تھار ہیروی ، دھواں ہو کر گھیری

ناک ہو کر چاروں طرف لڑی ، بہت قائم ہو کر کھڑی - فرد

حو غمزا آئے لڑنے کوں عقل اس تھار کیا کھڑا

اُتھے گا ہاں کیوں اس تھار یہاں ترور کیا کرنا

ویسے میں خوش بوئی کی باس کہ دل کوں حلا نہاری

تھی ، دل کوں بہوت پیاری تھی ، دل میں ہور اُس میں

یاری تھی ، غم حواری تھی - وو ہوئی دل کے اُدھر ، دل

انوکا نا نوں سلتا سو تر تا الو سوں کوں لڑ نے کوں
 صوا کرتا یو نام کے وزیر بہت بڑے کام کا ماں کے
 وزیر ہو ر مشرق کے ادھر کا جیتا لشکر ہے باقی وزیر
 سودار جیتا فر ہے کار گر ہے یو سب یک ہار شہر
 دیدار کے ادھر لے جا ، ہارے عقل ہو ر صل کے لشکر سوں
 تک جھگڑا بھا اُس لشکر کوں بے جان کر ، بھاگ یکساں
 کر ، دانا جان کر ، پریشان سر گردان کر کہ دوسرا ایسے
 کام لے ترے ، دھری بار بھی کوئی ایسی چالی نہ کرے

مشق لشکر رواں کیا ست کا

وقت آیا ہے اب قیامت کا

مرد بے ہمت نا اچھلا ، ہمت دھر نا ، دشمن کوں لپس
 پر دلیر نا کرنا - جاں ادب سب ول جتنا قاعدہ اُتلا فا یدنا -
 بے ادب بے تمیز ادب ہار سب کوں عزیز مہر
 چہ سالار نے سرد کار زار لے ، حوں عشق پا ہ شاہ
 عالم پلٹا ، ظل اللہ ، صاحب سپاہ نے فرما یا تھا ، حیوں
 عشق کی خاطر میں آنا تھا ، تیوں سب لشکر جمع کیا ،
 سب تر جمع کیا ، ایک نے ایک خوب تر جمع کیا - چاروں
 طرف صف باند ، حیوں پولاد کی کاند ، بسم اللہ کر ہمت
 دھر عقل ہو ر صل کے لشکر پر چلھا ، حانوں کوہ قاتل کا
 تونگر ہلھا -

تو عشق کا مانا پانا - عقل کوں انتی کاں ہے زیادہ سری ۔
 حو عشق سوں کرے دراری - عشق سوں دوب کر تی عقل
 بھوی دیوانی ، دتیاں انا راناں سوں دنتی نکری کنتی مہیے
 کیتا پانی - عقل عشق سوں لڑے آدا ہے ، سوں عقل گم
 کیا ہے ، قطارے ے درناں سوں ہم کدا ہے - ذرہ آفتاب
 سوں کیا کرے گا ، آس آب سوں کدا کرے گا - چپتی
 کا سلیمان سوں کیا چلے گا ، رمیں کا آسہاں سوں کدا
 چلے گا - فرد —

دوریا ہے دل پر عقل کے نادل ہو لسكر عشق کا
 کس کس کوں حاکم مارنا بیا حایے دمحر عشق کا
 نارے مہر نام ' حرش نام ' سہریں کلام ، سعاعب میں
 تہام ، ہڈر ے حکر ، ہمیسہ مسند اہیے کام پر ' عشق
 کا یک سپیہ سالار دیا ' اپنی تیار بہت ہنسار دیا ، سب
 لسكر تے حردار دیا ' اسے فرما باکہ دعا ، مسقب ، درد ، مصائب ، ہم
 الم ، قلاسی ، راری ، ے دوائی ، بدناسی ، رسوائی ، فراق
 استیاق ، راری ، حوں حواری ، دسواری ، اوعاں ، روری ، آہ
 والا ، مبتلائی ، حسرت ، سورش ، نمس ، سمدائی ، استغنائی ،
 بیداری ، ے قراری ، ے دانی ، اضطراب ، بلا ، رنج ، عتاب ، آزار ،
 عذاب ، حیرانگی ، برسانگی ، سرگردانگی ، دیوانگی یو وزیر
 لڑے لڑے ' سب حاضر کھڑے ' انو کے حی کی تاب لے ،
 انوکا دل ہاتھ لے ، انوکوں اپنے سنگھاب لے - حان ایسے
 اچھیں وزیراں ، وہاں کسکناں کیا چلیاں تہنہراں - حوکوئی

عشق ہے تہہ سوں عقل کما کرنا ، بولے عقل مکرری
 ہے اُس کے مکرر بہت ترنا توں مست وو ہشیار دغا
 دیتے کنتی نار حیتا کوئی قوت دھرے کا ، دغے کوں
 کما کرے گا خان زور سوں کام ہاب ہمیں اتا دشمن
 وہاں دوستی لاتا خلعتے نہیں ترنا دشمن دوستی سوں
 انا کام کرتا سلہکیم ہو جائے آکر سلہکیم ہلکارے ، دغے
 سوں جہتی ہتی کوں مارے دغے سوں نکرری غالب باگ
 بر ہوئے ، دغے سوں شرے بر روہا ور ہوئے بوہات سب خاطر
 لہا ، ہشیار احسا دغا نا کمانا اس باب کوں حدیث ہے
 سن اے عربرا ، اقتل المؤمنی قتل الاینا یعنی کیا حاجت
 ہے دلدی آکر دلدسارنا برای نس کرے لگیچہ برے کوں مارنا
 برے تے خلنا کہیا تررو برے کی انگے بیچہ فکر کرو —

عشق بادشاہ ، ظل اللہ صاحب سماء عالم پناہ یو واقعہ
 سلیا غصے تے سردھلیا دست —

قصہ چڑنا ہے عشق کوں اب عقل بر آئی ہلا
 کما حال آخر ہوئے گا کموں سوسی گا یو زلزلہ
 کہنا عقل کوں وجود کیا ہے جو ایسا کام کرے ، اپس
 کوں رسوا دھما بدنام کرے اگر عقل کوں اپس بر گہاں
 انا ہے تو میں ہی عشق ہوں خواہے یو کام کتلا ہے بیت —
 خلالت میں یو عشق ایا نہ ہوسی کم قہر ہر کر
 عقل کے گاڑوی تے یوا تر سی لا زہر ہر کر
 عقل دیوانہ ہے جو عشق سوں کلاتا ، عقل کوں اچیتی

ہوے اپنا رواج کرے - بیب -

عاشق حو کوئی ہرا اُسے آرام نہینچہ ہے

اپنے سس کے کام بعیر کام نہینچہ ہے

مکتوب معقول مقبول حوں محذوب لکھہ کر بہیچے باب

دنے ' مضہوں یوں تھا اس مکتوب منے - کہ دقاس حوب

بے دل ' سب دقاساں میں اول - میرا قبا یک غلام ' مانی

تے زیاس اس کے کام - حوس طمع نہو تیچ کام ' حس کے کام

کوں دیکھتے دل کوں ہوے آرام ' خیال اُس کا نام - آح

مدتیک ہے کہ میرے پاس تے گیا ہے ' عقل باد ساء کے

بند میں سلیٹر رہیا ہے - عقل پاد ساء نہ اُسے پانی نہ اُسے

کہان دیتا ' نہ ادھر آن دیتا - اُسے واں بہب دہا

ہوا ہے ' اس پر بہب دعا ہوا ہے - شہیں اُسے دلا دہیچے

بہب عصہ کر ' اپنے لشکر شور حسم سوں آکر بہب

غوا کرتا ہے ' وتنہ بر پا کرتا ہے - فرد -

حیتا حق بولے تو ہرگز کسے تاثیر نہیں ہونا

دیا کا کام مشکل ہے یوئی تدبیر نہیں ہوتا

منگتا ہے حوسہر دیدار کوں اس گل بھرے گل رار

کوں لیوے ' یاں کے متوطنان کیں آرار دیوے - عورت

کی ذات ' کچھ جھوت کچھ سچ ملاکر دواي بات - کہ اس

کی تدبیر کچھ کرنا ' یو بات نابسرنا - کام گیا ہات

تے ' پچھیں کیا فائدہ کس باب تے - دکتہ چینی بہب

کچھ حوب ہے ' پیش دینی بہب کچھ حوب ہے - توں

عقل ہرور دل کوں کتے اُن دونوں یوستمتے تونے کے
 شرشور سوں - سر ہور مکر کے زور سوں عقل ہور دل
 کوں کیں کا کس لہا پارے، اُن دونوں ناز لیلان لے اُن
 دونوں عاقلان کوں پارے - بیت -

نظر ہور شہرے کے چالے بلا لیائے

کہ دل ہور عقل دونوں مل دغا کھائے

یونچہ چنگ * لاتے لاتے بیلندے مس بھاتے بھاتے
 پھسلاتے پھسلاتے دینار کے شہر لگی لائے انا کام فتح
 ہوا کر بہت خوش حالی پائے ہرار ہرار اند-وں لاکہ لاکہ چھلند
 سوں حسن دہن حگ حیوں مس موہن کئے کئے سلام کئے،
 کرریا سوتقصہ ہولے تہام کئے سرح رو ہو آئے بہت
 شاہشی نائے حسن دہن مس موہن حگ حیوں نظر ہور
 غمزے کوں گلے لائے لے کچھہ بخشے لے کچھہ دُئی ہر
 فکر اپس میں کئے کہ عقل بھی بڑا بادشاہ ہے بہوناں کا
 پلاہ ہے امنے لشکر سوں نزدیک آیا ہے 'کسی کوں بتایا
 ہے کون ہلستا کون روتا خندا حانے کیا ہوتا - بیت -

حو کچھہ ہے سو کلا نزدیک انا

بڑیاں تے نات ہرگز ناچھانا

اس مصلحت کا کام، اس وقت کا کام یوں دیکھ کہ
 قصہ یوں رہے کہ بات کوں خبردار کرنا ہوشیار کرنا
 کہ اس لشکر کوں دور کرنے کا کچھہ علاج کرے کچھہ کام

حاطر تلملاتا دیکھے ۔ کہے الحمد للہ کام پایا سرانجام،
 ایتال فتح ہوا کام ۔ حس کی حاطر ہمیں حاتے تھے سو
 ووجہ انگے آیا ، حاطر ہمارا تسلی پایا ۔ اپس میں اپنے
 فکر کئے ، ایکس کوں ایک عقل دئے ۔ کہ ہمیں توبہ کوں
 سکسب دے کر نا موس کوں ننگائے ، ہور عقل کوں بھی
 ترائے ۔ حو دل کوں اپیچہ بلا کر دلا سا دیا ، حیوں دل کا
 مدعا تھا وونچہ تدبیر کیا ۔ عقل دل کوں آن دینا نہ
 تھا سو اپنے تے اپنے لسكر سوں آتا ہے ، عقل بھی بڑا
 پادساہ ہے کیا حانے کیا فتوا اُچاتا ہے ۔ فرد —

نظار غمزا دو تھگ دونو دھتارے

اپس میں آپ مل کچھ کچھ بچارے

اتال فکر یو ہے حو ہمیں دل کے کئے نا حانا ، عقل ہور
 دل ہینا نا دیکھے تیونچہ ان دونو کوں سہر دیدار کے
 نزدیک لیانا ۔ کیا واسطہ کہ لسكر ہور حشم آتا ہے ، دیکھنا
 حوسی آتی ہے یا عم آتا ہے ۔ کام قضا کا ہے ، معاملہ یک وضا کا ہے ۔ ایک
 پادساہ ایک بادساہ کے ملک میں حاتا ، کیا حانے کس کے حیو میں
 کیا آتا ۔ بادساہاں کے مکر تے حدر کرنا ، بہت ترنا ۔ انو مال
 ملک پر بطر دھرتے ، دوستی سوں آتے دسہنی کرتے ۔ مصحفان
 کیاں سواں کھاتے ، ہور ایمان بدلاتے ۔ رزق پر ہاب مارتے ،
 ہور اپنا دند مارتے ۔ کوئی آگ سوں جالتا ہے انر پافی سوں حالتے ہوں ،
 دغا دیتے ہیں بلا میں گھالتے ہیں ۔ بیب —

نریاں تے دھوت مسکل حوب آنا نرا کر حوب کئے بھی نا پتیا نا

یا عشق کا ہے گیات ' دل ایک باب عقل ایک باب
 بارے عقل نے دیکھیا کہ دل کون جس کی محبت کا
 اور چڑیا ' اس سے 'وں دلدل لگ یو تو بیاناں میں
 نہ یا - بہت -

دل کے دل سہائے شوق بل نکڑیا
 دل دیوانہ ہوا خلک پکڑیا

عقل پادشاہ ' عالم پناہ صاحب سہا رہیا تو کیا ' عقل
 بادشاہ صاحب سپاہ کون برا لگیا بہوش آیا ' خون حوش
 آیا فرزند حاکم گوشہ ہر دو جہاں کا توشہ سیلہ
 بیوڑ یا کیوں حاتا ہے فرزند کون چھوڑ یا کیوں حاتا ہے
 فرزند کون اگلا دل حاتے فرزند اگلا دل ایہاں تے
 مہر سو ما باپ کی باقی مہرین باپ کی دنیا میں
 سب ملیں گے تو تحقیق حاکم ' نسل سی سو ما باب
 ہوو گئے بھائی ہوو بیاں انوکھی مہر ہے سو طلسم
 ہے سحر ہے - -

العصہ عقل پادشاہ اپنا لشکر حوڑیا یو ابھی ہرناں کے
 پچھیں لگیا شہر بس کون چھوڑ یا کام ہوا کدھر کا
 کدھرتے عقل بھی بھال دے میں سلڑیا دل کے ادھرتے
 دل ہوو عقل دونو ہووے بیابانی ، دونوں کون لگی
 حیرانی سرگردانی - بارے نظر ہوو غبرا حو دل بادشاہ
 عالم پناہ صاحب سپاہ کون بلالے حاتے ہے ' لیالے حاتے تھے '
 سو دل کوٹھہ ادھر آتا دیکھے حسن دھن سے سوہن حکم دھن

ہرناں میں اپنی لطافت اپنی پاکی کہاں ہے - دل بادشاہ ،
عالم پناہ ، صاحب سببہ ظل الدہ ، لب اس دہاب س ، بہت
پکڑ یا اس ، اس تہار سکار کھیلنے کی آئی ہوہیں - بیب -

دل عشق میں ہلاک ہوئے آہ بھریں سوں

منگتا سکار کھیلنے تونیاں کے ہوں سوں

اپے نواں فرتی کا حواں ، تیزی پر سوار ہواہات میں
لے تیر ہور کہاں - ہرناں کے پیچھے گھوڑے کوں دیا ناؤ ،
یا ناؤ پیچھے حانوں دوری ناؤ - انو کوں بھرنا کتے ، وو ہرناں
نہ تھے - تھا غمزے کا چسم ، انو کوں پکڑنے کوں کرسکتا ہم ،
انو کوں ایسے سکار کا کیا غم - بیب -

ہرناں نے اپنا مکوہ دکھا لیا تے ہیں دل کوں کس میں

صیاد ہواھے صید یہاں کیا سحر ہے اس دشب میں

دل نزدیک آئے لگن ہرگز دور نہیں جانے تھے ، عقل

ہور دل کوں شور انو کے لسكر کوں باتے نات یو نہچہ کھینچتے

لیاتے تھے - دور گئے تو کھڑے رہ کر اپس کوں دکھلاتے ،

بہت نزدیک آے تو نکل جاتے - غمزے کے لسكر کوں

بھی غمزے کی عادت پڑی ہر ہرں یک ناز کہ پھل چھڑی -

ایک ہوں صد فعی ، اس نازاں کوں غمزاں نے حنی -

ایک غمزے پر عاشق ایسا حوش حال ، جاں غمزیاں کا لسكر

اچھے وہاں عاشقان کا کیا حال -

کان کان سنباہا لے حیوں کوں عاشق بچارا کیا کرے

روں روں کوں دیدے لالینا غمزیاں کے ہنگامے دورے

ہیا ، لشکر اپنا سب دیکھو لشکر کی گنتی لیا
 ہمت کرنا ، سیلے میں اسلحہ دھریا شہر دینار کے بات
 میں پاؤں کی جا کا سر دھریا عقل دیکھو کہ دل تو روانہ
 ہوا ، میرو بات اُسے نہانہ ہوا بہت سہرو معیت سوں ،
 سلے ارکان دولت سوں ، کچھہ فکر کر ، ذکر کر ، تیں منزل انموتا
 آیا ، دل کوں عمل دنا سہایا ایسے میں سنگھات کے
 لوگاں کیں سدہ پائے ، خسر لے کر آگے کہ اس صحرا میں
 ہرناں بہوت ہس تمہاری تمہار ، بارمکیاں موقن
 ہویاں ہیں آشکار - بیت -

بلاے یو بلا دینا ہوی ہے یہاں تو تک ترونا
 جہاں غمزہ کرے غمزے وہاں عاشق نے کنا کرنا
 سلکے ہیں ولے سلکے ایسے نس نہیں ، اتے نظراں تلے
 دستے نہیں ہوں جہالاں حاتے - بیت -

لاکے لاگاں نو باڑ بر لیلے عقل دل دولو کوں دغا دینے
 ناری سوں حرتے ، ہوں پر اڑتے یوں ہون میں ہوں
 کون سکے الو کوں رام کون پھاندے میں پاڑیں کے ولے
 پھاندے میں پڑیں نا دسرباں کو سلکڑا ویں کے ولے اچے
 سلکڑیں نا ہون تو ہیں بھر تہچہ آئے ، ولے ہرناں
 میں ہیں آدمی کے چالے حلگل میں رہتے ، اتنا لچہ ہے
 حو بات نہیں کتے صعب ہے یو حیواں ، سب آدمی
 کا دھرتے گیاں یا جلتے نے ہرناں کالٹے لباس ، اس بات کوں
 خوبی کرنا دغاں ہرناں میں ایتی تلسی ایتی چالکی کہاں ہے

لوگاں یہ کیا کتے ہیں سو معلوم نہیں مجھے
 مجھ بے خبر کوں کاں ہے خبر تحہ فراق تے
 توں کیوں ملے گی محکوں یو مسکل دہت دہرا
 دسلا لیا ہوں میں تو کھر تحہ فراق نے
 در آئیں گی امید کدھیں نو بھی وصل کی
 گر حبو یو بجاسی سندر تحہ فراق تے
 دیت - لکيا چو ساری دل پر دہت لیا نے
 کہ دل منگتا حس کا دل بھلا نے

دہت کی ترنگ پر چریا ، عاشق نہا اپنے کام کی شہج
 پر پروانہ ہو چریا - ہور عقل کا سپہ سالار ، جس کے
 حوالے عقل کا سب گھر دار ، صبر اُس کا نام ، سعاب اُس
 کا کام ، لشکر آراستہ کر نے میں دہت اُسے فام ، دلاور
 ہتیلارں کا رں کیام — دیت -

صبروری تے خدا راضی صبروری پر خدا بھلتا
 صبروری کیلی ہے جس تے کلف مقصود کا کھلتا
 صبروری تے دنیا ، صبروری تے دیں ، کہ مصحف کی آیت ہے کہ اں اللہ
 مع الصابریں ، کہ یا ایہا الدین آمنوا صبروا وصابروا ورابطوا -
 ہور حدیث بڑی یوں آئی ہے سہج ، الصبر مفتاح الفرج -
 ہور گو الیر کے سہاں ، یوں دوتے ہیں حان دھورہ —

دھرتی میاے ریج دھر بیچ بکھر کر ہوئے
 مالی سیچے سر کھڑا رت آئیں پھل ہوئے
 نارے دل صبر کوں ہلا کر لسكر حاضر کرنے کا اُسے حکم

اپنا نام کرے ۔ تاواں تول نہ ہوے ، کہا لگرا گھول نہ
 ہوے ۔ دل کوں یو باب بہت خوش آگئی بہت بھائی ۔
 باب کوں کیا اتل میں اختیار اپلا ترے ہات دیا جو
 کچھ توں کتا سو میں کیا ۔ عاشق جلی بازی ہوں ، حوں توں
 کتا ہے و و لہجہ راضی ہوں ۔ حوں توں فرمایا ہے ، بوجہ
 ہاتا ہوں ، خدا کرتا ہے تو حسن سوں مل کر حسن کون
 ہوں پھاندے میں بھاتا ہوں ۔ عاشق و و جو معشوق کوں
 بہاوے ، عاشق و و جو معشوق کون رجھاوے ۔ حوں اپے
 تلہتا تھوں اے بھی تلہاوا وے حوں اپے تر۔ تہائیوں اے
 بھی تیارے ۔ عاشق معشوق کون حسے تو خوب ، معشوق ہی
 عاشق خاطر تہیں تو خوب ۔ دونو کدھی تے محبت اچھے
 تو محبت کی خوش حالی ، دونو ہاتھ ملتے بھتی ہے
 تالی ۔ غزل گفتیں دل در فراں حسن از عشق غزل ۔

اے ماء شام ہوئی ہے سحر تعہ فراں تے
 کلی وصل دیکھوں جاؤں کدھر تعہ فراق تے
 ہلستی ہے توں سکھانا سوں سکی پھول ہوئے کر
 روتا ہوں میں ۔ و حوں حکر تعہ فراق تے
 تیرے ادھر کون یاد کر اے نار مس موہی
 از لڑ لقا ہوں اپنے ادھر تعہ فراں تے
 طاعت نہیں ہے مجھ میں تیری دوری کی اتل
 میں مار کر لموں کا خلجہ تعہ فراق تے

یو پادساہی اپنا ملک گزوائے -- یو غمازاں ہیں ، یو دغا بازان
 - انوسوں جیولانکو ، انوکوں پتیا نکو - پچتاوے گا ،
 کھاوے گا - اگر اتنے پر بھی تیرے دل پر آتاچ ہے
 شہر دیدار کوں حانانچ ، ہور حس دہن من موہن
 وصال پانانچ ، اسے گلے لاناچ ، تیری اکھیاں تلے
 کی معذوبی دستی ، حتمی ہرائی اُس کی تھے خدوبی
 ستی ، جیون تیوں بھی حانانچ منگتا ہے ، مقصود اپنی
 نچ منگتا ہے ، تو یک بات میری سن ، اس بات میں ہے
 ب گن -- ہمارا لڑتا سو لشکر ، دشمن پر پڑتا سو لشکر
 کے ملک میں تے اپنی سنگھات لے ، ہور شہر دیدار کے
 دھر تیرا دے - فرد ۔

برا کی سو راج ہے اُس تے ترناچ
 عقل میں خوب دستا ہے سو کرناچ
 یکیلے جانا بہت زیاں ہے ، عقل میں بہت نقصان ہے -
 جس دہن من موہن جگ حیون پاس لشکر بہت ہے ، عورت
 کی ذات میں حیلہ مکر اکثر بہت ہے فرد :-
 مکر سوں کوہ کون توڑے کھرتے
 دغا عاقل بھی کھاتا ہے مکر تے

اس عشق کے بہانے کیا ہوتا ، کوئی کیا جانے کیا ہوتا
 اگر تیرے پاس بھی لشکر اچھے تو خوب ہے ، توں بھی ور
 زور ہو کر قدر اچھے تو خوب ہے - اگر یکھاوے وقت ،
 بارے

دھائے سیغی۔ اُس دعا میں تھا بہت اثر، ہر ذات کی صورت پکڑیا سب لشکر فرد۔۔۔

دیکھیا ہو کوئی غمرے کوں وہ بہتلا ہوا

غمرے نے جو شراب پیا تھا بلا ہوا

القصہ کہ جس وقت توبہ غمرے کے لشکر تے شکست

کھایا، سو بدن کے شہر کے اُدھر روانہ ہو کر عقل کئے آیا

تسلیم کیا حدست بحالایا غمرے تے جو کچھ بیدادی ہوئی

تھی سو سب بنایا کیا، عقل کوں پریشان کیا حیران کیا

عقل جیسا پادشاہ عالم پناہ صاحب سیاہ ظل اللہ غمرے

کی یونہی مہی کر بہت بھگ دل کوں طلب کریا حتم

سعی کرنا تھا اُتلا سب کریا دل کے ہات پاواں کے بلداں باڈیا

تھا سو کھولیا غمرے کی بیدادی کا قصہ بولیا فرد۔۔۔

میں مونچ کر سب چپ رہے فریاد نے کرتا ہے کوئی

غمرے بہت بیداد ہے یہاں داد نے کرتا ہے کوئی

حسن کا لشکر ہے بہت بیداد اُس کی بات کوں وفا نہیں

اُس کا کام تمام ہے بے اعتہاد یہاں داد نہ فریاد اگر ایسی

کے حیلے پر توں معرور ہوے گا تو اپنے قصت اپنی

شاہی تے دور ہوے گا فرد۔۔۔

حکوئی، عاقل اچھے کا اپنی بالکلات

ہریاں کی کہا سلیے گا وو بری بات

خو نے ایسے دنگے کی باتاں پر بھر و سالیائے، انو آخر

ہزار ہزار بلایاں لیاٹے - نوہ کوں مشکل پڑیا سبب ، تو بہ کوں
 تو بہ کرنے کا آیا وقت - تو بہ پا اُٹھاں ہوا ، تو بہ کا یوحاں ہوا - پچھیں
 رزق کا جو وہاں سو سجدہ تھا اُسے بھی توڑے ، دگھڑا حیتے و و جانا
 بھی چھوڑے - وہاں تے عافیت کے شہر کوں جانے اُگے رکھے
 قدم ، غمزا ہور نظر اپنا لباس پورا کر قلندری
 پکڑے رسم - بات سری ، من میں اسید دھری - عافیت کے
 شہر میں آکر بات کئی ، ناموس بادشاہ سون عالم پناہ
 سون ظل الدہ سون صاحب سپاہ سون ملاقات کئی -
 ناموس بادشاہ عاشق صفت تھا ، صاحب ہمت تھا - گلیا
 تھا ، تاملیا قیا ، حلایا تھا - یو ڈ و نو چور پایک ، یو ڈ و
 نو نے وایک ، یو ڈ و نو حسن کے مہ نایک - ناموس
 بادشاہ ادو کوں دیکھت بیچ مال ملک سب چھوڑیا کچھہ
 اوریا - قلندر ہوا ، سندر ہوا - فقیر ہوا ، بے تدبیر ہوا ،
 اسیر ہوا - غمزے کے ہات میں سنپڑیا ، ناموس نے عشق
 میں ناموس گدوایا ، لکھیا تھا سو افپڑیا - فرد -
 جس تھاو پر سایہ ستے مڑگای وہاں نشتر اُٹھ
 غمزا ہے خنجر برہنہ حاس بیتھے وائ کچھہ کر اُٹھ

ناموس کا یوں حال ہوا ، ناموس پا اُٹھاں ہوا -
 بعد ازاں نظر ہور غمزا شہر بدن کے اُدھر چلے مقصود حاصل
 ہوئے ، دونو پھولے پہلے - ولے جو شہر بدن کے نزدیک
 انپڑے ، بھی اپنا لباس پھر ائے بد لائے پھر کر پیلیے
 کپڑے - غمزا شراب پیا اتھا کیفی ، اپنے اٹھکر پر پڑ پھو نکیا

ہوا ہے —

جاسوس کا ہے کام یہی ہو خبر کہے
 دیکھا ہے وینچہ ایک بیگ سر سر کہے
 بیگ بیگ توبہ کئے آ کر ، سبھا کو ، نظر کوں ،
 جہوں لشکر سوں ڈولگر تلے دیکھیا تھاتوں گھیا ، توبہ کوں
 اس وقت بہت قصہ آیا چپ نہیں رہیا - عقل پادشاہ
 ظل اللہ ، عالم پلانا ، صاحب سپاہ کے فرمائے ہر حوی خاطر
 لیاگئے ہر ایسے لشکر سوں ، شاہ ہور فراست سوں ، نظر ہور
 غمرے ہر جا کر بڑیا ، نظر ہور غمرا ددرو ایسے لوگان سوں
 یکایک فیئد میں تے ہر بہرتے اُنھے ہکا بکا ہوئے ، لڑتے بڑتے
 اُنھے ، اپنا لہو اپنے گھتے جھگڑا انو ہر اکر کھڑیا - نظر ہور
 غمرا ڈولگر مسست ہونو ہی دلاور ہونو اُس تے توبہ کوں
 خوار کئے ، مار کر استغفار کئے - گھڑی سہی جھگڑا
 ہوا قتم - بیت —

غمرہا ہے اپنی بات سنے تو چہ چوڑے کا
 غمرا ہزار توبہ کوں آک دل میں توڑے کا
 توبہ کا لشکر لیاٹھا ، توبہ کا سینہ پیاٹیا - توبہ
 کوں پکڑیا اُچاٹ ، اتان لیاٹا لیاٹ توبہ بارہ
 بات - بیت —

کتا غمڑے کی کھاوے مار توبہ
 بھارا کیا کرے اس تھار توبہ
 توبہ کا کوٹ لوتے توبہ کوں نلگے ، توبہ کے سر پر

نفس ، سہجئے کوں ایک دکتہ بس ۔ اس پادشاہی کوں
 روچہ جانے حس کے سرتاح ہے ، شہر منزل کی کمالیت کوں
 ایک معراج ہے ۔ ملے شہر پیمانکے ، دکھلائے شہر حیا کے ۔
 حبیب سوں مل کر حبیب ہونا ، اتنا دیکھنے کوں ہی
 نصیب ہونا ۔ یو وصال شہرے کی حاکا ہے ، یو محال ہونے کی
 حاکا ہے ۔ یو واصلان حیدراں شہرے کی تیار ہے ، یو جاہلان
 سرگرداں ہونے کی تیار ہے ۔ ناداں اس نات کوں
 کیا مانے گا ، ناداں اس نات کی قدر کیا حانے گا ۔ نادایاں نے
 حنم گزوائے ہیں ، تو اس نکتے کوں پائے ہیں ۔ ناداں
 منگتا ہے اتنا لیچہ سمجھے اتنا لیچہ حانے ، خاطر لیا نے ، ہر
 یک ہنر مشقت کئے بغیر نہیں آتا ، یو منگتا یکایک پاوے ،
 یکا یک کیوں پاتا یکا یک کیوں آوے ، یو بیی کیا حلوہ ہے
 حو کوئی لے کر سوں میں بھاوے ۔ اُسے سعی سوں کوں تک
 ہلنا چاہنا لگتا ہے ، تک چاہنا نکلنا لگتا ہے ۔
 ناداں اُس کا کوئی کیا لہوے ، ناداں کی صحبت تے خدا
 پناہ دیوے —

القصہ کتیک وقت کوں سورج نے سرکاریا ، آسماں کا
 پردا پہاریا ۔ اُحالا سنچریا تھاریں تیار ، روشن ہوا سب
 سنسار ۔ اُحوں دیس چڑیا نہیں پاؤ گھڑی ، حو صبح
 پڑی ۔ اُس قلعہ کے دیدناں نے دیکھیا ، اُس بلا اُس
 طوفان نے دیکھیا ۔ کہ نظر ندرے دگر ، سنگھاپ لشکر لے کر
 یہاں اُقریا ہے ، حیراں ہوا کہ ہیں نہیں سو یو کیا

اندھارا ہے ، اس کچھہ ٹٹپھہ میں تیج سب کچھہ آن ہارا
 ہے حق تعالیٰ فرماتا کہ یو مٹوں را لعیب یو غیب کا عالم
 ہے ، اُس عالم میں حائے عالم سب ڈرہم ہے یعنی مسلمان
 روحو غیب پر ایساں لپاوے ، خدا بیچوں بیچکوں ہے
 گر اِس کون سمجھاوے ، اپنے دل کون سمجھاوے اس
 کون کمالا نور کہتے ہیں ، بہت آلا نور کہتے ہیں
 اُس نور کی خبر کسے معلوم نہیں ، مفہوم نہیں - جو
 کوئی موس مسلمان ہے اس بات تے اُس کا دل شاد ہے ،
 جو دانایاں کون ارشاد ہے انسان کون صورت ہے تین
 تحقیق حائقا ایک ایم رب العالمین یک یو ظاہر کی صورت
 دسوی خواب میں کی صورت ہر کسی دس آتی ہے ، تسری
 صورت اُس خواب کی صورت میں یک صورت ہے رو صورت
 کس تے دیکھی نہیں حاتی ہے عارفان نے جوں کتے ہیں
 اس تھار ، ولے اُس صورت کا نہیں دیکھہ سکے دیدار
 حیتے لاں مارے ، اس حاکا بر آکر ہارے بولے اختیار کچھہ
 ہووے تو ہوئے ، یہاں محض خدا کا پیار کچھہ ہووے تو
 ہوئے جو کوئی اس صورت کون دیکھیا ، سو تحقیق خدا
 کون دیکھیا کتے ہیں ، جو کوئی اس صورت کون دیکھیا سو
 تحقیق خدا کون دیکھیا کہتے ہیں خدا کون دیکھنے کی یرچہ
 تھانوں ہے معراج اسمیہہ کا نانوں ہے یو معراج عاشقوں نے نہاں
 تے پائے ہیں تاح یہاں تے پائے ہیں حقیقت کا رس انو یہاں چہ
 آکر بولے ہیں ، واز کا پردہ کھولے ہیں کہ بعد از صبرے وآن ہم یک

وہاں بھی خوں ہیں محبوباں ہیں ، یاراں میں مصاحبان ہیں
مطلوبان ہیں ۔ وہاں بھی سب رچ ہے ، سب کچھ ہے ۔ وہاں
بھی یوچہ لوگ یوچہ رضا ، یوچہ قدر یوچہ قضا ، یوچہ حکم یوچہ
رضا ۔ نہایت سعی اتنا کرنا کہ کچھ فعل نیک ہاں آوے ،
حدا ہور رسول کوں بہاوے ۔ مراد اپنی پاوے ، اس کا دل
صافی پکڑے ، اُس کے دل تے کدورب حاوے ۔ باقی سب
خیر ہے ، فعل غیر غیر ہے ۔ ماں کے پیت تے نکلتے وقت
حتئے عذاب سوں نکلتا ہے اتنے عذاب سوں اس تے نکل
جانا ہے ، ولے حیوں وہاں تے کچھ لے آیا تیوں یہاں تے
ہی کچھ لے جانا ہے ۔ کیولے ہیں اس بات کی گروہ ، کہے
ہیں الدنيا مزرعة الآخرة ۔ یعنی دنیا آخرت کی زراعت
ہے ، اس زراعت کوں بہت مشقت ہے ۔ پیسے دھارے یہاں
لاریں گے ، ویسے پیل وہاں پاویں گے ۔ جو کوئی عاقل ہے ،
واصل ہے ، اُسے اس دنیا میں رہنے کا یو برا حاصل ہے ۔
دنیا اس کام کوں بہت خوب ہے ، اس مقام کوں بہت خوب
ہے ۔ جواب میں جو کچھ دیکھتا ہے بولتا ہے سو جواب
میں کی دیداری ہے ، جو و و بولتا رہتا ہے تو و و جواب
میں جواب ہوا بے خبری لے ہو سی لے کاری ہے ۔ وہاں نہ
شادی نہ غم ، نہ عسرت نہ الم ۔ نہ بیٹا نہ آرام ، نہ کام
نہ دھام ۔ وصال تھام و اں ہوتا ہے ، دانس کا خیال تھام
و اں ہوتا ہے ۔ وہاں حدا چہ اچھتا ، اپے نہی کچھ اچھتا ۔
اپے حدا میں و ویکنچھ اچھتا ۔ وہاں کچھ نہیں ظلمات

چلتا اُس کا نہیں اُس کا ادھر یاد آتا، اُس کا جوہن
 اس کی کمر ہوو اُس کا زر کمر یاد آتا دل میں اُسام
 اتی، سیلے میں تے آہ لہیں حاتی۔ بعض وقت حو وہاں
 دیکھتے ہیں و ونچہ یہاں ہوتا ہے، حیوں یہاں خاکتا سوتا
 تیوں وہاں بھی خاکتا سوتا ہے۔ بعضے شامراں اُس عالم میں
 شعر بولے ہیں، 'ہور اس عالم میں آکر لکھ ہنس، کچھہ
 کچھہ اس عالم میں کئے ہیں، اس عالم میں سکے ہیں بخت
 جائے ہور وہاں بشارت سوں دکھلائی ہے، تو پادشاہوں کوں
 یہاں پادشاہی آئی ہے۔ یوسف نے خواب دیکھیا کہ آفتاب
 سعدۃ کیا، اُس کا قتیچہ خدا نے یہاں پیغمبری ہور
 پادشاہی دیا۔ بعضے پیغمبراں کوں بھی خواہیچہ میں
 غیب کی خبر دئے ہیں، انو وہاں تے خبر پائے سو یہاں
 آکر خبر کئے ہنس اشارت وہاں قتیچہ ہوتی ہے بشارت
 وہاں قتیچہ ہوتی ہے۔ خواب بہت بڑا عالم ہے، اس عالم
 میں ہونا معلوم معلوم ہے۔ سیبج پھول بیجے تو کانٹے
 کوں بیعتا، سیبج اگر چلنن ہور مشک بیجے تو ادھر ادھر
 کے پھانٹے کوں بیعتا۔ یو بھی بڑا عالم بڑا گھات ہے
 عارفان کی سمج کی بات ہے۔ سوے پیچھے بھی ایسا چہ
 کچھہ عالم ہے جلے سمجیا اُسے سونے کا کیا غم ہے۔ ایتا کیا
 خاطر دل کوں تپانا ترسانا ہے، ایک عالم تے ایک عالم میں
 حاتا ہے، یہاں کے لوگاں کی دل بسنگی توڑ کر حاتا تیک
 مشکل لگتا ہے فعل ٹیک ہے جان، اُسے کیا یہاں کسا وہاں

دشمن ہے شاہی ہے غم ہے ' جیوں یو عالم ہے تیوں وو بھئی
 ایک عالم ہے - لہایت فرق اتنا ہے کہ یو کٹیف ہے ' وواطیف
 ہے - یو جسہا نی ہے ' ووروہانی ہے - تل میں زمین نے
 آسمان پر حایا حاسے ' آسمان نے زمیں پر آیا حاسے -
 عرش وکوسی اوم و قلم کا سیر کرنا میسر ہو آتا ' حیوں
 منگتا تیوں ہو تا حان منگتا وھا جاتا - محال ہے سو حال
 ہو تا ہے ' عجیب تھا شے دستے ہیں تھا شے تھا شے کا
 خیال ہوتا ہے - انسان کوں کہ عقل ہو ر نظر ہے ' اُس
 عالم کی ہی خبر ہے - اس عالم تے اس عالم میں
 جانا ، اُس عالم تے اِس عالم میں آنا ' یو سب اپس
 مینچ ہے تو اپس میں دستا بھاری نہیں ' توں
 جاندا اچھے کا دسری تھار نیں - بھار اچھتا تو
 تچے کیوں دستا - توں تو تن میں تے نکل کر بھار نہیں
 جاتا ' اگر یو تچہ مینچہ نہیں تو توں خبراں کہاں تے
 لیا تا - کہ میں خواب میں فلانے کوں دیکھیا آم رات ' اُن
 نے مجھ سوں یوں کری بات ' میں یوں کیا اس کی
 سنگھات - وھاں ایسا باغ ایسا محل تھا کتا ، وھاں ایسا
 حوض اس میں ایسا کنول تھا کتا - ایسے تھا سے جیسی
 فار وھاں دیکھتا یہاں اس فار کی تعریف کرتا ' اُس
 کے روپ کی ، اس کے رنگ کی ' اُس کے سنگھار کی تعریف
 کرتا - اُس عالم میں اُسے دیکھ کر اس عالم میں اُس کی
 خاطر تپتا ، جاگیا تو پھر پھر سوتا ' پھر اُسے دیکھنے

امر ہو نا سلہاں کر ایتا
جانی کون کوئی جتن رکھے کیتا

زہد وریا کا کوہ کر تھا ایک مقام، ہور رزق کا ایک
بیٹا ہوا تو بہ اس کا نام، اُسے فرمایا تھا یو چہ کام -
کہ نظر کون سلہاں کہ سر حد تے بہار نہ حاوے، سہادا
کہیں کی بلاساوے - حوں عقل فرمایا تھا کار ہار، و ونچہ سہ
اہلی حاکا تھے ہشیار - ہارے قصا ہوں ہوتا ہے جو غمزہ ہور
نظر، دولوپہ خبر رات کی خمار، حوں، ہست ہاری حوں، مل کر اس
تونگر تلیں آے، اس تونگر تلیں انک پھول بازی تھی
اس پھول بازی میں کھڑے آسائش پائے - جاگا بہت بیانی،
رات کے حاکے تھے تگ نیلد آئی بہت -

ہم میں عالم اچھے دو ہی ہم نہیں

نیلد کہتے سو موت تے کم نہیں

حدیث ہے، عربستان میں ہی دو بات چلی ہے بہوت کہ
اللوم اح الموت - یعنی حدیث نوں آئی ہے، نیلہ کا موت
بھائی ہے - ہارے دو عالم ظاہر کہ جاگے تو اس عالم کا تمنا
دیکھا حاکا ہے، آہم اس عالم میں پیہا ہوا ہے آہم کون یو
عالم بہت بھاتا ہے - ہمارا عالم خواب کا رو بھی ایسا چہ
ہے، اس عالم کے جیسا چہ ہے - وہاں بھی یونچہ ہلستا
کھیلنا کھانا پیہا ہے جیوں نہاں جیتے ہیں وہاں ہی یونچہ،
سرفا جیلا ہے - جویاں کرتے سو واں ہی کرتے، جویاں
موتے جیتے دیوں واں ہی جیتے مرتے - وہاں ہی درست ہے

کہی اتنا اس کا علام یہ ہے کہ توں دھور نظر دوفر مل
 کر ایک دل گر تے کے شہر کو جاؤ، دھور دل کوں کچھہ
 تدبیر کر تسخیر کر کچھہ تے کر سحر تو ما تاں کر
 جھوں تہوں مجھ لک لیاؤ۔ فرد۔

بارنا لکسی دل کوں آئے کوں
 ضمیر کوں بھیسی ہے ہالے کوں

حسن وہی میں موہن جگ جیہوں کے فرمائے پر غمزدہ
 دھور نظر، لوگاں چلے چلے چلے چلے بہنے بہنے، اپنی
 سنگھات لے کر شہر دیدار تے تے کے شہر کے ادھر، رح دھرے
 لوں چلے دو منزل کی ایک منزل کرے۔ دو نو جہت
 دو نو چالاک دو نو روشن ضمیر دو نو دل کے پاک۔ دو نو
 پڑ پیری اپنے کام میں بہوت کھرے۔ اما روایت یہی آئی
 ہے کہ نظر جس وقت عقل کے منہ میں تے بہار آیا تھا،
 نقل تو بیچہ بھید پایا تھا۔ کہ نظر یہاں تے جو حاوے
 کا، البتہ کچھ دقتہ اچاوے کا، کام کمال ہوے گا، کچھہ
 طل ہوے گا ہلا کچھہ لیاوے گا۔ فرد۔

عاشق کی بات توڑ نکو اس میں قوت نہیں
 عاشق کے دل اوپر جو گر تا سو جھوت نہیں

دل میں رچ کر، اولیچہ تے سمج کر، لکھیا تھا اپنے
 سرحد کے سرداراں کوں، کہ چاروں طرف کی مستعد رکھو
 ہادراں کوں، اس نظر کوں اس قدر کوں، اس ملک میں
 تے بہار جان نکو دیو، ہشیار اچھو حال اچان نکو دیو۔ بیت :-

کے لائی رخسار کے گل زار دور شہر دیدار کی بات
دکھلائی۔ کہی ایتال حا، اپدا مدعا نا بیت —

مروت بہت کی لٹ چوٹی کی حائی

ہلاتے بہار کاری باب دکھلائی

نظر زلف سوں وداع ہو کر چلیا سو دیدار کے شہر میں
رخسار کے گل زار میں آیا، حسن دہن کا سہ موہن کا
جگ جھون کا ملاقات پایا بیت —

دل کا حسن کے دل میں بہت انتظار تھا

دیدار دیکھنے کوں دل امیدوار تھا

گہری ایک پہریا گہری اس گل ریامہا سو قصہ کہہ

حسن چھلک بھری اوتار استری پاس۔ حسن زار کوں، خوبی

کی گل زار کوں معمور، فی زوہار کوں حیرانگی لگی

پریمانگی لگی۔ کہ میں حاشی بھی کہ دل حیرن قیوں

ارے کا ہارے دیدار دکھلاوے گا، میرا دل دل تے آرام

پارے گا۔ دون نہیں حاشی تہی کہ دو قصہ دون کہڑے گا

بھی ایسا وقت پڑے گا۔ ہر کوئی اپنی سمجھہ پر کہاں

دھرن ہندہ کچھہ سمعتا خدا کچھہ کرنا۔ فلمہ کیا اشعیاں

بہن توہ پکڑیا ذراں۔ دل میں کچھہ لیاگی، اپنے غبرے

کوں فرہیک ہلائی اپنے عشق کی ہو بات تہی۔ و

اُسے سمجھائی فرہ —

کر لے اسان اپنی مشکل کا

راز مہڑے سوں ہولی سب دل کا

فہ فائز حشری اچھتی کسے فہ فایم غم - سر پر چرخ پھر تا
 ہے ، آدمی کدھیں اُتھا کدھیں کرتا ہے - آدمی نہ اپنے بھاتے
 آیا ہے نہ اپنے بھاتے جائے گا ، ہوو ایکس کا بھاتا ہو تا ہے
 اپنا بھاتا کہاں تے لیاے گا - حوں مرقضی فرماتے ہے حذوں
 کی بات فایم فایم ، عرفت رسی نفسخ العزائم یعنی جیوں میں
 منگتا تھا تیوں نہیں ہوا تو میں خدا کوں پچھا فیا
 میرے ہات میں نہیں ہے کام ہوو ایک کے ہات میں
 ہے کر تحقیق حانیا - عارفان بات بات میں دیکھتے
 حاتے ، ایک بات میں ہزار بات پاتے - ذرے ذرے کوں
 تحقیق کرتے ، ایک تل اس کی معرفت کوں نہیں بسرتے -
 عارف وہیچہ ہے جو کوئی خدا کی معرفت سمجھے ،
 حق شناس اُسے کتے ہیں جو کوئی طریقت میں آکچہ
 حقیقت سمجھے - خود شناسی خدا شناسی عارفان کا کام
 ہے ، جو کوئی عارف تمام اسرار ہے اُسے کون فام ہے -
 کدھیں کوئی ہنستا ہے ، کدھیں کوئی روتا ہے ، یو دنیا ہے یوں
 ہو تا ہے - دنیا کا کام بہت ہے سخت ، اپنے نہیں
 ساتوں وقت - آدمی کوں پریشانی ہے بالین بال ، خداچہ
 ہے جو وو روتا ہے یک حال

القصہ بارے زلف نے دھرم کری ، بہت کرم کری -
 اس بلدی خانے میں تے ، اُس بلا آشیانے میں تے ، کچھ
 فند کر ، دست بند کر ، بہار گازی ، اُس رقیب کوں اُس
 بد بخت بد نصیب کوں پچتاوے میں پاری - نظر کوں

بات کا بہت بے لگ بوہتے لوگ اس میں خاص
 ہے 'یو عشق میں نا بہا ہی ہے یک تہار نظر ہو
 سو تہار دل' ایسی عاشقی تے کیا حاصل یہاں دل
 کوں سلہا لدا ہے ' حیو تہ اس کوں جالتا ہے جوں
 فارسی میں اس مقام پر آرہیا ہے ہو رکھیا ہے یو دہیت بیت -
 دہ عشق ز پالتادہ سی باید امید بہا ہادہ سی باید
 آنسا کہ ہبہ درد دل خود کویند دلناں بگر نہادہ سی باید
 الہاس تے ہونا سخت جو اپنی مراہ کا ہووے
 وقت غم تے اسی عاجز ہو دلانا، غم آیا تو غم
 وں بھی کھانا دہرہ - جو لہکن تو سہس ہل جو
 بھر حق تو ماس - اے سینہ کھکھیا کیوں کہے ست تن
 کا گھاس مرد کہہیں پھول تے نازک کدھیں فولاد
 تے سخت اچھلا، ہریک جا کا ہبت سوں رھلے مرد
 کوں بخت اچھنا - جس میں کچھہ نیم ہے اس میں کچھہ
 دہرم، حیوں ستا جیسا چہ سخت ویسا چہ نرم - دہرہ -
 سیوست نہ چھاتئے ست چہ ورنہ ست جائے
 اے لچہ ہی ست کی داس ہے پگ لاکے تعبہ گھراے

ابراہیم کی نیت ثابت تھی تو کافراں آگ میں جتے
 انکارے پھول ہو پالوں تلیں آے، یوسف کا کوئے میں
 نکوا قرار تھا تو بہار لکے بھمبری ہو پادشاہی
 پائے - مرد کوں قرار صعب کچھہ ہے، ہر ایک کام پر
 اختیار صعب کچھہ ہے ایک تل میں سو جلس سوں پھرتا نو عالم

حیات پر ایسا کیا اچھاندا - کچھ نہ تھا سو کچھ ہوا
 ہے ، کچھ سمجھ کے بھگتہ ہوا ہے - دنیا جیوں کو پہر
 کی چھانوں ، اس دنیا کوں سر ہے نہ پاؤں - دنیا
 کو دیکھ کی مہمان ، یو تحقیق ہے کر جان- یو جیو نا
 سب یک دم ، اگر حوسا اچھو دگر غم - دنیا کا کام
 جیوں قیوں کرتا ہے ، ولے وہی بھلا جو فرصت ہے
 لگن کچھ کرتا ہے - جتنی راحت ملے اتنی محنت پر
 کھڑے ، تو فبی تو ولی تو ہڑے - انو نے ہوا حرص تے نہیں
 پائی دزائی ، انوکوں بھوک پیاس نے یاں لکن انپتہرای -
 اکر توں سمجھے گا یو عالی شافی ، تو صری میں کہے
 ہیں کہ تعوع ترانی - یعنی کچھ دیکھنے منگتا ہے
 تو بھو کا اچھ ، یو چکنائی ست تک روکھا چھ - جو کچھ
 ہے سو اپنے نیم دھرم دھورست میں ہے ، سو کچھ
 ہے سو غریبی دھور غریب میں ہے - غریب فقیر ان کا
 کھانا ، سو فقر فاقہ تمام حاصل کا مانا - سو فقر دھور فاقہ
 کھانا کچھ نہیں کھاتا ، جو کوئی کھانا کا عاشق ہو
 اُسے کھانا کیوں دھاتا - عاشق و و جس میں معشوق
 کی صفت آوے ، نہ کہ معشوق کچھ بھاتا عاشق
 کوں دھور کچھ بھاوے - جوں حسرو دھاروی ، یو بات
 کہیا بہت دوی - فرہ :-

ہر کہ چریہ سرا د از معشوق کوئی او عاشق سرا دھوداست
 معشوق کہے معشوق کچھ کوں منگ ، عاشق کوں اس

کیا ہوے آپس کوں پیچھا لٹا ، اپنے درہ حیصا دسروے کا
 درہ حالٹا دنیا کی بڑائی پادشاہانہ کوں سہاتی ، بھے
 جو حد تے بڑائی زیاست کرتے سو اوکی مثال حاتی
 مہ مستی جوتی بے خبرا کی آتی اتو بڑائی کر خرسیاں
 سوں مارتے قالیاں ، اوگاں پس طبیعت کھڑے کھڑے دیتے
 کالیاں ، روپے ایہاڑاں اوگاں کا حق اڑاتے ، شروع ہر حکم کالیاں
 کہاتے دنیا کا حرص دنیا کی بلا میں کھالدا ہلکہ آخرت
 کوں ہی دوزخ میں حالٹا دنیا کی ہلکی دہن سوں
 کرنا خلق کوں سمجھنا خدا تے ترنا عالم کو سب دنیا کا
 شعل لگیا ، آخر اس دنیا بے کس کا دل نہیں بھگیا
 جسے سب پکڑے ہیں اسے توں چھوڑ ، توں خداچہ کوں
 پکڑ کہ بھے کھینچہ نہیں چوڑ جہاں استقامت ، وہاں
 است دنیا کا دھندا اگر کرے گا تو کر ، ولے اپنی
 بھوک پیاس لکو بسر جسے ٹوٹ نہیں ، اسے بویت نہیں
 محبت سوں دل کوں معمور کر ، جتنا سکے گا اتنا احتیاج
 دور عاجزی دور کر سبحان اللہ جو کچھ ہے استغنائی رہے دو
 استغنائی ہر کسی نہیں آئی یہاں حفا کوں مارنا ہے ، یہاں
 خوشی کوں سلکھارنا ہے دو بہت مشکل ہے تھار ، جو
 پارا آک پر رھیا دو قائم الٹار دنیا کی بڑائی کو لگیں
 چلے گی ، یو کھالس کی جھونڈری بغیر اک دھونڈیہ
 سوں چلے گی ، دو سولے کی تھار نہیں جاگ ، کچے سوت
 د کو لگے گا لاک حیات ہاڑ کا ہلٹا چلٹا ، اس

حاصل اسے کتے ہیں۔ گھر گھر نگو پھرا آس، اپنے دور
اپنی بھوک پیاس۔ جنے بھوک پیاس میں دائیہ یا گھر،
وہ قدر اسے کیا تر۔ دولت بے زوال سو یوچہ ہے، سرسٹاں

کا دھن مال سو یوچہ ہے بیت :-
دولتے راکھ نہا شد غم از آسیب زوال

بے تکلف بشنو دولت درویشاں اص

اول بھوک پیاس پر کھڑے رہنا، پچھیں سرسٹاں میں
بزرگی کی بات کہنا۔ باؤ کے، جہارتے کوئی پہل لیا ہے،
بھیں چھوڑ کر کوئی ساہنا کیا ہے۔ دولیچہ ہیں کہ بھوک

ہور پیاس، نبیاں دور ولہاں کی میرات۔ کھانا بھوک کے
نوالے دور پھنا پیاس کے گھونٹ، اگر سر ہے تو یوں چل
باقی سب بات جھوت۔ بڑائی جو پیکیاں سوں آتی، پیکے

کئے تو وہ بڑائی بھی جاتی۔ نگو کر تو ایسی خام طہا،
کئے تو بڑائی میں جہا۔ شرم نہیں آتی ایسی

یو بڑائی کس بڑائی پر بھی اینت اینت مرتے۔ وودیس
بڑائی کرتے، اس بڑائی پر بھی آخر فقیر کے فقیر۔ وہ بڑائی

ہوتے جاں وزیر، بھی آخر فقیر کے خواجہ میں بھی نہیں
مغر میں تے یوں فکل جاتی، جو پھر خواجہ میں بھی نہیں

آتی۔ بڑائی سو فقر و فاقہ کی بڑائی، جو بڑائی خدا
دور رسول کون بھائی۔ خدا یکت نبوی صلعم الفقر فخری

والفقر منی۔ دنیا کی بڑائی کئے تو کرفا، ولے اپنا فقر
و فاقہ فاسرفا۔ ایسی بڑائی پر یتا مغرور ہو جاتے، جو
ہوسے کسی کوں خاطر نہیں لیا تے۔ اول کیا تھے اتال

کیا حال ہے رے بھائی کیا کیا ہو چھین کی میرا حال ،
 میں کیا بولوں انان زلف کہیں ضم نکو کر ، ہبت کم
 نکو کر ہر ایک ہلا ہے سو مردانچہ پر ہے ، صاحب
 مردانچہ پر ہے فرد —

ہبت دینا مرد نے عاجز ہو کر آئے کون

رکھنا نظر وقت پر ہر یک وقت بڑے کون

مردانچہ پر ہے قناعت ہو قناعت ، مردانچہ پر گزرتا
 ہے یک ادا ہے وقت واقا۔ جسے دنیا میں ضم نہیں دو
 نادر ، ہے خوشی ضم سب مردانچہ نے سر ہے۔ چلتا۔ وچہ
 اڑتا ہے ، چرتا۔ وچہ پڑتا ہے۔ لہزار کا کھیل جو آگ
 سوں ہے تو یکادے وقت چلتا بھی ہے ، تیراؤ جو دائم
 پانی میں شوط مارتا کہہ ہیں دم کو لڈیا جا تکتا بھی
 ہے پاد شاہی جو پاد شاہی کرتے ہیں ، حکومت کا دعویٰ
 کرتے ہیں انو بھی کہہ ہیں غم گہیں کہہ ہیں خوش حال
 ایسیاں کا بھی یو حال۔ دکھہ سیا سو مرد ، ضم کے وقت
 خوش حال رہیا سو مرد گنگا بھی دھوپ کالے میں لہنی
 درغالے میں بڑی جنگل کا جہاز اہ کہہ ہیں پھول پھول
 کہہ ہیں پت جہزی اگر دایم اچھے یک رضا ، تو ہبت
 ہے یو قدر قضا یو اس کا چہ ذات ہے ، جو دائم یک
 دھات ہے مرد و وحو اپنے وقت کرے کل وقت ، اہوا وقت
 اچھے نہ اہوا وقت ایسی جاگ نکوا چہ کھڑا جو کہہ ہیں
 نہلا ہوے کہہ ہیں بڑا اصل اسے کہے ہیں ، صاحب

اس آب حیات کے چشمے میں پڑی - فرہ :-

امان میں خیانت کیا ہے درکار

حو کوئی یزید ہوئے اُسے کیوں ہوئے بھلی بار

دغا کیا کر ، بہت پچھتا کر حیفی کہانے لگیا ، دلی

پو کچھ کچھ ایمان لگیا - اے ترسیا اے تپیا ، آب حیات

کا چشمہ نظر قلبے تے چھپا - نظر حیراں تاواں تاول کسے

کہتے کچول ، سوں میں تے بےار نہیں دکھاتا دل - فرہ :-

نذر الیاج توں اب کیا گھاتے پچھتاوے

یو ہست و وفہیں حو گئی سوہات پھر آوے

نظر بدھال ، نظر کا یو حال ، حو یکا یک رقیب کیوں

دیکھیا سو نظر کے لگیا دھمال - پکڑ یا حکر یا ، آزار دیا

مار دیا ، دند سار یا حالیا ، اپنے گھر لے جا کر ہمدی جانے

میں گواہیا کتیک دیس یونچہ تالیا - نظر وہاں نیت

بد لایا یہاں اس کا اجر پا یا - اس ہات کا اس ہات وہاں

کا وہانچہ خدا نے دکھلایا - بہت دیکھیا خواہی ، بدنیستی

کی تاڈیوسازی - خدا کوں فہیں کرتا ، یکس کے مال پو

کیوں نظر کرتا - پریشان درہم ، حدھر دیکھتا اُدھر اندیشہ

ہو وغم - کوئی دست گیر فہیں کچھ قدیم فہیں - یکا یک

یک رات ، زلف نے حو اس دیس اپنے بالوں دئے تھے اُس

کے ہات ، وقت پو یاد اچھو سواس وقت وو وقت یاد آیا ،

فی الحال یک دو مال لے کر بیگ بیگ آگ پو حلا یا - تو

کا تو پچھ دیکھتا ہے حو زلف حاضر ہو آئی ، پو چھی کہ

ہو گیا تھا ، و و انگشتی کچھ مصلحت دیکھ نظر کوں
 دیا تھا - ولے مداراں اُس انگشتی کوں ایسے وقت
 کھڑے ، کہ جو کوئی و و انگوٹی سوں میں رکھے تو کسی
 کی نظر نا آئے - ہور دسویں خاصیت اس میں یو تھی کہ
 جو کوئی و و انگوٹی رکھے اپنے سلگھات ، اس کی نظر
 تلے سے چشمہ آب حیات - نظر و و انگوٹی سوں میں لے
 کر ، سب کی نظاراں کوں دھا دے کر ، ہلستا کھیلتا اُس
 محل بادشاہ کے ہلہ میں تے بہار آیا خیال کا وھالچہ
 خیال لایا - بھی ہزار - وق سوں ہزار دوق - وں ، دیکھنے اس
 حسن ناز کوں دیدیاں کے سلگھار کوں ، دل کے آدھار کوں
 شہر دیدار کوں حالے اختیار ہوا پانوں سار ہوا - نظر
 تھا طالب ، طلب تے غالب بیکیچہ شہر دیدار میں ، رخسار
 کے گل زار میں آیا ، سیر کرتے کرتے دھن کا چشمہ ، شہ
 دوراں کا چھہ جسے ابلوح نہات کہتے ہیں جسے آب حیات
 کہتے ہیں ، سو اس رخسار کے گل زار میں پایا -
 نظر لالچی لالچ بھریا خام طبعی کر یا غلط قصہ
 دھویا - اُس شیریں چنبے تے اب حیات کا سوا دیکھ ،
 ایک گھٹ پھوے ، ہور اپنے ہی دنیا میں جھوے - جیتا ،
 کوئی تھلنے جیتا کوئی دھاوے ، بعتاں میں لکویا - و
 پارے - بارے جھوں آب حیات پھولے کوں سوں پارنا
 اپنا سہ اپنا پت ہاریا - چوری کیا ، تلا خوری کیا قصا
 اس وقت یوں کھڑی ، کہ و و انگوٹی سوں میں تے نہل

خوب قت پکڑنا، مرد دانائی کا ہت پکڑنا۔ نہیں تو ان نے
 آیا کچھ بولیا انے آیا کچھ ہو لیا، دل میں گالت
 باندھیا تھا سو کھو لیا۔ اپنی فکر ہوئی دانان، لوگ
 کی فکر آئی مہانے میاں۔ پادشاہاں روشن دل ہیں،
 خدا کے خلافے ہیں خدا سوں مل دیں۔ معلوم ہوتا
 آخر تا اول، یو لوگ انوکے پڑتے انوکے عقل۔ ہر ایک
 بات سر چڑتی، پچھیں عادت وہی پڑتی۔ اپنی عقل کا
 سودا کیا، اپنی عقل کا امداد کیا۔ اپنی عقل ہوئی
 ہوائی، جانو لوکالچ کرتے پادشاہی۔ اس کی کچھ نہیں
 تدبیر، یو جانو ایک تھا شگیر۔ لوگ کی عقل تے اگر خوب
 ہوا تو بھی سہل امداد ہے، اپنی عقل تے جو کچھ
 خوب ہوا اس میں سواہ ہے۔ دانان کی عقل دغا نہیں
 کھاتی، دانان کی عقل بہت کام آتی۔ دل تازہ اچھتا،
 اپنے کئے اپنا اندازہ اچھتا۔ اپنا مدعا اپنے پا سکتا، یکاے
 وقت خدا فاکرے کام گیا تو بھی لیا سکتا۔ اس دنیا کی
 دیکھ دھات، کیا ہوں ایک بات۔ جیوں قیوں عاقل اپنا
 کام کر لیتا، عاقل اپنا کام جاب کیوں دیتا۔ اپنی عقل
 سوں اگر دسوی کی عقل ملے تو واہ واہ اس تے بھی کیا
 خوب، عاقل لوگ بہت ہیں مطلوب۔

بلند عقل دل کا اجالا، بہوئیچہ خوب بہوئیچہ آلا۔
 یو بات سہجہا یا، یہی قصہ کتے تھے سو آیا۔ کہ رو یا قوت
 کی انگشتی جو دل نے حسن دھن من موہن تے عاشق

میں کتا ہے فرد۔

حریفان باہر ماخوروں کے وقت لے کر
 خدا کی خدائی اتال بھی ہونے ہے جیوں اول نے
 ائی، وہی خم ہے وہی شراب و ہیچ مستان ہیں، و سچ
 دالہ و سچ قتل و سچ زبردستان ہیں جان خدائی کی بات
 آئے و ان میں کر نہ کہیا جائے۔ فارسی میں ہیں
 کتا ہے بیت۔

ہیدہ را بکشاہیں دل را مہنگہ در کہاں
 مرہیست در ہر پیرہن مزینست در ہر استخوان
 لے وہم، تمہ پر مجھ بہت آتا ہے رحم دل نے
 تجھے نہیں حائیا، تیری قدر نہیں پہچا نہا۔ توں
 بہت دور اندیش، تجھے ہم پادشاہ ملگے ہم درویش، توں
 کیا یو بات کیا ہے، تمام کرامات کیا ہے دالش ملداں
 نے طاق بلند پر ہانبہ رکھے، لوگاں نے اس کا ناؤں کرامات
 رکھے دانیایں میں توں جاں ہے بات، العقل نصلہ الکرامات
 وہم کہا سو ہاناں بہت خوب ہیں بہت معقول ہیں کر
 دل میں لایا فی الحال لشکر ہویم کر دل کوں ہور نظر
 کوں بلند کرنے فرمایا۔ کہ ہمارے شہر میں آئے کیا متا
 ہے، جو کچھ وہم کتا سو خوب کتا ہے وہم کی ہاناں
 کا اندر چڑیا جو کچھ وہم کیا تھا سو اس کا ماں کے خیال
 میں پڑیا دائم اس کام میں جھٹکا اچھے تو کام رہا،
 یک تل ہر یا تو کام کیا۔ جو کام ہکڑے ہیں کہت ہکڑا،

کا کِلوت ، لت میں لت غفلت ، جھوٹا تولگیچ ہے جو لگ
 ہے نیم دھرم ست - تو بھی عقل پادشاہ ہے ، عالم پدما ہے
 صاحب سپاہ ہے - فرصت دھرتا ہے ، حو کچھہ کرنے منگتا
 ہے سو کرتا ہے - تیرا فہم تیروی دانش تیروی دانائی مشہور
 ہے ، میں تیرا دوات خواہ ہوں کیا کروں مجھے یو بولنا
 ضرور ہے ، اس حاکم چپ رہنا نہک دلالی تے دور ہے - بیت -
 حرامش ہون دوات پادشاہ کہ ہنگام فرصت ندارہ نکاہ
 وقت پر دشمن چپ رہتا ، دوست حو کچھہ جانتا
 سو کتا - حس کا دل صاحب خاطر حلے کا سو بولے گا
 حس کا دل صاحب خاطر تاملکا سو بولے گا - اسی تو
 یک نار بولنا میانے پچھیں صاحب کا کام صاحب ہانے - حان
 کر چپ اچھتا نہک ہر حرامی ہے ، یو تمام خامی ہے -
 تھے چہرے میں چرتا کس گہات ، حو کچھہ تھے بات
 سو مجھے بات ، حو کوئی صاحب سوں یوں اختیار اچھہ اس
 کا دل صاحب خاطر کیوں نا پکڑے اچات -

عقل پادشاہ ، عالم پدما صاحب سپاہ نے یو سب سن وہم
 کوں گل لایا ، وہم کا اندیسہ بہت بھایا - کیا سباباش وہم ،
 ترا بہت خوب ہے فہم - تیروی فکر میرے خاطر آئی ،
 تجھے ہم وزیری دینا ہم پیشوائی - اگر فلاطوں اچھتا تو
 تیرے فہم کا داد دیتا ، بلکہ دہست کرتا کچھہ فیض لیتا -
 جانتا کہ حاکم عالم میں ایسے بھی خرد مند کامل ہیں ،
 صاحب ہمت صاحب دانش صاحب دل ہیں - جوں فارسی

مرد دو بات یاد رکھتا ہے ، نہیں بھرتا ہے ، مرد کا
 یقین پورا ہوا تو خدا ہی مدد کرنا ہے ہر روز
 خوشی کر ہور اے لشکرِ سجہ ' سجدہ بازو تھونک ہور
 بادل ہو کر کرم مردکوں رح ہورح یو بات فکو ہور
 جتنا سکے کا اے اے لشکرِ درست کر جس لہوے تے اڑائی نائے
 اُس لہوے کون بھرتا کسوں جائے لہوے تے دو ملک یو راج آیا
 لہوے تے یو بعت دو تاج آیا لہوے تے سایہ
 خدا خلیفہ خدا کہرائے لہوے تے اس مراد کوں ائے
 بادشاہان کوں لہوے بغیر واضح نہیں ، آخر ہیں لہوے
 بغیر واضح نہیں جیسی فکر حتمی عقل آے ہات تے لہوے نا
 ستما جائے آدمی جس مار دھیان رکھتا ہے تو کچھ ہی
 ہوتا ہے خالی نہیں حا تا خدا کی ہر گاہ نا ایسی کفر ہے
 نا امید ہونا خدا کوں نہیں بھاتا ایا اگر کوئی بادشاہ اپنا
 ملک چھوڑ ضرور کوں ہور ایک بادشاہ کے ملک میں
 حارے کا تو کیا اپنے ملک کی جیسی خوشی پاوے گا ،
 حور نہ ہارے کا بادشاہی چھوڑنا حور دل آوے کی ناہ اس میں
 کیا ہے سوا کچھ نہیں رہے نہیں جو کوئی بادشاہ ہے اسے
 ضرور ہے جو اپنی طاقت کی فکر کرے ، فرصت کا وقت
 غلبہت کر جاں تدبیر ہر من دھرے بادشاہان کی
 یکیلی نہیں ذات ، عالم عالم اچھتا بادشاہ کے سلگھات
 بادشاہان کوں بہت اچات خوب نہیں ، بادشاہان کوں بھرات
 خوب نہیں مثلاً ہے دکان میں ، اگر کوئی سجدہ میں ، لوہ کالوہ

انوکے اصحاب پڑے۔ ان کا ذات مبارک شہید ہوا، تو دین کا
 دولت مزید ہوا۔ کفر کو اسلام کئے، خدا فرمایا تھا
 سو کام کئے۔ یو مصلحت یو حفا کسے بھائی، بیٹھے بیٹھے
 ولایت آتی تو انوکوں آتی۔ وو تھامی، دور خدا جیسا
 حامی۔ ایسا اچھگر ایتے دکھہ میں پڑے، لہوالے کر
 میدان میں کھڑے۔ کافراں کے خوں ہوئے تو کافراں
 زبوں ہوئے۔ خراج ٹٹے، دین قہول کئے۔ یو فتح تو
 ہوئی تھی حوالہ پر فطر نہ تھی ہلاور لوگاں پر نظر
 تھی، انوکے تھے انوکوں اول آخر کی سب خبر تھی۔
 اول یاراں تھے تھوڑے، دھتے دھتے بہوت جوڑے۔ تربیت
 دور تہبیر کے صاحب نہ، شہشیر دور تدبیر کے صاحب
 تھے۔ قول و قرار تھا، وعدہ استوار تھا۔ بات میں
 حطا نہ تھا، یک سات تے دوسری کوئی کتا نہ تھا۔
 اتال بھی اگر کس میں پاک نیت دور دھت ہے، تو
 انونچ کے فرزنداں انونچ کی امت ہے۔ اتال کیا خدا
 جہا ہے، اتال بھی و ہیچ خدا ہے۔ اتال بھی بھوتال
 نے تھوڑیاں تے بہت کچھ ملائے ہیں، دھت کئے ہیں
 میدان میں آے ہیں، مصلحت دیکھے ہیں، اپنی مراد
 پائے ہیں۔ گنج کیا بے رنج ملتا ہے، رنج دیکھتے ہیں
 تو گنج ملتا ہے۔ خدا پر توکل کرنا، دل پر خوشی
 دھرنا، دھت کوں فا بسو نا۔ کواگ صبا اٹھ چاروں
 طرف کا غم کھانا، دنیا کو دیس یہاں غم کھانا کیا مانا۔

'و کوٹ ہے' جس کوٹ میں رہیا جائے سو 'و کوٹ
 ہے 'و کوٹ ہوئے تو و کوٹ سہارے 'و کوٹ نہیں تو و و
 کوٹ کھا کام آوے کوٹ کوں ۛور ماں کوں لہوا
 سلہہا لقا ہے جیسی ہلا اسی وسی ہلا کوں لہوا تالتا
 ہے اورے تے لوگاں ترتے ۛہیں' تو آکر یکس کی طاقت
 کرتے ۛہیں۔ لہوا غازی جن نے لہوا ہات پکڑ یا اس
 کی قائم بیش بازی خدا کا رسول خدا کا قبول مقبول
 اسے یوں بھایا ہے اُن نے بھی یوں فرمایا ہے 'و
 حدیث آیا ہے اس میں کچھ نہیں شک ہے کہ
 رزقی تحت ظل رمعی یعنی میرا رزق میرے نیلے کی
 چھائوں تل ہے' جو کوئی مرداں ۛہیں ان کوں بول
 ہے مرد نے روٹی لہوے کے زور سوں کھانا' چار
 مرداں میں اس کوں مرد کھانا اپنے ناٹوں کا علم
 اُچانا جو عالم میں یو بات ہوگی ناں' جو کوئی
 ملے سو کہہ شاہاں شاہاں جوں حصرت کتے یک
 ۛیس یکس کے گھر گئے تھے مہاں وہاں لہوا نہیں
 دیکھے تو نہیں اس کے گھر میں ہر گھر کھا گئے کہاں کہ
 میرے دل میں غلا کافیت نہیں' خدا کی رضا کا نیست
 نہیں۔ مرتضیٰ کوں ذوالفقار آیا تو مرتضیٰ اس جاکا کوں
 الپڑے' تو سب ان کے زیر ہوئے تو سب ان کے
 ہاتھ تلے سلپڑے لہوے کا مراتب بہت بڑا ہے
 لہوا امرہں پر کھڑا ہے پیغمبر کہ خدا کے رسول تھے انو اپنے لڑے

سریا پائی ہو رہا تھا، تو ویچہ ہوا بندھی خانہ۔
 پچھیں کام ہوتا سخت، قول منگنے کا آقا وقت۔ کسی
 کا نہیں سنیا کہا، کہہ دو نکل جانے تے بھی رہیا۔
 دھن کے لوگ آتے، بند پکڑ کر لے جاتے۔ وہ عادی
 ووشہ مساری، توبہ الہی یوڑی حواری۔ اس واقع (ن)
 سوں جو کوئی حینے کی ہوس کرتا ہے، اس حیونے پر
 یو مرنا ہزار جا کا شرف دھرتا ہے۔ لوگ
 لڑکر سریا بولیں گے، مود تھا، شاباش خوب کریا بولیں
 گے۔ اگر دل میں ہے مودی کا ہوس، تو مود کون دنیا
 میں فاؤنچ مس۔ پادشاہی کا کیا سواہ عادی ہو یکس
 کے بند میں دانا، جاں پادشاہی کا رچ ہے وہاں یو کیا
 مانا۔ خدا ایسا وقت کسی پر نا لیا وے، مرد کون ہار
 پر نظر کرنا ضرور ہے جو کام عزت پر نا آوے۔
 مرداں کون یو جائے مسک ہے اس میں کیا شک ہے۔
 و تو سب ہوا اتال یو کہنا، بو فکر کیا سو قائم کیوں
 کر رہنا۔ توں تو حویں پکڑ رہیا ہے تن، یو بھی
 مائی کا کوت ہے کواک کرے گا جتن۔ عشق نے
 بھوتاں کے ایسے کوت لیا ہے، لیا سو اچھوں کسے پھرا
 نہیں دیا ہے۔ توں عقل پادشاہ ہو اس کوت پر
 بھروسا کیا ہے، کیا مست ہے اپے کیاں کا شراب
 پیا ہے، کوت سو دلاں کا چلتا کوت، جس کوت پر
 دھن نہ کر سی چوت۔ جس کوت کون کوت کہیا جائے سو

کون سنبھالنے تو اچھلا، یو آگ گھر کی ہلا کون چالنے نو
 اچھلا۔ جیوں تیبوں ہلاوراں کون حما کرنا ضرور ہے
 بہادران کون حما کرنا ضرور ہے۔ بادشاہ وو خوب جو
 لشکری کون خوب کرنا ہے، خوب لشکری کون معرب کرنا ہے۔
 مانک سوتی انو برتے وارے، یو غازی سرداں جیو دین
 دارے۔ اگر کوئی ملکتا کسی کا چچو لہوے جیو کون جیو
 نہیں تو جیو کے بدل پیکا تو بھی دیوے۔ پیکا ہات تے
 نہیں دیا حاتا جیو کسی کا کیوں لیا حاتا۔ جیو، لیلے
 کا بہت دل، ہور پیکا دینا ایسا مشکل۔ اگر تون ملکتا
 ہے کہ خلق بچے ملکے تو تون پیکاں کون نکو منگ،
 ہو تو پیکاں کون ملکتا تو تمج سہن ہرگز فارہسی رنگ،
 کام۔ سب ہوے کا بہلگ۔ بادشاہان کون لشکر پیچہ ہوا سال
 جس بادشاہ کے خزانے میں یو سال، وو بادشاہ دائم
 خوش حال اس بادشاہ کون دائم فتح جائے ترور خاطر
 قرار۔ زیاستی کام تمج کر لشکر اپنا سمج کر لشکر کے دل
 سون دل ساندنا، پھتریان کا کوت کیا کام آتا خوب
 دلاں کا کوت ہاندنا۔ جس بادشاہ کون خوب دلاں کا
 کوت نہیں، اس بادشاہ کون اوٹ نہیں۔ پھتریان کا کوت
 کھڑی میں اور حاتا، اس کے آسے کون آتا ہمار کوئی چھڑا
 ہارا اچھے تو ہو دیس کوت میں جانا، نہیں چپ کوت میں
 حاتا کیا مانا، بہت دل میں فکر ایسی نالیا نا لشکر
 میں سو کوت، جانوہات میں ہاند کر دئے موت ہو

یو دونو کئے تو مشکل ہے پھر آنا ہات - عقل دیا ہے
 خدا نے اگسی کوں بڑا نگ ، پادشاہاں کوں تدبیر کرنا واجب
 ہے ولایت ہاتھ میں ہے الگ - عشق کے انگھے عقل کوں
 کیتا کہاں ، وہیچ قصا کہ ہتی کوں کل چڑی ضمان - عشق
 کوں کوں پتیا یا ہے بھوتیاں کوں لوٹیا بھوتیاں کوں ننگیا
 ہے - دنیا تہاشے کی تھار ہے ، وہی بھلا جو اپنے تھار
 ہشیار ہے - لوگاں اتال بہت پھسلا کھانے ملے ہیں آرا سوا
 ولے وقت کوں کام آن ہارا ہے سو اپنا خدا ، اپنی عقل
 اپنی ہمت اپنا لہوا - یو مصحف کی آیت ہے سن ، سمع
 ہوو دل میں رکھہ حتی ، کم من فیئۃ قلیۃ غلبت فیتۃ کثیرۃ -
 یعنی کوئی مرد ہیں جیہو کوں عزت پروارے ہیں ، تیوڑیاں
 نے بھوتیاں کوں مارے ہیں - کیا کروں بولیا دل ہوا داغ
 کہ کئے ہیں وما علی الرسول الا البلاغ - یعنی صاحب کا یر کام
 ہے جو بولے راسک راس ، پیلار اس پر عمل کرنا ہے سنان
 ہارے پاس - اتا لیچتے اپس کوں سنبھال رکھہ ، خوب لوگاں
 ملانے پر خیال رکھہ - خوب لوگاں ایکچ بار ملیں گے ،
 چمتے چنتے کتیک دیساں کوں دو چار ہزار ملیں گے -
 اکر فتح ہے تو بھی دشمن کوں مرن پرتے ڈالے کوں کوئی
 ہونا نیچ ، واکر خدا نما کرے شکست ہوئی تو بھی - لمبھالتے کوں
 کوئی ہونا نیچ - اگریک جاگا ہوو ہارتا ، تو دسری جاگا جاکر (ن) لہو و سارتا -
 اکر دشمن کی فتح ہوو شکست تے دل درہم نہیں ، تو
 کیا اپنے گھر کا بی غم نہیں - اپس کوں ہوو اپنے ملک

تھام لکھا وہاں کام ہوا حیو اس کام پر دھڑے ،
 فرصت ہے لگن کچھ کرے ۔ عشق بادشاہ بہت مست بہت
 زار مست ۔ مسک کون پڑیا کراچہنا عقل کا کام نہیں ، پھر یا تو اس
 اس پر رہا کر لچہلا عقل کا کام نہیں پھر یا تو اس
 منا کرنے ہارا کون ہے ، بڑے کون نہلا کون ہارا کون ہے ۔
 دنیا ہے ترما کچھ فکر کرنا ۔ ہر کوئی بہت کر بادشاہاں
 پاس آتا ، بادشاہ نیاس کر کدھر حاکم ایک وقت ٹوٹیا تو
 حورنا کون ، پادشاہ نہاٹیا تو چورنا کون ۔ غلیم لگن
 کیا کام حاکم اپیلچ لوگاں تو دشمن ہواتے ۔ لوگتے نلکاتے
 ہاراں ہرار بلایاں لیتاتے اول اپنے لوگاں مع تے ترنا ،
 پچھیں دشمن کی فکر کرنا کون بادشاہ سال دشمن حور
 بہت کر سلامت کیا ، حور نکلایا تھا تیوں اسات کما ۔
 البتہ نلکاتے ہیں ، یاسٹلس ہو کر کیا یا نکر لیاٹے ہیں ۔
 بادشاہاں کون حتی حوشی انلاح شکہ ہی ہے ، جتا
 نیک اقلام بد بھی ہے ۔ بادشاہ تو لکیم جو لشکر کھوڑے ہتی
 ہے ، سب نہاٹے پچھیں کیا بادشاہاں کی عرت رعسی ہے ۔
 مالی حیتا حیتا ہے ، ولے حیاڑ پڑتے اکیرے پچھیں کیا
 پلنتا ہے شیشہ پھوٹے پچھیں حورنا نہیں پرکٹھوے پچھیں
 جلاور ارتنا نہیں ۔ ہو باب دانہی کامعا اس بات کون فاستا
 کون ، اسہاں گت پڑیا پچھیں تھا متا کون ۔ حور کی
 دل ٹوٹے تو یکانک ہاندھی جاتی ہے ، ولایت کئے پچھیں
 بھی ہات اس ہے ۔ جیوں کہاں کا تیر حور ولے سو باب

کرے، 'نر جوت اچھے وہ بھی جوت دھرے - تو رکش
 کدھی کا عالم (ن) دواچھے ہیں کہ الذاس علی دین ملو کہم
 بادشاہاں ترے ترکش بنداں ترکش بنداں کوں اینوں
 بات دکیلا نا، اینو ترکش بندی پر ایانا - اینو دینا
 پنہاں تو ترکش بند کا دل قوت پکڑتا ہے، تو ترکش بند
 اڑتا ہے، 'مہت یاری دیتی ہے آگ میں پڑتا ہے - جو
 پادشاہانچ یوروش چھوڑے، تو کدھرتے ترکش بندی
 کریں گے فگورے - جو کام پادشاہاں کوں بھاتا ہے، عالم سب
 اسیچ کام پر آتا ہے - جو کوئی جو کام کرتا ہے سو
 پادشاہاں کوں رحبانے خاطر کرتا ہے، پادشاہاں کوں
 خواہ آئے خاطر کرتا ہے، اپنی مراہ پانے خاطر کرتا ہے -
 پادشاہاں مطہر اعظم ہے، خدا سب کچھہ دیا ہے کہا کم ہے -
 جس کام پر قصہ دھرتا ہے و و کام کرتا ہے کہ یاں
 جسے خدا دیا اے گوی نہیں لیا احارے، عربی میں کہے ہیں کہ
 العاقل تکفیه الاشارة - اس بات میں کہی وہی مہارت
 تو د کہنی میں بھی بولے ہیں کہ تَو کون تو منی
 تیزی کوں اشارت - حن نے خوب فکر کیا اس کام
 ہوا خوب، کہاوت ہے طالب را مطلوب - یوں کچھہ ہوے
 تو پادشاہی کا سودا ہے، اپنا حکم اپنی دواہی کا
 سودا ہے - حن نے یوں کیا اُس کا نام ہوا، 'جان عسقی

تدبیر نا پہنچے تو ار کر لینا جھگر کر لینا - سال میں تک
 کر زمین تو بھی فکر کرنا جو ہات آوے کچھ بھی لینا
 قاتل خالی تہ جاوے - جس نے چار لہلیاں کون سے پتار و
 بڑا ہوا ' چار زبیاں میں انی بھی کھڑا ہوا - بڑے ہوئے
 ہیں سو سے کرتے کرتے ہوئے ہیں ' ہمت دھرتے دھرتے
 ہوئے ہیں - گڑگڑتے لینا ملک لینا ایک کا ملک ایک کون
 دینا نو بادشاہانچہ کا کام ہے ' اس خوشی کی لذت دسریاں
 پر حرام ہے - کون انسان اس خوشی پر ہے ' کسے یو خوشی
 میسر ہے - خوب عورت خوب کھانا ' خوب لہرا خوب کھوڑا '
 یو سب کسے میسر ہے تھوڑا تھوڑا - بادشاہان نے اپنی
 خوشی نا پسنا اپنی خوشی کی کچھ فکر کرنا - نو
 پدساہ ' تو عالم نفاہ ' نو ظالانہ تو صاحب پداہ - بادشاہان
 سب تے بڑے سب تے معتبر ان کی خوشی ہو رہی ہے -
 کی خوشی کیوں ہوئی برابر پادشاہان قیر ترکش کہاں
 اپنا سر اپنے سنگمات لے کر جمع ہو کر ' - سب کون
 دلاسا دے کر ' مہابت سون مہابت سون - جنوں ترکش
 بندی کا قاعدہ ہے جس بات میں ترکش بلداں کون فائدہ
 ہے خوب لہائش - سون ' خوب اراکش - سون بہارا نا بہار آئے تو
 خائف نہ ہونا ہمایار نا - اپنی مرہی کا لگیار اپنے دکھلا '
 اپنے لسكر کون دکھلا نا - دسریاں کون دکھلا نا مس آوے
 ترکش بندی کا ہوس آوے ترکش بلداں ترکش بلداں

ایسے کاماں ہوئے دحل، انومیں کیا مائی اچھے کی عقل - جوہر دار
لوگاں ہات تے حاتے ہیں تو وقت پر کیا کتکر پھتر کام آتے
ہیں - خوب لوگاں حائیں گے، پچھوئیں کیا مرے کام آئیں گے -
خوب لوگاں تے ملتا ہے ماہک ہور مال، خوب لوگاں رکھتے
ہیں ملک کون منبھال - حسے توں کچھہ مستمب سوں دیا،
اسے توں اپنا لیا - مٹھور ہے کہ حدھر ہندقی دوتی،
اودھر سب کئی - حسے توں اپنا کیا وجہ تیرا، ہر
کسی کون نکو حال کہ یو وقت پر ہے میرا - عاقل آنگیتچ
حازتا، ناداس پچھوئیں تے پہچانتا - اپنیاں کون اپنے کرنا،
اپنیاں تے مال دریغ نا دھربا - اپنے سو اپنے، پرائے سو
پرائے، پرایاں کون اپنیا میں کیوں لیا یا جائے - اپنیاں
میں بہت تواضع بہت تعظیم، بوسے سو نوے قدیم سو
قدیم - کہیچ ہیں کہ اول حویش بعد از درویش - اتال سب
حوصہ دستے ولے سن رے حیوا، گھر کون دیوا تو مسجد کون
دیوا - یو و وقصہ کہ چار دلائی چوہہ اٹے سڈو گھر کی ریت،
بیار کے آکر کیا کئے گھر کے گائیں گیم - آشنا کون جاندا بیگانے
کون پچھاندا - دنیا میں اپنا یت خوب ہے، اپنا یت غایت خوب
ہے - مال ملانے منگتا تو مال ملائیاں کون منگ، دلیر لوگ ماتے
ہتیاں کون منگ، خدا ہور رسول کے بہائیاں کون منگ، ریجھتے
ہور ریجھائیاں کون منگ - کچھہ مشکل پڑے بغیر
خوب لوگاں پچھانے نہیں جاتے، وقت پر سب کوئی کام
نہیں آتے - پادشاہ نے ہریک ملک تدبیر میں پڑ کر لینا،

ہوئے ولے خوب اچھلا، بہت کام کے دلاور اربوب اچھلا
 حو ایک ہزاراں پر اٹھے، ایسے لوگاں ملے تو دشمن کا مد
 تھے، دشمن کا لشکر بیٹے بہوتاں میں قبورے ہرے دل
 حاتے تیوریاں میں بہت ہرے کام نہیں آتے، بہوب در
 وقت لٹاے بچھیں تیوریاں میں بہو تپتہ قبورے ہوتے
 کام مشکل ہوتا ہات کی دورے ہوتے حو کوئی ہمت کے
 میدان میں رہے کھڑا اس کے آنگے خداح نرا
 خدا ہو ہلکا کون ہماری ہمت آزماتا ہے، خدا کون
 ہو ہمتکا بہت کام ہوتا ہے ہر ایک کام الہی
 سلہبہا لٹا آتا ہے نہیں ہو کھا ہلکا تے سلہبہا لٹا جاتا ہے
 اگر وجہ ہے سلہبہا لٹا آتا، تو مرداں کون ہمت بےبر
 کیا چارا اگر ہمیں دہن ہو ہمت کو نہیں دھسے، تو
 ہلکا یو نریا ہے لکھ خدا دھسے - وو بہتہا ہے آزمائے
 ہور ہلکا میں آیتے ہاتے ہواں بن صعب سرہ دھیں
 بہت کوئی ہرے درد ہیں کسی کی ہمت کون نہاں تھالوں
 ناہ ہونا اپلی تعریف اچھ کرنا راحب ہو دراصل
 ماحری کی فحالی ہے، قوت کچھ، اور ہے قوت کی کچھ
 ہور مالی شالی ہے - راجوگان صورت کی حکایتاں ہیں، آخر
 ہر واجہ کام ارے کا ہاتی باداں دھیں - حدہر چلتا، اودہر اول
 پانوں آتھتہ آخر لہو مع پر قال تھتہ لوگاں خوب جوہر دہر لوگاں
 کون ہسرتے، ہسرتے ہور کلکرتے سو حہار (ن) کرتے - حلوں میں

تے کچھ مختصر کام لینا، نہنئے آدمی کے ہاں برا کام
 نا دینا۔ آدمی کی ذات سے حیوں تھوں کام چلاتا ہے،
 ولے کام کے وقت حاں کام پڑتا ہے وہاں دغا کھاتا
 ہے، گھا برا ہوتا ہے، گنوا تا حاتا ہے۔ تقوا
 فرار نہیں اچھتا، ہم نکل حانی دل یک تھار نہیں
 اچھتا۔ دیکھا دیکھی تقلید کام سرانجام کوں انپڑنا
 مشکل، ننگ نام کوں اپڑنا مشکل۔ کام نا نام، اذتوری
 سکھیا سو کام۔ آدمی ہی بات کرتا ہے، ہر ایک کام
 کوں سورات کرتا ہے۔ پاچ ہور کاج دونو ہرے ہیں، ولے
 دانس منداں بہاں فرں کرے ہیں۔ کاج میں کیا پاچ
 کا چھاک چھلکے گا کنکے میں موتی کا تھلک تھلکے گا۔
 گرچہ ہم رنگ ہیں کڈکا ہور موتی، ولے موتی کی حوت
 کنکے میں نہیں ہوتی۔ پاتی سب اکیچہ حنس ہے سب
 حا کا بہتا بارا، پئی تو معلوم ہوتا ہے کئیں میتھا
 کئیں کھارا۔

۱ قصہ اگر تعہیں کچھ زور اچھیکا تو عشق
 تعہ سوں صلح پر ہوے گا راضی، وگر زور تعہ میں
 نا اچسی تو عشق البتہ تعہ پر کرے گا دسب درازی،
 ہسپار ہو تو کچھ کا کچھ ہوے گا انا لیچہ تے کر کچھ
 کار سازی۔ جاں تے دشمن نے مطلق زبوں پایا، پتچھیں
 دگدایا۔ دسرا اگر دشمن ہوا تو سہل ہے، ولے اپنا
 دشمن اپی ہونا بہت جہل ہے۔ لوگاں تھورے ہوے تو

یو د ائم جئے سولوگاں یو کاماں کئے سولوگاں اُنو
 کون ذہا حالتا خلق خدا حالتا، لہیں تو چپ کسی کوئی
 کیوں مانا لیتے دیتے انوکوں خوب نہیں کہتے یہاں
 دئے لئے معیر بندے ہو رہتے مشقت ہو رہت تے ہونا
 نام، یونام بہت برا کچھ ہے کام، اول نام آخر نام
 سب کوں نام سونچہ ہے کام خدا بھی نامیچہ دھرتا
 ہے عالم بھی اس نامیچہ سوں کام کرتا ہے ح نے
 جو کچھہ دایا سو بہت ہو رہتہ سر سوں دایا، دولت
 کوئی مل کے پیٹ مس تے نہیں لیا یا برا ہوتے ملکتا
 ہے تو بڑے لوگاں کوں پیدا کر، بڑے لوگاں تے کیا ہوے
 گا گہرے لوگاں کوں پیدا کر بڑے لوگاں کی بڑی فکر
 بڑی دھانوں بڑے لوگاں کی عقل اس حد لگی دوری حان
 تک خدا کا نالوں نھلے لوگاں کے ہاں تے کیوں ہووے
 گا برا کام توں عقل پادشاہ یو تھے بہتر ہے فم تھی
 روش ہے تمام یونولاں لوگاں رکھے ہس چن چن سکلائی
 بد دھلیہر تلک گھر گھٹ کے دور ناری لگی بگولا ہرار
 پر دھرے گا تو کیا پوری کا کام کرے گا حمتا تیر
 ہوئے سوئی تو کیا شمشیر کے برا بر ہوئی ملی کوں
 باگ کا کس آئے گا، لاند کا چیتے کے چھانپ نہاے گا
 کھلا ہتی کے کام سارے گا سیاہ گوش شرے کے ابھالے
 سارے گا بڑے ادسی کوں برا کام فرمانا نھلے ادسی کا
 کام گھر میں آنا جانا بھرے لالالے حانا نولے ادسی

توں صاحب سپاہ، نصے واحد ہے چن چن کر حوب لوگار
 ملانا، انک حاکا نہیں، دل پہنبا نو بک حاکا دھندا اچانا۔
 دسہن تے مکہہ نا مورنا، ایوا ہاب کا نا چھورنا۔ لہوے
 تیچ نادشاہی آئی، انگے دئی ایواج کرے کا رہنہائی۔ لہوے
 کون دے ست، پچھیں کیوں سر نی حیت۔ دل گھت
 اچہنا، مرد کون ہوے کا چت اچہنا۔ یکھادے وق
 خدا نا کرے اگر راحت آئے، پچھیں تو لہوے سو نچہ
 کام آپڑے۔ لہوے کون رور اچھے کا توراحت چلے گی،
 نہیں توراحت کیرے ناوہسی آحر تلے گی۔ اگر راحوتیچہ
 تے نادشاہی آئی تو سب کوئی کرنا، کوئی نا گزرتا۔
 لہوے کے سر سہرا، لہوے تی عزت نیرا۔ حیکچہ دلایے سودلا،
 دلاور لوگ ملا۔ پاد شاہاں کون نہانے کا نین پہنبا بل،
 چھور تا کون دھر حائیں گے نکل، بہاں تو واحد ہے
 کچھہ کرنا عقل۔ پاد شاہاں کا کام دل حورنا ہے دل
 سوں پردل تورنا ہے۔ یو دو د بس کی دنیا کوئی
 دیکھبا کوئی سنیا یاں کچھ کرنا ہے، اگر ہزار برس حیوے
 تو بی آخر مرنا ہے، دنیا میں آنا ہے ناؤں چھور حانا ہے۔
 انگے کے لوگاں آنہارے، ناؤنچہ پوچھتے آتے، مرد کے قانون
 تیچ مرد کون پاتے، ترا کر حاتے اعتقاد لیاٹے۔ مرد
 اپنے دانوں پر بہوت گرم اچہنا نہ سرد، فارسی میں بھی
 کتے تھیں کہ نام مرد بہار مرد۔ ایسے زودہ د لان کون
 سوے نہیں کتے ہیں، حراب ہوئے نہیں کتے ہیں۔

ایسا لشکر سج کر 'کیا ہوا' جو پانچہ لاک خورے 'کام کے لوگ بہت تھوڑے کام کے لوگ کنا بات میں تھے ہیں کام کے لوگ کیا بازار میں کپڑے ہنس کام کا آدمی ہزار میں ڈھونڈتے تو ایک ملتا 'اصل یک تڑے پانچ پر ہلتا' ولے عزت بہت ملگتا 'حرمست بہت ملگتا' جو اہل ہے اس کے انگے یو کہا نا پینا سہل ہے پہلے لوگ کی یو چہ ہے گت 'فارسی میں کتے' اول عرت دویم نعمت اصیل مہر و مصبت کا بھوکا اصیل شفقت دور سروت کا بھوکا جو بادشاہ اصیلان کون ملگتا اُسے کچھہ حقا نہیں 'کہ بولے ہیں اصل تے کچھہ خطا نہیں' کم ذات تے وفا نہیں کام تڑے بعد کس کا ذات نس نہیں آتا 'بھلا ہور ترا اصیل ہور کم ذات نس نہیں انا سبب بڑیاں باتیں کرتے 'یک باب کون سو حکایتاں کرتے جس ادسی میں بہت اچھے کا گیاں 'اُسیچ میں کچھہ ہے پہلے ہرے کی پچھان ادسی بہت تڑا گوہر اس گوہر کون ترکنا ہر کسی کا کام نس ہر کسی میں یو دور نیلی یو نازک فام نہیں یو خدا کا دینا ہے یاں کیا زوراں سوں لینا ہے اصیل کی بلا دور اصیل تے صاحب شرم حضورؐ اصیل لوگ بادشاہاں کون بہت ہنس ضرور 'اصیل' پیکل ہر نظر نس کرتا اصیل اپنی شرم کون مروتا 'اپنے نیم دھرم کون مروتا جو کچھہ ہوتا خدا کا بہاتا' ترا وقت کیا 'بوجھلا کر آتا' تون عقل بادشاہ'

اپنی سوراہ دھرتا ، کچھ احرب کی فکر نیں
 کرتا - وو اندالانہ کی تہار ہے ، بہاں تے وہاں
 خانے کیا نار ہے - بو بات ہے حہوں لوگاں آتے ہیں
 تیوں چل حاتے نہیں ، حیسا یہاں کرتے ہیں ، ویسا وہاں
 پاتے ہیں - یہاں اچھکریچ اپنا گھرواں بندہ ہانا
 ہے ، ایک دیس نعتقی یہاں تے واں دانا ہے - ہہیں
 یہاں آے ہیں وہاں کے کچھ کام کرے حاطر ، ناں
 اچھ کر وہاں کے کام نام کرے حاطر - حنے بوفام کیا ،
 اُنے کچھ کام کیا - عامل پر ایتنا سہجہ کر کچھ نا کرنے
 تھے بہت کچھ لازم آیا ہے ، یا حائل ہے یا سیطان
 بات ماریا ہے ، یا دیوانہ ہے یا حضرت پر ایہاں نہیں
 لیا یا ہے - نیں تو کیا معنی دھرتا ہے اتنا عقل دھرے ،
 سہجے ہور نہ کرے - حو کوئی عین حاکا پر دغا کھائے ،
 حیتا عقل اچھے تو بھی اُسے عاقل کہیا نہ حائے - اگر
 تحہ میں کچھ پہچاں ہے ، تو نیرا نفسیچ تیرا سیطان
 ہے - سینے میں سیطان ، کیوں آوے یاں وحماں - اگر
 انساں ہے تو اُپس کوں ہور اپنے شیطاں کوں پہچا نے ،
 یو دسہں اسے دوس کر نہ خانے -

القہہ زور آور سوں لگیا ہے کام ، اتال یہاں بہت
 ہونا عقل بہت ہونا فام - زور آور کوں زور سوں نا ہنکارنا ،
 زور آور کوں ہنر سوں مارنا - اتالیچہ تے کچھ سہجہ کر

ہوئے تھے سو اور گا کون کفر میں لیا یا تو اس وقت موسیٰ
 نے سامری کوں بد دعا کیا، خدا کوں حوش لہیں لگیا
 خدا نے موسیٰ کوں ملا کیا کہ وہ سبھی ہے اُسے
 بد دعاں تکو کر اُس بد دعا کرنے اگر چہ ان خطا کیا
 ہوں اُسے خطا تکو کر در کر یہاں تے معلوم ہوتا ہے
 کہ سبھی پر کسی کی بد دعا چلسی نا سبھی دشمن
 کے ہلاے ہلسی نا، سبھی سخاوت کے درنا میں ہے
 کسی کی آگ۔ ہوں ہلسی نا سب میں بڑی عبادت۔ و
 سخاوت ہے، جس میں سخاوت ہے اُسیع میں شجاعت ہے
 سخاوت نا اچھو اگر کوئی شجاعت کی بات کرے
 تو غلط حاننا ہے، شجاعت سخاوت۔ ہوں چھو نا ہے شوم
 کون سخاوت کا لذت معلوم نہیں اچھتا۔ سباع ہر کر
 شوم ہیں اچھتا شجاع جو پرنیں نظر کرتا سوزر
 پر کیا نظر کرے گا شجاع اپنے نالوں کا عاشق ہے
 وہ سہم و زر کیا کرے گا دنیا مہمان ہے کیا قہش
 سیم ہور زر یوسیم ہور زر صدقہ ہے ایک تل کی
 حوشی پر۔ اپنے گئے پیچھے پیکا جائے گا ولے ناؤں
 حاشی نا، نالوں کام اوے کا بیکا کام اسی نا سخاوت
 بہت بڑی نعت ہے کر حان، سخاوت ہر دو جہان کا
 پشتی۔ ہوان، سخاوت میں دین سخاوت میں دنیا
 سخاوت میں ایہاں اس دنیا میں دو دیس خاطر

عیسٰی لینا ہے۔ لوگاں کتے عیسٰی دبتے ہیں، دیسے میں لیتے
 ہیں۔ دنیا دو دیس کی کچھہ دینا لبناح کام آوے گا، کسی
 کوں کچھہ دیاج کام آوے گا۔ حدیث سی یوں آئی ہے کہ
 "السعی حبیب اللہ ولوکاں داسقا و بحیل عدوالہ ولوکاں راہدا"
 یعنی سعی اگر فاسق ہے تو بھی خدا کا اُس پر پیار ہے، ہور
 بحیل اگر عاند ہے تو بھی اُس تے بیرار ہے۔ حہار کوں
 پھل ہونا پھول کوں داس، حس حہار کوں پھول نہ پھل اُس
 حہار کی کسے کیا آس۔ وو حہار اپیچ نراس، کوں آوے گا
 اُس حہار پاس۔ وو جہار کسے نہیں دھاتا سو کیا نو جلا نے
 کام آتا، آگ لانے کام۔ اتا۔ جس ہات میں سعادت نہیں
 سو بات ہے، نہ وو ہاب ہے۔ حس دل میں ہمت نہیں
 سر گل ہے نہ وو دل ہے۔ جس نظر میں اثر نہیں سو
 پھتر ہے، نہ وو نظر ہے۔ فلانے کی دلانے پر نظر ہوئی
 کتے وو نظر کار ہے، ہر کسی اُس نظر کی حبر کاں
 ہے۔ دل کوں دیریا کتے ہور فطرہ حبش نہیں کھاتا،
 ہات کوں نادل کتے ہور بند بہار نیں آتا۔ بات
 کوں موتی کتے ہور کوری کا کام نہیں کرتی، وھیچہ
 مات موتی جو موتی کا قیمت دھرتی۔ کسے کچھہ دینا
 کتے سوال مات بیچ دینا ہے، اُس بات بیچ میں مانک
 موتی لینا ہے۔ حس مات بیچ میں دیریا ہے، اُس میں سب
 دھریا ہے۔ سامری نے موسیٰ کا دیں پھرایا، مسلمان

وویوں چلنا حوالہ لپی صاحبی ہر کوئی ہوں نا دھرے صاحب جو
 صاحبی کرنی نا جائے تو نگر کیا کرے - صاحب نے نگر کا دل
 ہاتھ لیا ہے ، ہوں ہوں نگر لی دسے تیریں تہوں کچھ
 دینا ہے تا نگر کچھ اُس پکڑے ، ہر یک کام کا ہوس پکڑے
 نعرے کچھ کام ہو آوے صاحب کا ہی نام ہو اوے - ہو اتنے
 پر بھی نگر نگرائی پر نا کرے قرار ، تو ایسے نگر کوں حل
 دانی نا ملے ولی گردن مار -

القہ عشق پادشاہ سوں صلح صلاح کئے ہیں کر ہی غم
 نا اچھا ، ہر چند بھاگ بھروسا کئے ہیں کر بے غم نا اچھا
 اپے اپلی حاکم نا اچھا بہت ہشیار اچھا درہم نا اچھا
 تیرے پاس ہی صبر و شکم طاقت و قرار آرام راحت نشاط
 آسودگی فراغت اسائش خوں دلی خوشی خورسی عیش عشرت
 بہت شادمانی بے غمی بہت خوب وزیراں ہیں صلح بہت
 صاحب دانش صاحب رائے صاحب شہیر صاحب تدبیراں ہیں -
 اینو کا دل ہل لے ، اینو کی سوں کی بت لے - اینو سوں ہوں
 قرار اچھ ، ایلو کوں یک وقت کر کہ تاراچھ ، حوتیرے دل میں
 ہے اُس پر اُس کوں اختیار کر اچھ - عشق پادشاہ بہت ہے
 ور زور ، تیرا عالم کچھ ہو - ہوتا ہے تقدیر کا کرنا ولے رد
 تدبیر نا سرنا - حیتے دنیا میں آگے ، انو میں دو حلیوں نے
 حیفی کھائے حلیے جان کر غلات میں پڑیا کچھ نس کیا ،
 حلیے اچھ کر نہیں کھایا کسے کچھ نہیں دیا یو دینا ہے سو

کیا منگتا، صاحب کا طفر، صاحب کا فتح ہوئے تو مراد کوں
 انپڑے نفر - حتی فکر صاحب کوں ہے اُس تے زیاس بکر
 نفر کوں اچھنا، ایسا نفر گھر کی نگہ داستی کرنے کوں اچھنا -
 گھر کی خاطر صاحب کوں غم کیا مانا، گھر کے دھندے دہل
 صاحب پرگم کیا مانا - صاحب کوں فکر کچھہ بھار کی دے
 کام کوں اچھنا ہے، صاحب کوں فکر کچھہ زیاستی مال ملک
 فنگ و نام کوں اچھنا ہے - صاحب کوں جو گھر کے دھندے
 کی ذکر، پچھیں فنگ نام کی کوں کرنا فکر - صاحب اپے
 آسودہ اچھنے نفر کوں ملانا، صاحبیچ دھندے میں پڑیا تو
 نفر کیا کام آتا - پہکت کہاتا، نہیں سو تعدادے لیاتا - ایسے
 نفر پیگے ستر - عیاری نفر اسے نفر بغیر سرنگا، ایسے نفر نہیں اچھیا
 تو بلا کے کوئی کما کریگا - ایسے نفر کوں چلے میں دھاؤ،
 ایسے نفر کوں آگ لا دلاؤ - نفر میں کچھہ فر اچھنا، نفر کوں
 ہر ایک کام میں طفر اچھنا - نفر تے صاحب کا نیک نام،
 نفر تے صاحب بدنام، جو نفر نفرائی نہیں سمجھیا اُس نفر تے
 کیا ہوئے کام - صاحب کوں صاحبی سہانا بہت مشکل ہے، نفر
 کوں نفرائی آنا بہت مشکل ہے - صاحب وہیچہ جسے صاحبی
 کرنی آئی، نفر وہیچہ جو گر جانتا ہے نفرائی - ”رام“ جیسا
 صاحب آے تو ہذونت جیسا نفر پیدا ہوئے، دریا ہوکر بیتھے
 کوئی تو وہاں آپے گوہر پیدا ہوئے - صاحب نے صاحبی کی چھرتی
 دینا، نفر کئے ہی نفرائی کی چھرتی لینا - جو صاحب ہے

ہاتھ نہیں آتی یو حدیث تو فکر کوں گئیں کا کٹیں لے خاتی
 اس گہار عاقل کی عقل کوں قرار نہیں ہے ' یو ایہی رھنے
 کی گہار نہیں ہے خدا یو کام راست لاوے ' کسی کس کے
 بھانڈے میں نا بھاوے حیتی دوستی حیتی یا ری اچھی تو
 بھی ' حیتی محبت ' حیتی مروت حتی دل داری اچھی تو بھی
 اپنے انلی حاکم بہت ساڑ چت رھنا ' جو کوئی اپنی دوستی
 دکھلاوے تو اپنے بھی دو ستیہہ ہی کہنا حوں حافظ کتا ہے
 سگھڑ چتر سبحان غیب کی بات بول ہارا ' ہا دوستی تلاف
 نادشمنان مدارا ' سوں پر بہتیہہ دوستی دھرتا سوں
 پر اُس تے بھی محبت کیاں چار باتاں زنا ستیہہ کرنا
 اُس کے او دھر تے خوب آتا ' تو ہمارے ادھر تے بھی
 خوب آتا ' نہیں تو چار باتاں کر تے ہمارا کیا حاکم -
 فر د - دل را بدل رھے است دریں گلبہ سپہر

اڑ سوے کیلہ کیلہ وراڑ سوے مہر مہر
 مقصود حان اچھوتاں ولے سوں ترھاں کوں ہاں غرس
 اپنی اپنی سمجھ سوں اچھ تو برا نہیں ہے ' انلا تمام کام
 مہر سوں اچھ تو کچھہ درا نہیں ہے ہوشیاری مردان کوں
 بہت پیاری حوں دکھن میں چلیا ہے کہ میاں متے دنیا میں
 رھتے ہل کوں ہاں کی نہیں کتے اس گردھ فلک میں کیا
 حانے کیا ہونا یک پلک میں کیا حانے کیا ہوتا - یو ہی دل
 سلی اچھ کی شاید ' شب حاملہ است فردا چہ زاید - فقر

جو کچھ بادشاہاں کے دل پر آتا، وہ کس تے رکھا
 نہیں جاتا۔ جو آگ پر نار اچلتا، تو سو کا دور گیلا مل جلتا۔
 سُرَاب کے اثر کا نتیجہ آخر حباری ہے، ہلا کی دور خواری
 ہے۔ اس مستی کا وقت تو بیتی میسر نہیں آتا، پیچھیں حباری
 کے کھینچا کھینچتی تے حیو جاتا۔ جو کوئی نیک ہے، اُسے
 سمجھنا واجب ہے دنیا کاند، جو فارسی میں کہیا ہے کہ اِس
 معنت ناں راحت نسی آرزو۔ ایسی مستی سوں ضرور ترفا
 لگتا ہے، بہت حذر کرنا لگتا ہے۔ آسودگی سوں حیفا دور
 تھوڑا کیانا بہت غنیب ہے، اگر کوئی سمجھے گا تو اِس بات
 کا مانا بہت غنیب ہے۔ بہت کما کر یو دکھہ دسانا، اولیچہ
 تے تھوڑا نا کیانا۔ توں بہت کھائے کر بہت مروتا ہے، ولے
 بہت کھانا کسے حروتا ہے۔ مسب ہتی پادساہ دور ناگ، یو
 تینو بیبی ایک جنس کی آگ، اِس آگ میں پڑے سوں تھوڑے
 کوئی سلامت بہار آے، بہت حل راک ہوے اِس اگیچہ میں
 سہائے۔ آگ کی جنس تک غافل ہوئے تو حالیچہ گی، راک
 کر کر اُچھالیچہ گی۔ زور آور کا پیار، گھڑی میں پھرتے
 نیں بار۔ پادساہاں اِس دنیا خاطر اپنے باب دور بہائی
 تے نیں گزر تے، اتال دوسریاں کا انوکوں کیا ملا حظہ
 دوسریاں سوں قول و قرار کیوں کرتے۔ دانش منداں
 اندیشہ اندیشتے بہت دور، دور حدیث یوں ہے کہ ”الدنیا
 کذب لا یحصل الا بالدور“ یعنی دنیا جھوٹ ہے دور جھوٹ بغیر

دایم دوست دار اچھو غوس نا مراد کھا منگتا ہے
 مراد اڑیا کھا منگتا ہے امداد حس بر مشکل ہے اُپے
 کھا ہونا آسانی ' بھول اہل ہند دیسا کیا منگتا دانی
 دانہ کی تدبیر بہت دور حاتی ہے معہ یہاں بڑی فکر آتو
 ہے مقصود یوں محبت لائے کھا ہے خدا جانے کھا ہے تو بگی
 دانش کا اوتیل بد کوں کہلی حادثا ہے اچھوں مقصود
 مانہں خوب و رجا دستا ہے دانہ ایتنا دور دیکھتا ہے کہ ہر
 کسی کی عقل کی نظر وہاں کام نہیں کرتی ایکھچہ بات
 مہن ہزار ملزل ہے فام نہیں کرتی کہے ہیں اہل فہم
 کہ دل میں بادشاہاں کا بہت اچھلا سہم بولے ہیں اہل
 سلوک کہ ' لا وفا بلہوک ' حوروں شراب کا اندر تھوں بادشاہ
 کا بھار' ایسے بھار کوں کھا اعتبار دل میں اندرے تل میں حڑے'
 ایسی خاکا ہو بھار اچھو کئی ہیں بڑے ایسے بھار کوں
 نا پتھالا ' ایسے پر معرور ہونا جانا جڑھتے وقت رو خوشی
 ہوو اُترتے وقت ہو خفا ' نعوذ باللہ ادسی کی ذاب تل میں
 سہنا ہوو خفا ادسی کا دل سو کتنا خو سو سے
 جفا اتنا ادسی ہوو یک دم اس پر بھی ہزار ہزار ہم
 بادشاہاں کوں کس کے غم کا کھا خبر' دانہ صلم کا کھا خبر
 حوں حافظ کتا ہے بہت ۔

خفتہ ہر سلعاب شاہی ناز لہلے راجہ غم

گر زخار و خار سازد بستر بالہں فریب

اُس مکر سوں پھر آوے گا وو کیا ایسے کاماں تے پچھیں جاوے
 گا - میں کتا ہوں تجھے ، توں تو عقل ہے ، ولے مجھے یوں
 دستا کہ آھر کچھہ حلل ہے۔ یو نظر کا آنا حافا ، یو خیال
 کوں سنگات لیانا یوں دل کوں پتسلانا ، ہور یو زمانہ - خدا
 خیر کرے ، کسی سوں نہ بیر کرے۔ مجھے کچھہ دشرکب نہیں
 دستا ، کچھہ گب بنی دستا - میری فکر میں یو دھرسب
 نہیں آتا ، مجھے نہیں بتا تا - میرے دل بہت قتلے ،
 ولے دادایاں کے دل میں رہتے - باقی سب تکرے کے کتے ، جو
 صاحب کہے تو ہوے صاحبہ ہوے صاحب کتے حرص آمدی کا
 یک بہ ، اے عقل بادشاہ میری بات جان پچھان کہ عشق بادشاہ
 آھر تجھے سوں آڑے گا تجھے میں ہور عشق میں کچھہ قصہ -
 کہتریکا ، کام مشکل پڑے گا۔ توں راحت کر عشق سوں صلح
 کیا ہے ، عشق نے تجھے بھاگ بھروسا دیا ہے - قول و قرار ہے
 کر کتا ہے ، ہمارے تمہارے میانی میاں پرور دگار ہے کر کتا
 ہے۔ اپنی صحبت اپنی بہت دکھلایا ہے ، بہت احلاص میں آیا ہے۔
 پادشاہاں میں یو بی یک جنس کا مکر اچھتا ہے ، اس سکر میں زھر
 اچھتا ہے - خوب اگر یو قول و قرار ہے اس قول میں ہول
 نہیں تو واہ واہ اس تے کیا خوب اس تے کہا بہتر ، و اگر
 اس میں کچھہ ہور فکر ہے تو نعوذ باللہ خدا پنہ دیوے ،
 آدمی سمجھیا کدھر کدھر - خدا کرے جو یو قول و قرار
 اچھو ، اس کا یو نچھہ پیار اچھو ، یو نچھہ دوست اچھو ،

کا دیکھ دیکھ عقل پادشاہ عالم پناہ ، ظلال اللہ صاحب سپاہ
 کئے جاکر چھوڑ کر اُس چور نے اُس عالم خور نے چارہ کویا
 پیپھاری کھایا ، انکھیلی میں پانی لیا یا سب کیوں کر کہا
 مایا ، کہ نظر جو مے کے شہر میں تے تایب ہو گیا تھا ، غایب
 ہو گیا تھا کیا حالے کل رہیا تھا ، سر آئل آیا ہے فقلہ
 اُچا یا ہے عشق پادشاہ عالم پناہ کی بادشاہی میں تے یکہ گھر
 کھالو دغا ناز خیال قام نقاعی کون سنگھات لیا یا ہے یو دونو
 جنے مل کر ملکتے ہیں جو دل کون دینار کے شہر کے اودھر
 لے جاویں ، اُس بھرے شہر میں کچھ فقلہ اچاویں آں کے
 ملکہ کون خرابہ کوئی ایک بلا لیا ویں ، لشکر سب نے حیر
 کون جانتا ہے کس میں کیا ہے مگر مبادا کیوں کی بلا آوے
 یر ملک ہمارے ہات تے جاوے اُس بات کون نکو تا خیر
 کر ، بیگیچہ کچھ اُس کی تدبیر کر جو کراہے سوکر آج ، کچھ
 بولا برا ہوا تو پیپھیں کیا علاج نہیں تو وہیچہ مرھتی
 مثلاً ہوتا بہت چھیل چھیل پیل کی لا سہکی زھوں پا کیلا
 ہور فارسی میں بھی بولیا ہے ، سبجھا یا ہے سرہ (مصرع)
 کہ علاج واقعہ پیش قریح ناید کرہ - ایسیاں تے بہتیاں
 کا گھر گیا زر گیا ، نہ فالوں نہ نشان رہیا اگر کچھ دل
 میں برائی لیاوے تو کیا عصب ہمارے لوگاں کو ہمارے
 تے پھراوے تو کیا عصب جو کوئی اس مکر سوں جا کر

خوش حال ہو کر ہات میں لے قلم اُسنی دم ، میں موش کی صورت ، خگ حیوں کی صورت ، حسن دہش کی صورت ، لکھ کر دکھلایا ، دل یکتیچ اُس حسن کی عجائب صورت پر میں ہر صورت پر عاشق ہوا وو نقش بھایا۔ اُس نقش کون جیولایا سد کھویا بد کھویا آہ نالے بھرنے لگیا دیوانی دیوانی چالے کرنے لگیا۔ عقل ستیا ہچہ ہرا ، کچھہ تھا سر کچھہ ہوا ۔ طاقت گئی ، صبور نہ رہی ۔ بے جواب ہوا ، بے تاب ہوا ۔ معسوق میں ایتی دوری عاشق میں کال کی صبورۃ ۔ نس دن کہے حسن حسن ، یوچہ ، اگی تھی اس کون دھن ۔ ہیٹ ۔

ہیٹ بے تاب ہے دل ، دل منے کچھہ تاب نہیں اُبریا

جگر میں لہو کہاں کا لہو کی جاگا آب میں اُبریا

بارے آہر خیال ہور نظر سوں بچار کر دل شہر دیدار سوں عزم کیا ، عزم حزم کیا ۔ اُس وقت دل پاس یک وزیر تھا وہم اُس کا نام ، دھرم اس کا کام ، برہم اس کا فام ۔ فرد ۔

نزیک دل کے تو دل کا مراد سب آیا

یو دل کے۔ کام منے وہم آ حلل بھایا

اُن نے سنیا کہ دل اتال جاتا ہے ، آپ دل بھاتا ہے ۔ ایسا اندیشا اندیشا اپی مارتا اپنے پائوں پر تیسا ۔ خیال ہور نظر کی بات کون لگے گا ، تو کیا ہمارے ہات کون لگے گا ۔ بہو تیچہ پکریا ہے اضطراب ، آخر مالک سب کرے گا خراب ۔ پروا نہیں کرتا تاج ہور تحت کا ، کیا جانے کیا لکھا ہے بخت

انگن ہور کا تیرا ، ہو کچھہ توں لیا سو تیرا

بارے القصہ نظر نے حسنی کی دیا تھا خوب خبر دل کا دل یاز
 ہوا بلکہ تازہ تر دل کی دل میں بھری تھی اُس یاقوت
 کی انگشتوں نے اے لگی آب حیات کی بس دل کے دل
 میں جو آیا ، خیال کوں نزدیک دلایا بوجھا کہ توں کیا
 کام کرتا ہے کیا ہلر دھرتا ہے بیت -

اے یار ادسی اے اگر یار پاس ہے

بہر بہر کے نات اُس سوں کرے عاشق اس ہے

وو نات بہت سواں بھری ، ہو بات وونار کری حیوں حیوں
 سلتی تیوں تیوں بھاتی حوسیں ہرار ہرار خوشی لباتی
 معشوق کئے کا حر ادسی آتا وو بہت بھاتا اُس پر ہی
 بہت پیار آتا معشوق بول بھیجے سو باتیں دل کا دلاسا ہے
 یو باتیں بہر بہر پوچھتا بہر بہر سنا عاشق کا فعل خاصا
 ہے جہاں حیو لگتا وہاں ان باتیں ے حیو نہیں بھگتا
 بارے خیال بولیا کہ میں نقاش ہوں صورت نویس میں میرا
 نازوں ہے بچتر ہوں چتر چتر نا میرا کام ہے - ایسا چتر
 چتروں جو دیکھے سہ نار ہے جو کوئی دیکھے سو شاہاں
 شاہاں کہے بہت

خوش خیال نے اپس کے ہلر کی صفت کیا

عادل اتھا تو حیو بھلائے یو گت کیا

دل کہیا کیا چتر نا سو چتر دیکھیں تیرا ہلر خیال

بی میٹھے نا ہونا جو مکھیاں توڑ توڑ کھاویں۔ بھلا آدمی
 کچھ کرتا تو یو کچھ کوں کچھ پاتے، کوتیاں کوں سلک دٹے تو
 مون چاٹتے آتے۔ حکوئی ہمیں ملوک، حپساں سوں ویسے کرتے
 سلوک۔ نفر ہزار ہزار ہو تو بی صاحب نے اپنا داب رکھنا
 اپنا حساب رکھنا۔ توں حساب (ن) نکو چھوڑ، یہاں نکو خاطرہ کہ
 خدا بولیا۔ وس یعلم مثقال ذرۃ خیریرہ۔ خاں صاحبی تیرو
 ہے جان وعدہ ہے کتاب ہے، وہاں ذرے ذرے کا حساب ہے۔ لوگاں
 کہا کہا کہ حاتے تغا دے اُس پر آتے۔ یو عقل نہیں دیوانگی ہے،
 یو عقل نہیں نادانگی ہے۔ عاقل ہوکر کوئی دغا کھاتا ہے،
 خاں کر کوئی اپس پر بلا لیا تا ہے۔ اپنے مال کی خبر لینا،
 فرستہ ہوا بھی حق تے زیادہس نا کھانے دینا۔ نفران کہا حائینگے
 نفران کا کیا حاتنا، خدا رسول کا بول صاحب پر آتا۔ جیوں خدا دیا
 تیوں لینے بچی حاتنا ہے، کسے کچھ دیتے بی جانتا ہے۔ اگر ایک
 نہیں دیتا تو دوسرا آکر دیتا، اپے عقل میں کم نا حانا ایتنا۔
 اپس کوں بی خدا بڑا کیا ہے، بہت کچھ دیا ہے۔ اپے ہی
 بہت کچھ دینا بہت کچھ لینا۔ خدا کیا ہے کہ دنیا میں دس
 آحر کوں ستر، یو خدا کی بات ہے اُسے توں نکو کتر۔ تحہ
 میں بہت ہے گُن، کسی کا توں بی بول سن۔ دنیا دو دیس
 کی مہمان، تھیک پچھان۔ نام کر لے، کچھ کام کر لے۔ بی
 کیا فرصت پاوے گا، ہی کیا توں کرنے آوے گا۔ رہیا سو

ہوں دانش مند ہانا دور اندیش بہت راست ہے ، ماں کیا
 تجھے زیاست ہے سچ کتا ہے ماں خرچ کرنے کوں ہے نہ کہ
 خالی صندوق میں بھرے کوں ہے مرد دو خدا دیا سو
 سو ماں اپنے خرچے ، اپنا نالوں حکاوت ، نہ کہ یو ماں چھوڑ
 حارے تا دور کوئی اورے دور کوئی کھایا دور کوئی اپنا
 نالوں کیا تو اُسے کیا حاصل میں سمجھتا ہوں اتنا اس بات
 ملے نہیں ہوں غافل خدا دنا سو ماں اپنا آپے کھانا دور
 اپنا نالوں آپے چکا نا حوکئی حور تا ہے سو دور یکس کی
 خاطر چھوڑتا ہے گناہ گار ہر بدنام یو کھواتا ماں سو میاں
 میاں دور کوئی کھاتا کھانہ مارے کھا کر حاتے ، خدا کے پوج
 بچارے اُس پر آتے کدھر کدھر کا حساب کان کان کا بھارا
 دیلکا جواب اپنا آپے کرنا نقصان ، شرم حصولی خود سرا زبان
 حساب کا بول سب کسے بھاتا ملاحظہ کام نہیں آتا کس
 مفلوکان کا توں کیا لیوے کا تیرا جواب کیا خدا کوں دور
 کوئی دیوے کا یہاں سب پھسلا کر بھانے آئیں گے وہاں کوئی
 کیا میاں آئیں گے ؟ نفسانفسی کمزے گی ، اپنی اپنی پڑے گی
 میں بوجت کدو کتا ہوں فاس ، حل ایسے دوست اچھیلے
 وہاں دشمن کیا قہاس بوناں سن ادسی حملے ایسے دوستان
 تے دشمن بھلے دشمن تو دشمنیہ ہنس راستا ناک ، یو
 دوست ہوکو دشمن تے زیاست کرتے ہلاکے توں اگر اپنا دوست
 ہے تو دشمن کوں بھان گہاں کتا خاطر رکھا میانی مہاں

پناہ، توں جس کی خاطر تکللیا، میں تجھے دیکھ جلیا، توں
 اتھائے تاب، لے دل، لے آرام، بس نگر تھا سمجھ سے آسودگی ہوئی
 حرام - نگر گئے تو کیا سب نگر ہوئے، سببچہ اصیل سببچہ معتبر
 ہوئے - نگر ہونا کچھہ دہا ہے، حو کوئی نگر ہیں انوں کو
 سمجھے گا انگے دہا ہے - نگر نگر فرق ہے سب کوں برا، بر ذکو دیکھہ،
 ہر ایک دند گاں دہا سے سیر نکو دیکھہ - حس نگر تے کچھہ
 خوبی ہو آئی، ظاہر نگر، باطن وو بھائی - حو نگر کوں
 کہاں ہے حور، حتنا اُسے دئے اُننا تھوڑا - مال حو نگر کون
 دینا خوش حال کر، کمتا کوئی رکھے گا صندوق میں گھال کر -
 حس نگر کی خدمت بادساہ کے دل میں بھی، اُس نگر کوں
 مال کی کیا کمی؟ کہاں آگ کا شعلہ کہاں برق، میرے کام
 کوں ہوو دسریاں کے کام کوں زمیں آسماں کا فرق - صاحب
 سمجھہ کر نگر کوں ہاب بکڑے تو نگر کا ہووے نام،
 کوں چاکر کس بادساہ خاطر کیا ایسا کام - ماری پادشاہی
 تھی ولے یو کام کوئی قبول نہیں کیا میں قدم آنگے رکھیا،
 جیو پر ہوو کھپلیا، میں یو کام اپنے سر لیا - مرد وو جہاں
 سب تارتے وہاں دتارے، مرد وو حو کوئی نہ کرسکے سو کرے -
 دل بادساہ، عالم پناہ صاحب سپاہ نے بولیا، کہ اے نظر اے
 پر ہنر، حو کچھہ بولتا ہے سو حو بولتا ہے، بہو خوب
 بولتا ہے، دل کی کھڑکیاں کھولتا ہے - یونچہ ہے، حو توں کتا
 دیونچہ ہے - میں بی حانتا ہوں، نگر کوں پچھانتا ہوں -
 جیوں تیرا منگتا ہے دل، وونچہ تیری مراں ہوینگے حاصل -

ہے کھول کھول ' دل کہے کیوں کہوں بہرا ہول بہرا ہول عاشق
 ہے جو معشوق کے سون کی باب آتی ہے د ایک بات لاکھاں پاتی
 ' اس کی لب کیا کہوں کہی نہیں حاتی ہے مں دان
 یب یعنی چاکھی سو حالے ' نہیں چاکھی سو کیا نہلجا نے
 لر سون اس دھات ہول یو بات ہول حس دھن ' مں موہی
 ہوہی کا گلشن جگ حنوں کے خیال کوں ' اس خبر دہندہ
 سال کوں ' الگے بلایا بہت خاطر عاشقی کیا ' بہت سہلایا
 قوا دیا آخر حیل ہور نظر دونوں مل کر یک دل کر
 یاقوت کی انگشتری کا نشان کہ اُس پری نے ' ان دورے
 الی استوی نے ' ان گذشتی کن بھری نے ہی تھی سو دل
 ہ ہاتھ مں دئے خدمت اپنا معرا کئے دل روانگوئی دیکھ
 وم چات سر حرایا کہیا بارے کام یہاں لگ ہایا میں
 ال اپلی امید پاید یو باتاں ہوے پچھیں یوحایتاں ہوے
 ہوئیں ' نظر نے صاحب ہنر نے جیو کے جگر نے ' خبر نے بولیا
 ' اے دل بادشاہ ' صاحب سپاہ ' عالم پناہ ظل اللہ حقیقت
 ہایتی مشقت ایتی معلت مں اس خاطر کیا کہ توں
 ہوائے ' توں مجھے مانے ' میرا تھا سو میں کیا ' اتال تیرا
 رں جائے اصف نے ایسا کام سلمان کی خاطر نہیں کیا
 مں کے باب ' تو صلب تھا ' اس عشق میں اڑی ہے تا ہی
 دیکھ میں اُس در قبول کیا یو عذاب اے دل بادشاہ ' عالم

لے کر آؤ - کہ وہ طالب ہے ، آب حیات کا استیخان اُسے غالب
 ہے - آب حیات کی یو مات سن دھوب آرام پاوے گا ، البتہ
 البتہ آوے گا - بیب

حسن یوں منگتی ہے جو دل کوں بھلائے
 دل بھولا بھولیا سو کیوں نا آئے
 خیال ہور نظر حسن کئے تے رضا اے کر ، دعا دے کر تں کے
 شہر کوں چلے ، دونوں عاشق ، دونوں حلے - کتیک دیساں کوں
 چلتے چلتے تں کے سہر میں آے ، دل پادساہ صاحب سپاہ
 ظل اللہ کا دیدار پائے - نظر یو خوش خبر لیا ، تسلیم کر گزریا -
 سو قصا بیاں کیا ، حال حقیقت جو کچھہ توں سو سبب
 عیاں کیا - فرد

دل خوشی میانے آح بھوب آیا
 دل نے مقصود اپنے پایا
 دل نظر کوں اپنے ہم راہ کیا ، بہت سرفراز کیا - ہزار
 ہزار شاہسی دیا ، گلے لایا - کہہیا کہ مرداں جو ہیں سو بہت
 کرتے ہیں ، جیوں بولتے تیونچھہ کرتے ہیں - بہت دھرے
 تو یوں دھرنا ، کچھہ کام کرے تو یوں کرنا - فرد —
 خبر معشوق کا جو کوئی لیاوے
 رو بی معسوق آدھا کیوں نہ بھاوے

دل رو رو کر ، ہنس ہنس کر یوچہ بات پوچھیا ، کھتک
 وقت لگ تیونچہ پھر پھر کر یوچہ بات پوچھیا - اُس کا بس
 ہوے تو سارا دیس ساری رات ، پوچھتا اچھے یو بات - جیتا نقل

ایک باب ہے 'وو تیر بچہ ساتھ ہے - اس درخ کا دارو
سو تو نیچہ ہے ' اس دریا کا اُنا رو سو تو نیچہ ہے - اس
زخم کے مرہم کا مایا تیرے پاس ہے ' اُس دُاع کے ریشہ
کا پھایا تیرے پاس ہے - اُس بیمار کوں سفا تجتے آنا ہے
یو نقصان نفا تحتے پانا ہے - اُس اُمدوار کی اُمید توں برلینا،
اس غم کس کوں خوشی توں دکھلانا - وقت ہر ایکس کوں کام آنا
بھوت ترّا ثواب - پیاسے کو ہانی پلانا بیوت ترّا ثواب پڑے کوں
اُتیا کر کھڑا کرنا ترّا دھرم ہے، نڈھے کوں ترّا کرنا عین، کرم ہے۔
ایسا کوئی * ٹیک ہے جسے نیکی پیاری نہیں، ' نیکی دنیا میں
ضایع ہونہاری نہیں - نیکی حس تہار پڑیں گی، اُس تہار نکلیں
گی، ' نیکی بہتر پر ستن گے - تو پھوت کو تہار نکلیں گی - نیکی
سب تہار کرتی یاری، ' نیکی قیامت کی چھڑا نہاری - نیکی
دسہں کوں دوسرے دار کرتی، ' نیکی سوں جس نے بدی کیا، تو
نکیچہ اُسے خوار کرتی - حیتے دنیا میں آکر گئے، سو نہکیچہ
کرو گئے - نیکی نے نیکی کرنا، دنیا میں نیکی نابسرنا - سچے
یو فام ہوتا ہے، کہ توں تک کرم کرتی ہے تو سب کام ہوتا ہے
کیا واسطہ کہ آج برسوں ہوے بھی، قرنا گدرے بھیں حور دل
کوں آب حیات کی پیاس لگی ہے، پیاس پکڑیا ہے، محبت راسک
راس پکڑیا ہے، دہم آس لگی ہے - اُس آب حیات کی خاطر بہت
حبران ہے، پریشان ہے سر گردان ہے - نسان پوچھتا تہاریں تہار،
کوئی نہیں ہے اس آب حیات کا نشان دینہار - حور کوئی غم

صاحب سپاہ کا باپ اُنے دل پالشاہ کون تن کے کوٹ میں
 اسہر کیا ہے کیسے نا حارے کر تدبیر کیا ہے نہ کدھر جان دیتا
 نہ کدھر آئی دیتا کہ دل عاشق ہے، حان ہے، کیا جانے کیا
 کرے گا کر دل میں کہاں ہے دل کون تو اس ناب حفا ہے
 ولے بڑے حو کچھ کرتے ہیں اُس میں بہت نفا ہے فرس
 حو کوئی دلد مہانے کس کے سلتے
 خدا ہی حال کون کون اس کے املتے

اُس ناب کے حکم میں گرفتار ہے اپنے دھاتے میں نہیں بے اختیار
 ہے دل ہزار ہزار خاکا بہرے ٹہلتا، ولے وو ناب ہے کیا کرے گا
 باپ سوں کچھ نہیں چلتا ما، ناب، معاری خدا، اُنو کے
 حکم سوں کہوں ہونا چنا اُنو دلہا میں لے آئے، اُنو دروس
 کئے، اُنو بتھائے اُنو سوں بے ادبی کہوں کرنا جائے اُنو خوش
 تو خدا رسول راضی، اُنو خوش تو ہر دو جہاں میں فتح بازی
 اُنو کون اپس نے راضی رکھنا، اُنو کی دعا لہنا، اُنوں سوں
 ادب سوں چلنا، اُنوں کون دعا دینا، یو بہت ادب کی
 گھاؤں ہے، تو پیچہ لگن خوبی ہے حو لگن سر تر اُنو کی
 چچاؤں ہے ما باپ کی مہر دوسرے میں نا اسی، یو مہر
 کوئی دوسرے میں نا پلسی برا مکہ برا مدینہ سو ما باب
 صبا اُتھ اُنو کسوں دیکھے تو جھڑتے سب پاب اگر خدمت
 میں اپنا حلم کھوے گا، تو ہی ما باپ کا اُترائی کوئی کیا
 ہوئے گا ما باپ کی رضا میں چلتا ہے سو واو ادب دار
 بہوت لہک بخت ہر خور دار ولے اے نثار، اپس گھار بھی

ہے ' ہم رازی ہے ' خدا باج ہور طالب نہیں ہے ' خدا
 سوں محفوظ ہونے منگتا ہے ' تو حلوٰت دل ہے دل میں
 آنا - سب چھوڑے باج دل میں رہیا نہیں جاتا ' یو اسوار
 ہر کسی کئے کہیا نہیں حاکا - اس بات میں حبیبیاں کے
 پاؤں کو پڑی سے گھٹی ' دلچپہ میں اچھنے حاطر یو عالم سب
 ستے - کتے ہیں کہ بات میں بات آتی ہے ' تو بات کہی جاتی
 ہے - وہی حسن ہور دل کا گفتار ' حو بات کتے کتے چھوڑی
 تھی اس تہار - القصہ :-

نظر بولیا کہ اے ب کی پری ' اے نادر سندری - اے دنیا
 کے سرگ کی اچھری ' اے گنوتتی گن بھری ! توں دل لائی ہے
 تہے بھوت بڑی ہوس آئی ہے - توں حسن تھے دل سوں دل لانا
 سہاتا ہے ' دل کوں بھی حسن بھوت بھاتا ہے - ولے میں کیوں
 تھے دل سوں ملاؤں ' میں دل کوں کیوں تیرے کئے لیاؤں
 میں تہے کیوں دکھلاؤں - یکا یک کیوں لیا یا جاتا ہے ' کیوں
 ملایا حاکا ہے - فرد

میرے کہنے تے آنا ہے حو میں لیاؤں

وو دل کھا اپنی بھاتا ہے حو میں لیاؤں

دل کوں تیرے کئے لیا نا ہے ' سو حوں حگر کھانا ہے -
 یک پادشاہی کوں اُلٹھانا ہے ' یک پادشاہی میں حلل بھانا ہے -
 کچھ عقل ' کچھ تدبیر ' کچھ ہنر کرنا ہے ' عالم عالم کوں
 زیر و زبر کرنا ہے . سرکا حطر ہے ' حیو تر ہے - عقل پادشاہ
 عالم پناہ ' ظل اللہ ' صاحب سپاہ ' حقیق آگاہ ' جو دل بادشاہ

کہتے ہیں کہ الايمان بليمان الرب حذر دات لے حاتا' اُدھر
 صغاب ہی انا بلکہ ' سو صغاب خدا سو ذاتہ عشق کوں خدا
 نزدیک عقل کوں خدا بہت دور عقل غائب ہے کر حائق ہے
 عشق حائق ہے کہ حاضر حضور حواس کا شنیعہ ہوں
 ہو کر کھائے گا ' تو اس نعل میں باس ہے سو خدا البتہ
 ملے گا بات کا علم بہت کم ہے کور باطن کوں اس عالم
 میں گھر کم ہے یو اپنے دل کا ریش نکالنے کا جاگا ہے
 یو خوب اذیتیں دیکھنے کا حاکم ہے اگر کوئی چپ دیکھے
 گا آسمان کما سمجھے گا بحارا ' جو بہت نا آبی میاں
 یوں باب خدا کی داب میں ہے ظاہر باطن میں بہت
 میں ہے جو کور بہت میں آتا اُن نے خدا کوں پایا
 یو زباں میں دوتے ہیں سو ہوی ہادیچہ ہے دور دل
 در جو خطر آتا ہے وو بھی ہادیچہ ہے یو باب دور حا
 گا اپنیچہ ہے جو باب نہیں اُسی نہیں دہی سب
 خدا حقائق حیوان کا ہیں سوچ حال ہے رے وہاں خطرے
 کا چال ہے۔ ہور حسی ہویر کی ہے ذات وہاں خطرا ہے
 نہ بات ہیتر ہے حاکم لگی ' کو تمام میں زمیں بہت بر
 اس میں نفسی ہور ولی سمائے ہیں ' خادیں کہ وہی خاکیتچہ
 میں ہور خاکیتچہ میں تے الے ہیں اُسیچ میں تے نکلیے ہور
 بہتہ کا نکلیا کھاتے آخر حاکم کے وہاںچہ ہی نہ کیس
 اتے نکلیں جاتے اسخدا کی سان ہور شوکت عدل ہور
 انصاف کی جاگا سو آسمان اگر اس کوں کچھ شکل ترے
 تو دل میں آسمان در حاکم اگر خدا میں عشق نازی

تھا، واصل تھا، صاحب دل تھا۔ بولہا کہ تمہیں حان عاشق
 ہوتے ہیں وہاں دونوں میں حرّ عشق ہو رہا ہے، ناز و
 نیاز ہو رہا ہے، راحت ہو رہی ہے، وہ میں ہوں۔
 منعھے دیکھو، منعھے سمجھو، منعھے پاؤ۔ ولے ہر ایک نادان
 تے ہر ایک ناقص تے یو بات تک چھپاؤ۔ یو ”انالہ عشق“
 کا مقام، عاشق حانتا ہے، عابد کوں یو کل فام۔ توں حانتا
 اُس کا وو حانتا کہ تیرے پر عاشق ہیں، تمہیں دونو بھی
 میرے پر عاشق ہیں۔ میں قورساتا میں نپاتا، میں آگ
 لانا، میں جلانا، اُس جلنے میں کیا ہے سو دیکھ، اُس تلہانے
 میں کہا ہے سو دیکھ۔ وو جلنے میں ہے ہو رہا تھا نہیں۔
 وو تلہانے میں ہو رہا تھا نہیں۔ اے عاشق! اے رہ رو!
 اے نیک! تو کئی دیکھتا ہے تو اُس دیکھنے میں کیا ہے سو
 دیکھ، اس دیکھنے میں ہی ایک شخص دیکھتا تو کسے
 حیرت ہے نہیں، سب یہاں چہ لے خبر ہو جاتے، وہاں کا کسی
 میں اثر ہے نہیں۔ وو وچہ ہے، حیکچہہ ہے سو یو چہ
 ہے۔ بعضے سب کوں ذاتیج کر حانتے، سب کوں ذاتیج
 کر پچھانتے۔ ولے یہاں بات ہے، یہاں درد یہاں سہ مات
 ہے۔ حوں ہمارا وجود ہے ہمارے سنگھات، تیوں ہے یو ذات
 ہو رہا ہے۔ انکھی کوں دیکھ کتے تو دیکھتی۔ ہاں کوں کچھ
 لیا کتے تو لیا تا پاؤں کوں بیٹھ کتے تو بیٹھتا، اُتھ کتے
 تو اُتھتا جدھر جا کتے اُدھر جاتا۔ ذات ہو رہا ہمارے میں
 ہمارا سوں ہیں ولے رو ہمیں نہیں، یوسب ہمارے فرمان بردار
 ہیں ہمارے حکم باج کئیں جاسکتے نہیں۔ اس وضاسوں،
 صفات تابع ذات ہے، حوں ہمیں ہو رہا ہمارا ہاں ہے۔ یوں

حالت میں ہو کوئی آتے ہیں ، ایسی ناکل سر نہیہ مارے
 جاتے ہیں خلوت میں کا سالہ بہار کے لوگ کون پلائے حاتے
 پچھیں جیسا آئی کرتے ویسا ناتے اس مستی میں اگر آپ
 سدا دھڑے تو کوئی کیا کرے ہر یک ناب سمج کر
 کتا ہے ، آپس میں آپے کرج کر کتا ہے منصور معیت میں
 مست ہوا ، ' انا الحق ' اُس کے مستی کا اُہاں تھا نہ کہ
 حوں یو نادانان سمجھتے ہیں کہ منصور کیں کچھہ وو خیال
 تھا اُن نے حق ہوتا لوگ اُسے ناحق مارے جیک مارے
 دنیا میں احب بہت ہیں ، نا سمجھہ کر ایسے کام کون
 ہارے یو معیت کے پناے کے حالے تھے ، یو معیت کی بے خوں
 کے اُلاے تھے نداء اگر آس کون سمجھہ کر خنا کہے تو
 پتیائے کی بات ہے ، یا جھوٹ ہے یا دیوانہ ہے یا مستی کی
 لہات ہے دیوانے کون ، جھوٹے کون مست کون سمجھا جا
 ہے ، نہ کہ دوانے تر جھوٹے پر خن لازم آتا ہے بھوتل نے
 اس معیت کے نات میں اپنا سر بھائے اننی حرأب دکھایے
 ولے قبول پڑیا سو منصور کا سر کہ اُس سر میں تھا کچھہ
 سر پو وو درکا نہیں کہ یہاں کسی کا سر قبول ترے ،
 سریتا بلند ہوئے تو اس بلندی پر چڑے بہت
 تاکہ اُن حالہ معشوق نماندہ کشے
 کوش عاشق بے چارے بے لے لرسد
 کتے ہیں ، کتیک طالبان اپنے مرشد کون بوجھے ، اپنے
 سہ کون بوجھے ، کہ ظاہر کی صورت تمہاری دیکھتے ہیں
 اپنی باطن کی صورت بھلا کون دکھلاؤ وو مرشد کامل

ہوشیاری کوں نیت نہیں چھوڑتا۔ ہم ہوشیار اچھتا ہم مسب،
 یو حال ہر کسی نہیں دیتا دسب مستی اپنی اپس میں
 سہا کر رہنا، نہیں کئے کی بات حان نا کہنا واں نہیں کہنا۔
 عشق چھپنا ذیچ یو حلا صا ہے اُس کی ہستی کا، ولے فرق
 اس میں مستی ہوو بد مستی کا۔ حو نہ مستی آتی،
 حیو پر لیاہتی۔ حو عشق ہوو عرفاں میں یاری ہرہتی، نو
 مستی اس کوں تیں ہسیاری ہونی۔ حان عشق ہوو عرفاں
 ہوتے یک وحوں، واں عالم آکر کرنا سحوں۔ یو عشق ہوو عرفاں
 کارصل ہے، اما معال در معال ہے، ترے نص، ماس کے حس پر یو
 حال ہے۔ اتنے پردر عشق پادساہ ہے اگر حوش میں آیاچہ نو
 آیاچہ، نین سہایا نو نین سہاچہ حو یو اپنی وادی پو آتا ہے،
 تو سب عالم اُس میں سہاتا ہے۔ غرض ایسے مسب کوں
 عرفاں کمال در کار ہے، نین تو ایسے مسب کوں کچھہ کا کچھہ
 کرنا کیا دار ہے۔ عشق میں اتناچہ منا، بحریم کی بات
 نامعراں، کئے ناکنا۔ نہیں تو عشق ہے، عشق کا سخن کہیا
 حانا ہے، نہیں کہے تو کیا رہیا جانا ہے؟ اگر بو بات حسے
 کتا ہے اُسے فام ہے، نو اس بات کئے میں بھوت آرام ہے۔ یک
 کے درد دل * کوں یک انپڑنا ہے، یک کی بات کا اثر یک
 کوں چڑتا ہے۔ دونوں مسب، دونوں تلتے، رازاں کے پردے
 گھلتے۔ یکس تے یک فیض پاتا، خدا حوش رسول کوں بھاتا۔
 راہد کوں پلا یوں سراب، نہیں تو توں ہوے گا حراب۔

خدا کی خدا کیسے یوں چلتی ہے جو آیا سو کچھ، کھدہ بولیا،
 آخر بردا کنولیا، شربت کے ملراں حدیوں چل کر آیا
 خدایت کے ملوں تلک دل ملک اتنے ملراں میں ہیں یکہ دے
 وقت اُسے گذر ہی ہوتا ہے خدا کی آگ تو کیا ہوا شربت
 ہی اس میں اچھتی ہے حاتی نہیں شربت میں یک قسم
 کی خدایت ہے دل کا طلب کدھیں اس میں ہوتا ہے بوج
 ہی اس کا تمام کاح اس میں آج نہیں اچھتا، خدا کی شربت
 کا معراج نہیں اچھتا ہو ہور ہے اس کا خاصا ملوں ہے کٹیں
 ہو اگر ہے تو ہے نہیں تو میں دہاشاں راب دیس تحت
 درجہ میں بدھئے اچھتے ہیں اپنے معلاں میں ہی۔ سر کرتے
 ہیں، سب انوجہ کا ہے اگر دل لگیا تو اُدھر ہی رنجست
 دھرتے ہیں واصل پر کامل میں اس بات کے کچھ تصور نہیں
 آتا، بعض لوگ اندھے ہیں یوں تھاشا اُنوتے دیکھا نہیں حالتہ یو
 نادان ایسے رہنگے نگارنگار، اندلیاں ہور اچھتا، باتاں کوں کیا
 اعتبار انہی خاطر کوں نگارے جھک مارتے یوں دہاشاں
 کی باتاں کا داب ہے مغلوں کوں سلے کا کاں تاسے یکہ دے
 وقت چار حرام خوراں حرام خوری راتے ہیں تو پائے شاہاں ہی
 ازار ناتے ہیں ولے بھی نادسا، سو نادشاہ سر زور مغلوں
 سو مغلوں حرام خور جو عاشق کوں عشق چور میں اس
 حروں میں آکر حالتا ہے اچھالتا ہے اگر حوں عشق کہاں کوں
 انگریز تینوں عرفاں بھی کہاں کوں اُنترے تو ہرار مشقت
 سوں حوں تینوں سلہالتا ہے عاشق نہ مست ہو کر بھرنے
 شیشے کوں نہیں بھرتا ہی، مست چھو حمتا ہے جبر اچھو

دوئی پارتا ہے وو حطرا اگر دور کرے تو تہام اپس کوں
 نور کرے - ذات کوں انپڑے، نات کوں انپڑے، کُل کائنات کوں
 انپڑے - ندنا دندگی تے دنا ہوے، آپبیچ دنا ہوے - اول دودیچ
 تھا دود کا دھیں ہوا دھیں کا چھاچ ہوا تہام، چھاچ میں
 مسقب کرتے کرتے کچھہ نکلیا اُسے مسکا رکھے نام - دو مسکا آگ
 گی آنچہ کھایا، ہور صوت پایا گھو کہوایا، دود اپس کوں
 بنوایا - ندنا یونچہ اپس کوں گزواوے، تو دنا کہواوے - اگر
 خدا میں فنا ہونے منگتا ہے تو توں اتنا حاس، آپے نا اچینا
 میانے میاں - آخر دودیچ دموے تو دھیں ہوتا ہے، دودیچ چھاچ
 مسکا گبیو ہو کر کام کیں کاکیں ہوتا ہے - پچھیں اس گبیو میں
 یک سباس ہے کہ اُسے ووچہ کہتے ہیں، ندے میں خدا
 توجہ کتے ہیں - اپس کوں پاک کر دنا سوں انپڑے
 میں ہنر ہے، نہ لوگاں سوں لڑنے ہور جیگڑنے میں ہنر ہے -
 اگر مودھے تو اپس سوں لڑا پس سوں جیگڑ، دسریاں کا دنبال
 نکو پکڑ - اپس سوں جیگڑے گا تو ہاتھہ میں آئے گا دل، کسی
 سوں جیگڑے گا تو کیا حاصل - ہر یکس کوں یکجا گا رکھے ہیں
 تجھے جیگڑنے سوں کیا غرض، یو خدا کے کاماں میں لڑنے سوں
 کیا غرض - اُسے کوئی واں رکیا ہے تو وو واں رہیا، تجھے
 اس سوں لڑو ککر کوں کھیا - خدائی کے دعوا کرتا، نیں ترتا -
 آدمی نے دنا کے کاماں سہجکر چپ رہنا، کسے کچھہ ناکینا
 سبیچ اپنے خدا کے ادھر تھلے ہیں، برے کوئی نیں سب بیلے
 ہیں - سب میں عشق ہے سب میں عشق کی مستی ابلتی ہے

بے زبان ہوتا سو رہا، جو یو ہی بس لائے سلاط فلما ہوا
 بعد ازاں اس بولتے کوں جو بلاتا وورہا۔ الاالہ کے کتے سو
 وو چہ ہے طالبِ یوں اتلی مشقت اس تہار توجہ ہے۔ عشق
 عشق کر عاشق کونچہ کونچہ پکارتے، ملبور اناالعق کہا اگر
 اناالعق کتا تو ہرگز اسے نامارتے خدا شاہد تھا، معنا واحد
 تھا۔ بلندا جو اہس کوں تہام دور کیا، نور کھلہ بچھیں بلندے
 میں خناچ رہتا ہے نص حالتا سو کچھہ کا کچھہ کتا ہے
 خدا اہس کوں خدا ہوں کر بولتا، خدا ہوں کر بولتے بلندے
 کوں کل ہے سکت یر بولتا سو ہور کوئی ہے کون سمعتا
 یوکتہ کیسے قدرت ہے جو یہاں لگیں اوے، ہور خدا بلندے کا بہہ،
 پاوے یو، انسان سری والسرے کا تہاڑ ہے، یہاں حنائی
 کی حاکا نہیں خدا ہور بلندے کا لائی ہے ایک حجاز ایک تالی
 سہج اگر دوئی تالی حجاز تالی کوں خدا کر لکوحانو، تالی تے حجاز
 سہانا ہے بچھانو۔ پھول پھل سب تالہاں کوں آتے نار پھول ہور
 پھل ہور تالی حجاز کا سنگھار عارفان جتے نشانہاں دیتے
 نادان چپ اہس کوں حقا کر لیتے۔ دل میں دوئی آئی، تالی
 نے جہاز تے جہاز کر جائے ایک جہاز اسے کہتلی تالہاں سن، ہر
 ایک تالی میں جلس جلس کے گئے اس تالیلیں میں بھی رنگ
 رنگ کے پہلے ہیں پھول، پھول کتا میں تالی تے آیا تالی
 کتی میں جہاز میں قی آئی سب جہاز ہے نکو پھول۔ بلندے کوں
 اگر خدا کوں اپڑنے کا طلب ہے، تو اسے ہی پھر سرشہ ہی یک
 سبب ہے جلتے جلیں الہیزیا ہے سو یک سبب سوں الہیزیا ہے
 اپنے طلب سوں الہیزیا ہے انسان کے دل جو میں خطرا اگر

دیکھتے چل۔ حیات پہاڑ حاک بارا، آتش آب چاند قارا، ابھال
 آسمان آفتاب، یوچھپے نیں حجاب۔ اگر کس پر کہلے ہیں ہور
 کس تے دیکھا حاتا ہے، تو داس کے انکیتیاں سوں حد سب میں ہے
 بے چوڑ بے چگوفگی کی رضا سوں دس آتا ہے۔ دیکھن ہمارا
 ہووے تو س آوے، دعووتن ہمارا ہووے یو پارے۔ پیر مرشد
 تو بولنے کا بولتا ہے، ونے اس کا طلب اُس پر کیرلتا ہے۔

حس طالب کا مطلب کہاں ہے، وو حالتی ذہن البتہ اس پر
 کچھ حال ہے۔ اگر پیتر سو برس پانی میں اچھے گا پھوڑے تو
 پیتر سوکیا، کور آدمی اوپر چکنا دستا درونے میں سب روکیا
 حنے رچھیا، وو پیتر پیچیا۔ حس طالب کون طلب کا زور
 ہے اسے پیر مرشد کا صعب اثر کرتا ہے، حس طالب کون طالب
 کا زور نہیں پیر مرشد کیتانی کہو کیا فائدہ کچھ یاد نہیں
 اچھتا سب دسرتا ہے۔ حوں حافظ کتا ہے کہ۔ دیت

گوھر پاک نہاید کہ سود قابل فیض

ورنہ ہر سنگ درو لووئے مرخان نسود

حو طالب حس تیار ہے، سب اس کی طالب کا یار ہے۔ طالب
 ناندیا دروازہ گیتولتا، طلب بلاتا طلب بولتا۔ طلب مطلب کون
 انپراتی، وہی طالب حس پر طلب تہام آتی۔ لالہ لالہ کی ذکر
 یوں ہے اللہ کے ہے حو لا کتے ہاں تو زمیں ہور آسمان کون
 فنا کر حاننا، اپنا و حود حملہ کہاں کون فنا کر حاننا۔ حو
 طالب اس سغل کے دنبال ہوا، یو تصور اس کا کہاں ہوا۔
 پیچھیں اے دستا سو اوپر کا چھلتا سب دور ہوا، بہیترو

نوروح کا مکان، توحہ روح تے باب ہمنہ ہر آتی تو دھیمی دہلے
 کھمبیں انسان دھیمی وقت یں ہوتا ہے کہ عالم یس کا مدد
 ہوا روح ہور انسان اس میں اپے بات کتے مل ولے دہر د
 کرس سہننا درت مشکل کسے ہے دل کرس ایسا کامل واصل
 اس غیب کی ہویت میں تے نات ہزار ہزار جلس کی اتی
 انسان کرس خدا عقل دیا ہے تو ہر یک بات ہر یک حاکا
 سہنکر کہی حاتی وہاں تے جو کچھہ آیا ہور آنے بہار ہویا،
 تو سجدوب ہوا دیوانہ کھویا ہے۔ دہے ہرش ہوا، کیا کتا کیانسی
 کتا فراسوش ہوا بے بند ہوا بلند چھتیا انسان میں تے اُتہند
 یو لا اوبائی درکاء یں کیا فقیر یا بادشاہ ہور دواب سب
 بہار ہے دل میں خداج ک تہار ہے ولے عارف کرس ضرور ہے
 یو تصدیق کر حانے نفسانی خطرا ہور رہائی خطرے کرس سو
 بچھانے نفسانی شیطانی خطرے کرس۔ ہر بہار کڑیے نا دینا
 مس خطریاں کرس بہرے قید سو رکھنا حاکا ازک ہے پردا
 بہارے نا دیند نمودنالد اگر یو نفسانی خطرے بہار نکلے
 نوری ہر پاوں دے کلا چکے گلہ کار یو خطرے کرتے ہیں،
 شرم ساریہ خطرے کرتے ہیں اگر رد ہے توں صاحب حال
 تو اس نفسانی خطریں کرس سلہل تہرے رھڑن سو دوجہ
 ہیں تہرے دشمن سوچہ ہیں دشمن کرس پتیا نا خوب
 نہیں، الو میں مل حانہ خوب نہیں روح بہار کے وقت
 نلا تہہہ پر بہائیگی آپے میانے تے نروالے ہو جائیگی۔
 اس وقت کتا توں الو کرس نکڑے مارے کا، کھنر دھونڈے کا
 کپل تے لٹالے حارے کا کام، ہوت ٹہل، اگر توں مائل ہے تو

ہوتا ہے۔ لطافت آتے ہی کثافت سب دور ہوتا ہے ، غایت حضور
 ہوتا ہے۔ حالی سب بھر پور ہوتا ہے۔ حو لے رباں بولتا وو بویچوں
 بے چگون ہے، بے سبہ لے نہوں ہے۔ سنتا ہے ہرر کاں نہیں ، بولتا
 ہے ہور زبوں نہیں۔ جکچہ ووتا ہے سوہمیں کرتے، اگر مرو کتاہے تو
 مرتے۔ دورتے ہیں حدہروو دوراتا، آتے ہیں حدہر وو لیا تا۔ ہمنانچارا
 نہیں ہمیں بچارتے۔ جکچہ وو فرماتا سو کرن ہارے۔ ولے کدھیں
 ہماری ب۔ باب سنتا ہے، ہمارا بی دل ہاب لیتا ہے، ہمناسوں
 بی مل چلتا ہمنابں دلاسا دیتا ہے۔ غم کے وقب یاری کرتا،
 حوشی کے وقب دلہاری کرتا۔ آپرے کوں کام آتا ، سرنے کی
 حاگتے بچا لیا تا۔ حوش دل کرتا ہے، مراہ حاصل کرتا ہے۔ وو لے چوں
 لے چگون لے زباں باب کرتا ہے سو اسے بی لے صورتی سوں فور کی
 صورت ہے، بھوت پاک بھوت لطیف صورت ہے۔ اتنی نازکی
 ہے حو دکھلائی نہیں حاتی، حیتا کہے دی کہنے میں نہیں آتی۔
 اگر کہے تو ہی کوئی دکا یک پتیا سی نا، یو دریا کسی
 قطارے میں آسی نا۔ بیح مہیں حا کر ہمار کوں کون دیکھیا ہے،
 کنکر میں گھوس کر پہار کوں کون دیکھیا ہے۔ تارے میں
 آسماں کیوں سہانا، ذرے میں آفتاب کیوں دیکھیا حانا۔ معال
 یو حال حدہ کرے توچہ ہووے، اس حال وصال حدہ کرے توچہ
 ہووے۔ یو بات حو آتی سو حدہ تے آتی، حاتے آتی وو حدہ یو حو
 پچھاں جاں تے بات آتی وہاں حاتی۔ باتیںچہ میں حو باب
 دھونڈیا سو ہوا سر گرداں، ہور عام حاص سب ہور
 عالم سب یاں حیراں۔ ہور حس پردے تے بات بہار پر
 آتی، و روح ”قل الروح من امر ربی“ حسے اسر حدہ کتے

اسا حو ابتدا تے 'رسول خدا تے' ہوا ہے سوروا ہے بلندا اگر
 خدا ہوا تو خدا کے کام کرنا، خدا کے کام اگر ہات نہیں
 ہوئے تو اپنے بلندا ہوں کر نام کرنا قطرا دریا تے واصل ہوا
 دریا قطرا کون حاصل ہوا ولے یو کیا اپنے باللات دریا ہے
 دریا قطرے میں بھریا ہے عصب قطرا ہے وو حس میں دریا
 بھرتا، قدرت دیکھو قطرے کون دریا کرتا تو دیاسیں دریا
 سہاتا قطرے میں دریا کیوں آتا حنوں یلی کھڑے ہس
 انوں بہوت ہڑے ہیں الساں حو اس مقام پر آتا ہے تو بے
 کچھہ کہیا حاتا ہے یو سب عشق ہور عرفاں کا زور ہے معادا
 توں حائے کا کچھہ ہور ہے یو بات تحقیق سب وونہہ ہے ہر
 یاراں حائے اسا تک ولے ہے درمیانے ایکسج تھا سواد کی
 خاطر ایک کے دو ہوئے یعنے یو تھے سو وو ہوئے لا الہ الا اللہ کا
 ذکر اول پتلہ روز زبان سوں کرتے ہیں خاطر قرار رکھہ دن
 کون گھار رکھہ بھوب دھیان سوں کرتے ہیں حو یو ذکر اسے
 خوب بوضا سوں بھیدے نو فکر اُسے خوب وضاسوں بھیدے اس گھار پر
 آیا، محبت حاصل ہوئی پہلے کا لذت پایا بعد ازاں اللہ کے
 اسم کے، اس قسم کے، ذکر تے ہیں کہ زبان کون اس ذکر کا
 اثر نہیں اٹھرتا، زبان کہاں ہے کہ زبان کون خبر نس اٹھرتا
 حل اس ذکر کون گھار ہے ولں زبان بیکار ہے اس حاکا
 پر فکر کرنا کہ یو بے زبان ذکر کرتا سو کون ہے، اس
 میں اپنے ہزار ہزار فکر کرتا ہے سو کون ہے یو ذکر اس
 حد لکن اٹھرتی ہے کہ ذکر مذکور ہوتا ہے، ظلمات سب نور

ہے۔ قرب کا انداز ہے معشوق کا ناز ہے۔ ہب کا امداد ہے، عشق کا اتحاد ہے۔ حو لگن سسریب اس میں باقی ہے، تو لگن آنا الہ کہنے کے مستحق ہے۔ سسریب کی دہ، آنا الہ لگن۔ الہ کا عشق یاں لگ انہرتا ہے کہ یو آنا الہ کہتا ہے، پچھیں رھتے رھتے یو یکھائے د وقت آنا کے مقام پر آنا تو آنا الہ ہی کہتا رھتا ہے۔ آنا کے مقام پر حو آنا ہے سو تے مع الہ کے وقت کا مانا ہے۔ یاراں ہو انصاف کرو، دل کوں صاف کرو بھوت نکو لاف کرو۔ کہیا مانو، اپس کوں پچھا نو۔ یا نا حاں کر یا مستی سوں با دیوا نکی سوں تے کچھ کہیا حاتا ہے، ولے حکوئی سہچیا وو نی اپنی حاگا پر آنا ہے۔ عردی میں یوں دئے ہیں حبر، کلام الہعائیں لا تعتبر۔ اما حوں انتداتے، رسول خدا تے، ذکر اشغال کا قاعدہ آنا ہے، تیوں بیاں کیا حاتا ہے۔ کہ انساں انا الہ ہوا اچھو یا آنا ہوا اچھو اول تو واجب ہے اپس کوں یہاں بھرنا، ولے نلا احتیاء خدا خدا بولیا حاتا ہے اُسے کیا کرنا۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ آنا ہی معشوقیت کے کمالیت کا مقام ہے، حس کوں سمج میں سمج ہے جس کوں فام میں فام ہے، اُسے یو فام ہے۔ اگرچہ خدا سوں مل خدا ہوا ہے عشق رکھیا نہیں خدائی، اما اتنا ہرے پر ہی بشریب سوں مل چلتی ہے خدائی۔ انا الہ و آنا کا تو لگیا ہے دھندا، ولے حو بشریت کی احتیاج میانے میں آے تو وو خدا سو خدا یو بندا سو بندا۔ بیب

گستہم تھام جمع و پراگندگی کجاست

سر تا بیا خدا شدم و بندگی کجاست

کا حکوئی محرم راز ہے سو جائے گا حو تحقیق ہوا اپنی اپ
 نہ اُسے مل نہ اُسے ناپہ احد ہوا لم یلک ہوا ولم یولد ہو اُحد
 تے گزریا ہے حد ہوا حو کوئی انا عشق اپس سوں دھرتا
 وو دسرے کر نماز کیوں کرتا اسے اپلی عبادت سے فرصت نہیں
 یک تل 'یوں اس سوں اسی گنا ہے مل تحقیق یونچہ ہے ' حیوں
 کہا گنا آہونچہ ہے اما یک انا اللہ وان عشقی ہے وو یک انا اللہ
 وان عرفانی ہے اگر یو دونوں حاصل ہیں تو زہے سعادت تمام
 شادمانی ہے اترہ ۵۔ حق ہو درناں ذکر یک ہے ولے ہوے
 سو تھار عاشق مست ہے عارب ہشمار انا اللہ کے مقام پر ہم
 عشق میں ہم عرفاں مس حکوئی کامل ہے وو ہمیشہ کہو
 ہے ولے انا پر انا ہوو بشریہ بالکل اُس قی حانا یو مشکل
 یو کام بہت بڑا ہے اگر کرم عاشق یا عارب اس تھار پر
 سہج کر کرتا ہے کچھ فرق تو انا پر انا یکہادی وقت بے اختیار
 میسر ہوتا ہے الحال کالبہر تمام سریت کس تے گئی ہر
 کس تے ہاتر نہایت دور ہ قی یک وقت یک تل اس حد لگی
 آتی تر اونا پر انا ہوو اونا کہو انا ہو اپس تے اپیج کچھ ہو
 آتا ہے نہ یہاں اس کا بھتا ہے اگر یو آپے میاں آوے اور
 اپس کں یوں کہوے بعد نالہ کافر ہے نامردود ہو حارے
 آنا پر آنا بہ مشکل ہے آنا کا تمام علم کیسے حاصل ہے واللہ
 باللہ تالہ محمد (ص) نے یہاں کہیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 نہیں تو کیا محمد کوں پر حال نہ تھا ' یو وصال نہ تھا یو قتال
 نہ تھا بشریہ مطلق حانہاری نہیج یو درست نہیں کہیج

آکر کھڑے رہتی، 'نار ہرور ہیار کیاں باداں کتی۔' محبت زور
 ہوتا، 'کام کچھہ ہرور ہرودا۔' حکومتی اس تیار محبت کا بیج ہوتا
 ہے، 'رہتے رہتے بیٹنگے ہرور اس کھڑے کا قصا ہوتا ہے۔' منصور
 یہاں پہنچے آکر دویا مطلق، کہ میں ہوں منبج ہوں انا الحق انا الحق۔
 یو ندے ہرور خدا کا وصال ہے، 'یو عشق کی کہالیب کا وصال
 ہے۔' عشق ایسا ہے کہ عشق تے ایسے کاماں بیوت ہر آتے، 'بعضے
 عاشقاں دکیلاتے،' بعضے عاشقاں چپپاتے۔ بعضے کتے دکیلانے میں
 سوان ہے بعضے کتے چپپانے میں، 'ہر نک کون یک قسم کا وقت
 تیا ہریک زمانے میں۔' بعضے عاشقاں یا عارناں عشق یا عرداں کے
 رور سوں خدا کہوے، 'دہوب حرب نہی عاشق نہی عارب نہی
 سہاے،' یروچہ ہے تو کہوایا حالے۔ اما انا الہ یعنی مینبج خدا ہوں
 یوب۔ وصال تو ہرے، 'یوئی کمال تو ہوے یوئی حال نو ہوے۔
 ولے میں ہرور خدا یو دو ہوے اس نہایب یگانگی سوں یوئی
 دوئی کا مقام ہے، 'دوئی توواں لارم نہیں آدی حان عشق تہام
 ہے،' دوئی دور کرنا یو تو عسی کا عین کام ہے، 'انا الہ کا معنا
 عشق کتا سو عاشق کون فام ہے۔' حو عشق انا کہنے پر آتا، 'تو
 عاشق پورا مقصود پادا۔' سب آپہنچ ہوتا، 'انا الہ میں کا دوئی پنا
 دور ہو جاتا۔' یہاں اپنا آپہنچ یار ہے، 'وحده لاسریک لہ کی تہار ہے۔
 یہاں اپنا عشق اپس سوں دہرتا، 'یہاں اپنی پرستش آپے کرتا۔
 یہاں ر علی نور ہے، 'یہاں آپہنچ سب حاکا بھر پور ہے۔
 حضرحوت خدا سوں ملنے گئے تھے معراج کی رات، 'نو پردے میں تی
 یوں آئی بات، کہ صبور کرو خدا نماز کرتا ہے، 'یعنی اپنا شغل
 پس سوں دہرتا ہے۔' وو نماز کتے سو یو نماز ہے اگر کوئی پچھا نے

حضور کھڑے رہ کر ایک عیسو سون اپنا دل دے دینا چکچہ
 اپنا مدعا اچھے کا سو نماز میں خدا سون پرللا نماز میں
 مختلح سلاکات اچھا، خدا سون باب اچھا، خدا سون اختیار
 کرنا خدا کون انلی نے کسی دیکھنا زاری کرنا جو نماز کون
 حائے تو یہ حائلا کہ اپنے خدا کے حضور حائلا ہوں اے فرما
 سو اوس کی ارموئی بھالیا آتا ہوں خدا کون حاضر ناظر کر
 حاللا افریلندہ قادر کر حاللا کہ اے پیدا کیا ہے جیرو دیا
 ہے اے سہکرحنے اس کی عبادت کیا ور ہو ب برا، ایسے، دیکھے
 کلمع میں تی حنے کچھ لیا ور دعوت برا اول اس دنیا کے ہو۔
 کی یک ذرا خاطر میں نا لیاا بیچیں عبادت کرنے خدا کے
 حضور آتا، تو دیکھنا کہ دل کہاں حائلا ہے ہور کما صفا آتا
 ہے، دن بر کیا کیا خدا کا تجلیات آتا ہے، اس پہنچ وقت
 ظاہری نماز کے خارج ہر عبادت ہے سو شغل ہور ذکر یو
 بہوت دور اندیشی ہو بڑی فکر یو مرداں کا کام ہے، یو
 صاحب دردوں کا کام ہے یو خدا کے خاصے ہیں خدا کے خلوت
 میں معرم، بے یاد ہرگز خالی نس انو کا آتا جاتا دم اپنے ہور
 اپنا خدا باقی دل تے سب کئے جدا انو کا ہمارا اذو کا
 معرم اللہ، چرتا دم لا اے اترتا دم لا اللہ جو لا اللہ لا اللہ
 کا سمع دل میں ثبوت پایا، خاطر میں ہی خوب آیا خدا
 نے یاں کچھ سمجایا پیچہیں چرتا دم اترتا دم ہی اللہ اللہ
 کہتا آتا ہے، بلدا خدا سون یار ہوتا ہے بلدا خدا کون بہاتا ہے
 جیوں شراب کی مستی چرتی تیو معصیت کی مستی چرتی
 بلندے ہور خدا میں یاری پرتی پرتی عشقیہ ہور معشوقیت

ہے اسی تیار ہو اس تیار خاطر خوب اچھلا کہ سب
 مقصوداں پر آویں، بلکہ اس نے دوسرے کچھ مقصوداں
 پادیں اگر اس وقت سے دنیا کوں بسرے کیں ذمے
 تیار تو یاد کر گور کا عذاب قیامت کا پوچھ بھار
 اہر اہر نکو جا، تاواغ ہو رہشت ہوئی، طائر میں لیا،
 ساں یا پ مرتے وقت دیکھا لہے کا رو وقت تو ہی ناہ
 گر، کہ اس وقت یہ دنیا کیوں دستی بھی ہو کر گیا کرتا تھا
 میرے اوپر شائد ہوں ہوئی نماز کے وقت دنیا تک فراموش
 ہوئے، بے ہوشی دیوی حائے صاحب ہوش ہوئے حلے خدا
 کوں مصداق جالیا ہو رہا کوں ہر حق مافیا، تیار
 کرنا اس کا کام ہے نہیں ہو رہیٹس ہر سر رکھنا ہو آیت
 یونانیو تک رسم عام ہے نعلی نماز کرنا ہے نس نماز کرتا
 ہے، خدا کوں وار کرتا ہے اگر اس ہوناں ہو کوئی اہمقامت
 پکڑتا ہے تو نماز میں اس کا خاطر قرار اچھے کا، نہیں ہو
 دل تمام خطرا خطرا ہو کر ہو تیار اچھے کا جکچھہ ہے
 سو خدا ایک ہے، کر جائنا ہے، رسول کوں رسول ہر حق
 ہے کر جائنا ہے، لا رسول کوں سبھے نا خدا کوں بھالے
 ہو کیسی مسلمانہی ہے گون جائے، ایک گھڑی دنیا کا بھلا
 چھوڑ خدا کی مہلت نہیں رہیا نہیں، حائے، رو کیسے حوتلم
 ہر چھوڑے ہیں اجنوں ہی چھوڑناچ دل پر آتا جکوئی
 صاحب ہے دیتا دلاتا ہے اس میں دل خوڑا اے ہرگز نا چھوڑنا
 جس نے سب بچھہ نا، اس کی، بھلاہٹ میں ہو خطرے
 کوں کوں میں، میں لید، جوئی، صاحب دل ہلاں اتو کے

جکوئی اُسے سمجھایا ہو اس کی یاد میں رہتا ہو انسان
 جکوئی یو ہو کام میں کیا ہو حیوان - حیوان ہی کھا تا
 پیتا ہے، حیوان ہی دینا ہے اگر اہل احب سوں جیسے، پس
 ہزار حیف ہے کچھ نہیں کئے - خالی مات آدا حالی مات مات
 واں خدا ہو رسول کوں کیا موی دکھلا تا - بحسب طاہرہ
 پانچ، وقت کا نماز کرے گا حوں سرط سے، قیوں نماز کے
 پچھے ہی ہزار جنس کی عبادت ہے - ورنہ عبادت کئے تو
 خدا کا دیدار رسول کی شفاعت ہے، لاکھ لاکھ عذاب ہے - نصائر
 کوں کھڑے رہے تو دل کوں پاک کر کھڑے رہتا دل پر شہر
 کچھ فنا لیا، حوں نماز کرتے ہیں تو لگن خداج یاد آتا -
 اگر یو بیدار کوئی پایا ہے، تو لا صلوٰۃ الا بحضور القلب
 ہی آیا ہے - نماز میں کچھ پڑتا ہے سوں جانو خدا صو باتاں کوٹا
 ہے، یو ادب کی جا گا ہے یہاں زیارتی کا مں سب بسوتا ہے -
 نماز یوں کرنا، کہ نماز کرتے وقت یو دنیا اس کے وہم میں
 ناگزیر - الحمد للہ ہو قل ہو اللہ اکبر، پڑے سو اس کا
 معنا سمجھ کر پڑھے تو بہوت حاصل ہوتا ہے، دل اہل اوستا
 نہیں جاتا اس کے معنیج میں اچھتا ہے دل خدا سوں واصل ہوتا
 ہے - اس وقت یوں جانتا کہ وحدہ لا شریک کہ خدا ایک ہے،
 حاضر ہے، دیکھتا ہے، عیب اس کی عبادت کرنے آیا ہوں،
 دنیا ہوں عاجز ہوں اس کی درگاہ اپنی عبادی کیا یا ہوں - کہو
 دل کا مالک ہے دل تے خبردار ہے، عیب پاک پروردگار ہے - جتنا
 سکنا، اتنا دل کوں اس باتاں میں رکھنا اسی چیز پر جو مقصود
 کا خطرا دل پر آتاے اختیار، آخر اس خطارے کا علاج ہوتا

اپنے نفس کوں دیکھ گا یو آن حالہارا ہے اُسے اتا لیچہ ہی
 کر خدا، جیو سوں توں حائل سو خدا ایتی ہو یو خدائی
 ہے انسان کوں خدائے ایسا بڑا پیدا کیا ہے کہ یو خدائی
 سب اس میں سہائی ہے ادھر ادھر دیکھ کر کیا ہوتا
 ہے سب اس میں دیکھ کہ تہہ ملیچہ ہے سب یوں دیکھ
 تو سب تہار خدا ہے، ہر یک تہار یک لذت خدا ہے اگر
 کوئی سہنہار ہے، تو حاس خدا نفس و کوں تہار ہے
 اگر خدا انساپ ہو آیا تو ہملا کیا حظ، اگر چاند ہو کر
 دیکھلایا تو ہملا کیا حظ اہم کی صورت میں اگر کوئی
 خدا کوں پاوے تو سواہ ہے، اہم میں حکمہ ہے سو دیکھیا
 جاوے تو سواہ ہے یہاں خوب اللہش دیکھ اگر تہہ
 ہے نظر تہہ ہے نگاہ، کہ خدا اپنے ہولیا ہے کہ ایلہا تو لو
 فتم وجمالہ ایک راز کی بات کتا ہوں سن کہ وو بات
 جناح ہے، اس آیت کے معنی یوں ہے جدھر توں دیکھتا
 ہے ادھر خدا ہے اگر تہہ میں کچھ شمس ہے اگر تہہ
 میں ہے کچھ دید، تو مصطف میں یوں ہوں آیا ہے کہ
 نحن اقرب الیہ من حبل الوريد۔ خدا شہرگ جے نزدیک تر ہے،
 ولے کیا فائدہ کہ آہی بے خبر ہے آہی حسن کام میں
 جیو لانا ہے، خدا فنا امید نہیں کرنا کچھ ہی پانا ہے۔
 بے خبری دور کر خبردار اچھ دنیا و دیس کی ہے ہشیار
 اچھ اے ہملا اس خاطر پیدا کیا ہے کہ اُسے سہیں اُسے یاہ
 کریں اس کے ہوویں، کہ، غفلت سوں جنویں غفلت سوں
 کہا وین غفلت سوں پیروی حتم اپلا غفلت سوں کھوویں

پر سنوار نکلیا۔ وہی قطرا ہے جو ریچھتا رحباتا، وہی قطرا
 ہے جو دیتا نیلا۔ وہ قطرا حیو کا وجود، جس حیو میں
 معبود۔ وہ قطرا حیوں انکیماں تازا، یہاں دم مارے کسی اندازا۔
 عارت کی سڈاس وونچہ ہے، احتیوں اس قطرے کی ناس وونچہ ہے۔
 ایک قطرا ولے ہزار ہریا اس میں، خدانے قدرت عکائب کرینا
 کچھ اس میں۔ اس قطرے کا کون پا یا مایا، آسان
 زمین اس قطرے میں سما یا۔ ذہنی دیکھ، انکھائی دور
 دل کا ستر ایک۔ جو کچھ کرتیاں سوں انکیماں دور دل،
 اسے سہجنے عاشق ہونا یا بھوت عاتل، یو بات بھوت ناریک
 بیوت مسئل۔ اس بات کے مانے، ہونڈبالہ ناداں کچھ کا کچھ
 حانہ۔ داذا کریں فکر سر چڑے، فاماں ہنس پڑے۔ اقلے پر
 کیا چپ رہینگے، کیا جانے کیا کھینگے، یو رمز نکات
 بولتا ہوں، خدا کے راز کی بات بولتا ہوں، یو عاشق دور
 عارت کے سنگات بولتا ہوں۔ کہ عارت عاشق عاسنی عارت
 ہے باذات، وو پا وے گا یو بات۔ اس قطرے میں
 حیو دور جیو تو مرتا میں، وہ قطرا تا قیاس حیسا کا
 ویساچ ہے اس قطرے کوں کوئی تحقیق کرتا نیں۔ کیتا
 کہوں اس بات کے مانے، اس تے افکے خدا جانے۔ عرض یو
 حیو دور سب دل میں ہے، ہزار ہزار عالم ہو ایک منزل
 میں ہے۔ اے چتر سبھیں، انسان کوں دھنا فگو جاں، اگر
 خدا کوں پچیانے منگتا ہے تو انسان کوں پچھان۔ حنہ
 کا جسم اسو بند ہے، مند میں جند ہے۔ حنہ اپنے باپ کے
 بند، کوں دیکھو، اونے اپنے حنہ کوں دیکھو، اپس میں جائے
 گا، تو اپس کوں دیکھے گا، اپنی ساریت معلوم ہوئے گی

کہتے تھے کہ حضرت روح سوں آسمان پر گئے تھے انہوں نے تحقیق
 یوں گئے ہیں، 'ہمنا خبر ہوں گئے ہیں' شرع نے لوگائے کہ
 نایوں نہیں حضرت اسی جسم سوں آسمان پر گئے تھے، اسی
 قسم سوں آسمان پر گئے تھے جو جبرائیل خدا کے پاس تھے خبر
 لیا تھا، تو اسی کی صورت ہو کر آقا تھا، حان اسرار، حان
 راز کی بات اس نے پیشتر حضرت جانے ہوئے پرور ہمارے
 یو باب عقل کی حد آگئے تھے، 'نقل کی حد آگئے تھے جتنا ہے
 اس ہر دو جہاں کی منزل میں،' انا ہے سب دل میں وہی
 ہوا عاشق ہو رہی بھلیا، جس پر پڑا کھلیا دل میں
 جانے ہوئے کو پانے کی بات خدا ہے دل میں خدا ہے یہی
 دیدے یہاں دیکھتے سو دیکھے دل میں جاویں، تو دل کا
 دیدار پاویں دیدار ہوئے دل دونوں ایک ہوئے دل دل دیدار
 دیدار دل یو ہی من عرت نفسہ نقہ عرت رہے، کا مقام ہے آپس
 کون دیکھنا آپس کون سمجھنا عارت ہوئے عائق کا کام ہے تو اپنا
 پیکھنا ہے یہاں آپس کون اپنے دیکھنا ہے یو حضور کا جلوہ ہے
 یو اپنے حسن کے غرور کا جلوہ ہے جکوئی یہاں آنا ہے وہ کچھ خدا
 کون پانا ہے یکس کون کئے پوچھنا کہ تو خدا کون کیوں جانیگا
 دیکھنا ولے نہیں پچھالیا دیدار ہوئے تو دل میں جانا، جیو ہو تیرے
 پیو کو پانا جیو کو پانا دل کون دیکھنا عجب تماشا ہے،
 سرتے پاویں لک سب تماشا ہے باپ کے ملک میں تے جو قطرے
 ساں کی رحم میں آیا تھا ہوئے جیو اس میں سمایا تھا،
 ہوئے انی اسپیلج ہے، 'ولے بہاں سب علیے میں پیچ ہے وہی
 قطرا جو وجود پکڑ کر بہاں لکلیا، وہی قطرا یو صبارت آپس

تجھے معشوق کی کیا پڑی تو عاشق ہے اپنی نبار - دیت
 معشوق بے نیاز اھے بادشاہ پوری
 معشوق سوں نکو کرو ہرگز براسی

معشوق نے نیاز صاحب ہے و و حکچہہ کرے گا سو اُسے سہاتا ،
 توں عاشق حریصی بندہ تجھے دل ثور لینا کیا کام آتا - دل
 دل توڑتا تو کیا دل توڑا حاتا ہے ، دل توڑیا ہوں کر چپ
 سوں میں تے دل آتا ہے - یو عشق ہے اس تے حیو کیا بھکے گا ،
 حاتمہ توڑنے حاتے گا اتنا لگے گا - اگر عاشق میں ہے عشق کے نشانے
 تو عاشق پر معشوق آبی ہوتے دیوانے - یو سن ، ایک عشق
 اس میں ایتنے گن - بارے اے مں مہن تو حو کتی ہے کہ
 میں دل پر عاشق ہوئی ہوں مجھے دل سوں ملا ، میرا دل
 غنچہ ہوا ہے پھول کر - دل بھوت ہے مزا ، دل پر کوں رہ سکتا
 کھڑا ، کہ کہیں ہیں قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالیٰ ، دل دھوت
 آلا یعنی خدا کا عرش مسلمانان کا دل ، حکوئی دل کو انپڑیا
 رو خدا واصل ، بعضے کتے ہیں کہ حضرت کوں ہی معراج دلیچ
 پر ہوا تھا ، یو راج کاج دلیچ پر ہوا تھا - دیدار کوں دلیچ
 میں دیکھے ، پروردگار کوں دلیچ میں دیکھے - دوباتاں خدا کوں
 بھاتیاں تھیاں ، سو باتاں دلیچ میں تی آتیاں تھیاں - بعضے
 کتے حو روح جسم سوں آسمان پر حاتا اس جسم کوں روح سو
 مفارقت لازم نہیں آتا - حو جسم روح ہوکر آسمان پر چڑے ،
 اس جسم کوں شکست ترکیب نہیں وو کیوں خاک میں پڑے -
 حضرت حو دل پر آئے سکے ، حو حطرا دل میں تی آتا تھا
 اس خطرے کا ناو جبریل دیکھے بعضے کتے کہ یوں نہیں بررگاں

فرلشت ہے ، ہر رنج کوں راحت ہے ، کیا واسطہ کہ ہو عشق ہے
 عاشق کا یو حال کرنا ہے ، تو کیا معسوں نے گذرتا ہے معشوق
 نہیں مشق نہیں سلجرتا ، معشوق کوں مشق دیوانے نہیں کرتا
 معشوق تاراں تول نہیں ہوتے ، معشوق گھالگرا گھول نہیں ہوتے
 معشوق ہی مشق کا سواہ لیتے ہیں ، معشوق ہی عاشق خاطر
 جیو دیتے ہیں ۔ معشوق ہی زار زار روتے ہیں ، پھرتے ہیں
 معشوق ہی عاشق خاطر لئی کچھہ کرتے ہیں اتلی طاقت
 کان ہے اس میں جو بچھڑے سکے ، بچھڑے کا دکھہ نہ سکے
 معشوق کا دل ہے دل ہوکر کان ہاتا عشق آپہنچ لک نہ کر
 زوراں سوں کھیلچ لپاتا عاشق نے عشق کوں ناگر ، معشوق
 پاواں پڑ پڑے آکر معشوق ہے روا صاحب ذات ، عاشق کا جو
 عشق پورا نہ دیکھتے ہو وہ عاجز رہ کر تے بات اگر دو اپلی
 ہے پروائی پر آوے تو عاشق کا کھر میں جیو جاوے تو
 عاشق محوہ میں کتلا نیاز اچھنا کیتا امتیاز اچھنا توں
 توہوں آنا پیش ہوں بادشاہ الگے درویش ، حوں صاحب الگے
 غلام ، ہزار ہزار تسلیم ہزار ہزار سلام اس کا حسن آئیرے
 دل کا اجالا ، اس کا عشق دیرے پیلے کا پیالا معشوق کا
 جفا سونے عاشق کوں سار نہیں عاشق کوں معشوق بعیر آرام کی
 تھار نہیں عاشق کوں معشوق بعیر سو ناچ نس عاشق معشوق
 کی ہے رضائی کرناح نہیں عاشق اپس کوں کیا خاطر سہانے لاوے
 وہی خوب جو معشوق کوں بہارے عاشق جو ثابت ہوا اپنے تھار
 معشوق آپہنچ آئی ہے بے اختیار معشوق جکچھہ کرے تو عاشق نے چار

حو دل کا یار اچھے کوئی تو کہوں میں بات ایسے دل کی
 کہ آسانی کچھ اندیشے کوم کر میرے مشکل کی
 حکوئی چتر ہے جکوئی حان ہے سو تجھے پہچانتا ہے ؛
 توں یوں کیا سو ووں بی کرنے حافتا ہے۔ توںچہ ہے مجھے دل کو
 ملانے کا ضماں ، توںچہ ہے میوے ہور دل کے میانے میان۔
 اتنا کیا سو توںچہ ہے ، یو کام سب تجھے سوںچہ ہے۔ محبوب
 خوب ہیں کہیں ایسے دنیا میں ، سو ریج چاند دونو مل
 اس تارے کوں حئے۔ نظر بولیا اے حسن دہں ، جگ جیون
 من ہرن ، من موہں ، مہبوسی کی روشنائی ، ناراں کی صفائی
 حیواں کی پیاری ، دلاں کوں آرام دین ہاری۔ دیدے مشتاق
 تیرے دیدار کے ، عاشقاں اسیدوار تیرے پیار کے۔ یو ہور
 کچھ فیں دل ہے ، دل ہات ایما بہوت مشکل ہے۔ دل ہادشاہ
 دل آپ بہاتا ، دل سوں دل ملے بغیر دل ہات نہیں آتا۔ بیت
 کرے کوئی دل کو کیوں اپنا سینے میں چھپکے یو دل ہے
 تجھے آسان دستا ہے مجھے یو بہوت مشکل ہے
 دل تو ملے حو دل کوں دل ملا جانے ، حکوئی دل سوں
 دل ملارے دل کوں پہچانے۔ اول تے دل کسی سوں حور نکو
 وو تورتے گا تو تورتو نکو۔ عشق کرتے سو دیوانے ہیچ ہور
 دل اگا تورتے سو سہمت دل بحر کور۔ عشق میں معشوق کے
 جفا نے کچوانا ناں ، دل پر اپنے دریغ لیانا ناں۔ عشق کا وضاح
 یوں ہے ، قضاچ یوں ہے۔ یاں اپس کوں بے دل فاکرنا ،
 کام اپس پر مسکل فاکرنا۔ عشق ایسیچ چالیاں تے پا یا
 رواح ، عاشق کوں مو سے سو سے بغیر کیا علاج ، ہر جفا کوں

ادھر تے ناز توں کرنا ادھر دو کرتے ناز

ہو ناز خوب نہیں دونوں بھی ہونگے واز

معتوق نے ناز کرے تو عاشق نے نیاز حورنا عاشق
 می ناز کر کر معتوق کا دل توڑنا ہو نازاں ہلا ہے، ہو
 نازاں میں ہرا غلبلا ہے سارا بھانڈا نکو ہوڑ جاں دو
 نازاں واں توڑا توڑ معتوق کا لسلگلا ہی ایک بیمار ہے
 ہل دوٹیا ہو لسلگلا ہی کیا درکار ہے حو لکن لسلگلا ہے
 میاںے میاںے تو لکن اس میں لسلگلا ہی ہے معتوق خان معتوق
 نیی لسلگلا ہو ہیگی نکو کر ہل نکو توڑ، حننا دو توڑے گا
 اقل توں حور عشق اور اور لگیا سو چھٹتا کدوں، تو لیں
 توڑنا سو چھٹتا کیوں معتوق کا لیں لسلگلا عین ناز ہے لیں
 تھار عاشق کا کام نیاز ہے اس کے ایس ملنے تے تو ایسا کی
 واز ہے عاشق ہے تو معتوق کا ناز سوس توں ایس سو سیا
 ہونہیں سمجھیا تو ہرار الفسوس کہ آخر استغلائی عاخری
 کا پیلے کی لباس نا اسیسی اسیتے ہوئے کی خاص
 معتوق کا ناز دھات دعات ہے، اگر کوئی عاشق سمجھے گا
 تو یاں بات ہے اتھا حسن دھن موہنہ جگ حیوں دل کھواں،
 ہل پر حو عاشق ہوئی تھی سو نظر کلے سب اپلا احوال
 بولی سمجھائی کہ اے بھائی حیوں توں ہل کی صفت
 کر مجھے دل ہر عاشق کیا ہے تیونچہ انال اس کے ملنے کی
 ہی فکر کر لکنا مجھے فرصت دنا ہے مجھے دل ہر عاشق
 کرنے تجھے آتا ہل کوں مجھے ہر عاشق کیا تو تیرا کیا
 حنا بیت

دونوں ہی عشق پر عشق ہیں یوں کون نام کیا ہے ۔
 عاشق روتا معشوق ہی روتی ، عشق کی دات گھر گھر ہوتی ۔
 معشوق اپنی مستقامی دل میں چھپاتی ، عاشق کی بے تابی
 ظاہر ہو آتی ۔ عاشق اوتاؤلا بہوت گرم ، معشوق کون حایل
 ہوتی شرم ۔ اپسکوں اپیچہ دھاتا ، اپسکوں اپیچہ لگ حاتا ۔
 فارسی میں کیتا ہے کہ بیت

عشق است بسکہ در دو جہاں حاوہ میکند

کہ ار لباس ساء گہ ار کسوت گدا

عشق کدھیں صاحب کدھیں غلام ، ایک شخص کے یو دو
 نام ۔ عارضی اور امتغلانی ، یو ایک صعت ہے عشق کی
 حو دو صفت ہو آئی ، اگر توں دی عاشق ہے تو یاں
 سہجید رہے دیائی ۔ دارے حس نہن دیو کا حیوں عجائب
 رتن گلو غنچہ دھن ، نظر کون حاوت کو گھر میں بلائی ،
 نزدیک سلائی ۔ عشق سوں سیدنا حالے ، انکھیاں میں تے انھوں
 تہالے ۔ سبحان اللہ یو عشق ہے اگر یکسکے دل کون زیر
 و زبر کرے گا ، پانی کون حون حگر کرے گا ، تو آخر دسرے
 کے دل میں ہی گھر کرے گا ، آگ ہے حالے گا اثر کرے گا ،
 مستی دھسے گا بے خبر کرے گا ۔ بیت

عشق تے عاشقاں مراناں پائے

عشق آخر مراد کون اڑے

رموز رار ہوے گا ، ناز نیاز ہوے گا ۔ بھولے بغیر بھلایا

نہ جائے ، دھوندے بغیر پایا نہ جائے ۔ دات ایکیچ کتا کتا ۔

حکچھہ ہے سو ثابت پنا ۔ بیت

چالے، روی سلیمانی، عشق چلندر، عشق بہاں، عشق دہن، عشق
 انہاں، عشق حاکم، عشق سلطان، 'عشق ے، روشن زمیں، عشق
 تے روس آسمان، 'عشق تے روشن ہر دو، وہاں، عشق تے
 عاشق معرور، 'عشق تے معشوق نے نکڑی ظہور، عشق روشن
 سب میں بہر نور، 'عشق اُحالا، عشق نور، عاشق نور، معشوق
 نے سن کا مایا - و عشق، 'اس ہونوں کوں دھندلانا سوں عشق
 ہلاک ہو کر غم سوں، 'نکسوں ایک بھلاتے ہم - وں، کیا پرس
 کہا نار، عشق میاں میاں آیا پچھیں کہاں کا قرار، عشق لگے
 بغیر دل لگنا نہیں، 'عشق کا لذت ایسا ہے جو ہرگز دل بھکتا
 نہیں عشق سے جتنا دکھ، عاشق کوں اہل سکھ جان دو
 حیو ہوتے ہیں راضی، واں دل کی کہلتی ہے بازی - حیو
 کے دریا میں ہمار کا طوفاں ماریا، 'کئے دل جھٹکا کئے دل
 ہاریا، عاشق اپنے کوں سزاوار کہ نا معشوق دیکھ معشوق
 کوں، 'موش آوے، - شوق کوں ہمارے معشوق اس کوں
 سزاوار کہ نا عاشق کوں رحیمارے عاشق کا دل بھلاوے،
 'عاشق کوں اپنے بھلے میں ہمارے معشوق لائی ہے ولے
 معشوق میں ہی تمام عاشق کی صفت ہے، عشق نالوں ہے ولے
 عاشق میں ہی تمام معشوق کی کت ہے، عاشق معشوق دو
 نام، ولے دونوں کا انک کام سب کوں انک رضا میں گہڑے،
 'ولے نالوں دعا ہے عشق انکیم ہے جو دونوں جاگا حلو
 دعا ہے، 'کیں ناز کی صورت پکڑیا کیں اس کوں نیا کیا
 ہے انک عشق ہے جو دونوں کوں بے آرام کیا ہے، 'ایک عشق
 ہے جو دونوں کوں اہنام کیا ہے، ایک عشق جو اتلے کام کیا ہے

غزل

سہیلی یار بپھریا ہے مجھے وو یار یاد آتا
بسر فیں سکتی یک قل میاںے وو سونار یاد آتا

جہاں میں دیکھتی ہوں وہاں مجھے اس کاج مون دستا
وہی بستا ہے دل میں وو چہ تھارے تھار یاد آتا
مرے یو دیدے نادیدے کدھیں تک دیکھیں گے دیدار
مجھے دیدار ہے آتک مجھے دیدار یاد آتا
مری آنکھیاں میں پھرتا ہے ترے مکھ کا خیال آکر
تیرے رنگ روپ پر بھولے ترا رحسار یاد آتا
کھڑے قد کی بلالیونگی نظر دھر دیکھونگی حس دیس
قیرے زیناں تیرے سیناں تیرا گعتار یاد آتا
ستی ہوں سدہ میں اپنی کہاں گی بدہ رہے مجھے میں
نہجھہ خوشبوٹی خوش لگتی نہجھہ سگار یاد آتا
تیرے دیدار کا میں ڈھیاں دل میاںے پکڑ رہی ہوں
نہجھوں پھول خوش لگتا نہجھہ گلزار یاد آتا
کیانا زین بھاتا ، پانی زین بھاتا ، دل کی خاطر حس کا حیو
جاتا — بیت ،

حسن پر اندھاوا ہوا سب جہاں

حسن پر پڑیا ڈوت کر آسماں

عشق کے پھاندے سنپڑی ، باتاں چہ سن اس حال کوں
انپڑی - کہاں حو اسے تھا سعب ، پانوں سوں پڑنے کا آیا وقت -
عشق عاذر عشق توانا ، عشق دانہ عشق دیوانا - عشق اپنے
رنگ میں آبی گھلتا ، عشق ایس پر آپی بھلتا - عشق کے

حیراں ہوا عقل کر بڑی بات

دو گوہر دیکھ کر گوہر بچتا آیا

جو اس گوہر میں حرر رہا۔ و خالدا

کہا میں ہرگز نہ رہے، دو اشتاکی کی صورت معصیہوت، ہائی
ولے دو صورت یہاں کون آئی یو پاک صورت اودار
ورب معرب ہرر شام کے پادشاہ کی ہے عالم تہام کے
بادشاہ کی ہے، یو اس کی صورت ہے حس کی صاحبی۔ س
پر چلے، یو اس کی صورت ہے حس کے حکم کے زمین
آسمان والے صورت ہوت عاقل اس صورت کے صاحب کا ناؤں
دل بیت

صفت دل کی کمالی حصی کے پاس

لگنا دل کی آخر حسن کون اس

نظر دالا خاگا کے برے کھولیا چھدیاں چھدیاں ہاناں
بولیا حسے دو سواہ پھریاں ہاناں سے یو کھریاں ہاناں
سن کچھ فکر دل پر لیائی دل پگھلائی۔ عاشق ہوئی دل
رہے از کسی ہوئی بیت

حسن پر دل بھانا دل میں اوپر

پڑنا ب کام مشکل حسن اوپر

دل پر عشق چھایا ناز نیاز پر انا۔ حسن کون دل کا
لگیا دھیان دل حسن کا ہوا پران حسن کا ذکر ہوا دل
حسن پر وقت کام ہوا مشکل -
غزل گفتن حسن از فرای دل

روشن ہوتے ساتوں فلک۔ دہائی کہ مرے دل میں بہوت
 دیسیاں سے یو تھا، حیر ایتی تھی حاسنا، کہ کوئی مرد
 خاص پیدا ہوے جوہر شناس پیدا ہوے، کہ جوہر کوں جانے،
 جوہر کی قدر کو پہچانے۔ دیت۔

آدمی کوں آدمی کی طالب گر آئے

آدمی جیسا مدگے وو ویسا پائے

دارے الحمد للہ ایسا جوہر شناس آدمی آیا، حدانے ایسے
 یہاں لایا۔ یو بات ہوے پچھیں عہزے نے نظر کوں دوسرے
 دیس حسن کے حضور لایا، نظر آیا، نظر کا روپس حسن کوں
 بہوت نہایا۔ نظر کی نظر حسن پر پڑی، حسن کی نظر
 نظر پر کیڑی۔ سلام علیک علیہ السلام، حیوں دنیا کا روپش
 تھا تیوں چلیا دنیا کا کام۔ دیت

چتر تھا گیا بیگ محتاس کوں فام

ریحیا کر ایسا دل چتر کا ہے کام

حسن دہن، مس موہن، حگ حیوں، حسن علم کی حوں
 جوں بوجیتی بات، نظر تیوں ایک ایک بات کوں کہا سو
 سو دنات، چہبیلی نار، رنگیای سھر کار، وو بات سن دہوی
 سہ مات۔ حسن دہن خوش طبع خوش فام، حیو ہوو دل
 کا آرام۔ بات تے دکھیا کا دکھہ داوے، موں دیکھتے دل میں
 حرسی آوے۔ حزانے دار کوں بلائے فرمائے کہ وو سنگ
 حوسرنگ تراشی صورت ہے، مس مورت ہے جا، بیگ لے کر آ۔
 حزانے دار ہی نگینہ دھایا، جو صورت حسن دہن مس موہن
 مہنگی سو لکر آیا دکھلایا۔ نظر کی جہ اس صورت پر نظر پڑی

میں کہا حدائق ہے بہوت رویا گلے لایا بہوت ہزار خواہی
کدا بیت

حکوئی بھڑے پچھیں نہیلج ملے پانا ہے
خدا ملانے کون ملگتا تو یوں ملانا ہے
ہولیا ہو قصا کسے تھا فام خدا کے ایسے ہیں کام بہوت
عزت سوں بہوت حرمت سوں شہزے نے نظر کون اپنے عمر
لیکر گیا دلاسا دنا حوں نواضع کرنا تھا تیوں تواضع کیا
القصہ حسن نازنے گلہزار نے انکھیاں کے سنگارے دل کے اٹھارے
سئی کہ شہزے کا بھائی ہو نہیں پس تے بھھریا دھا سو - لیا
شہزے کے دل کا شہچہ حوں پھول کھلیا - بیت

حکوئی طالب ہے اس کون طالب الہزنا ہے
طلب میں ثابت ہوتا ہے تو سب اندرتا ہے

حسن ناز چدر چوسار صاحب صورت صاحب دندار دوسرے
دس شہزے کون بلائی کہی میں میں ہوں - بہوت دھنساں بھھریا
دھا سو ملہیا ہے میرا بیٹائی کیا فام دھرتا ہے کیا کام کرتا ہے
شہزا ہو لیا کہ میرے بھائی کا ناوں نظر عجب مرد ہے
با خبر ہولی کہ کیا ہنر حاننا ہے ہولیا کہ نعل سائک
ہیرے ریں خوب پچھاننا ہے بیت

خوبی اچھنی ہے خوب کے سنگات

خوب اسی کے ہیں خوبچہ مات

حسن ناوں دل پرور دندار جھوٹے اٹھار پاس ہڑے مول کا
بہوت قول کا عصب ایک جوہر دھا کہ کسی بادشاہ کے خزانے
میں ویسا جوہر نہ تھا - کہ جو پڑنا اس جوہر کا چھلک

دو آسمان دو بچھڑ کر ہوئے سوئے ہوئے

ایکس سوں ایک مل دیکس کوں ایک ہیں جانے

ولے نظر کوں ایک دیانے، تیا بہوت حوش نام، عہزا اُس

کا نام - نہیں ہیں قبیح، ادا پڑیا تھا، ایسا کچھہ قصا کپڑیا دیا

آخر جس کی حدت اسے روری ہوئی، فیروزی ہوئی -

دیکھ کوئی کام کوں چاہتا ہے کام در اچھتا

ولے دو کام ہوئے لگ ہی بہوت تر اچھتا

القسمہ قصارا یوں ہوا جس وقت کہ دطر رحسار کے

گلزار کا نظار کرتا تھا دل پارا پارا کرنا دیا، خدا کیا

کرے گا کر امتحان کرتا تھا - عہزا فرکس رار میں اس

عشریا کے گلزار میں، دست پڑنا تھا، ولے شعور دھرتا

تیا سب بیمار دطر کرتا تھا - دطر کوں دطر سوں دیکھتا عہزا

ذیں پچھتا دیا، کوئی دیکھا، ہے کر حادیا - ہر بڑا آتھیا، اپنا

لہو آپی گھتیا - ہور لہوا اس پر اچا یا، کہ تو کوں ہے

کیوں اس باغ میں آیا - عہزا مس، عصے سوں ہندس،

نظر کوں مارے خاطر دطر کی انکیتیاں نادیا، تن پوکے

کپڑے اڈاریا، مکتا تھا کہ مارے ولے نہیں ماریا، کچھہ

دل میں بچاریا - نہیں ہیں میں دطر ہور عہزے کی ماں نے

کچھہ فکر کی تھی، دونوں کوں دو لعل دی تیں، دازو

کوں نادنے، مہر محبت سوں نادنے - دیا کوں کیا پتھانا ہے،

کہ ایک وقت ہے زمانا ہے - کچھہ ہوئے تو ایکس کوں ایک بھانے،

ایکس کوں ایک جانے - غہزے نے نظر کے خنزو کا وو لعل

پچھتا دیا، حافیا کہ یو تو اپنا بھائی ہے، اپس میں ہور اس

حدھر دیکھتا ہے ادھر خوشی ہوو اُلاں حدھر دیکھتا ہے ادھر
 ناز ہوو چہالہ بیت

نظر اپنی سرائ کون انہریا

تہا ہو دیداد داد کون انہریا

یکایک وہاں کسک جیسے نظر کے نظر دے دے
 کچھے نظر کے نظر دے دے جتنے ایلے بہوت سہالے حانو
 دل کے دالے باتاں بولتے ایلے س منس چالے اسے جیسے من
 میں ایلے ولے سب فتنے ہر ایک سر بند حانو شواب کا بند
 چانگیان تے گرم ہم دل حاناس ہم حرم صورت اس دل کا حانو
 قطرا زہر دلاہل کا بیت

رقل نہیں ہیں حسن کے دندے ہس

حدو لیلے کون بہوت سہالے ہس

نظر پوچھیا کہ نہیں کون ہیں کیا نام دھرتے ہس کیا ہم
 کرتے ہس انو بولے کہ حسن ناز عالم کے دلاں کا ادھار دل رہا
 شوح چشم دل شکار حبش ہوو زنگہارتے بہوت دیارتے سنگے
 تہہ سو ایک دل دھرتی ہے دل اپنے تر بہوت دل دھرتی ہے دو دل
 آنت ہے بلا ہے عاشقان کے دلاں میں اس کا فدا ہے سحر تو لے و
 ایک حیرو کا چھوٹتے مار دل کا چور ناک عاشقان پر کرنا ظلم
 سب عاشقان ہوتے بہاں حیراں ہوو گم حس عاشقی کو آنے ساریا
 وو عاشق نکیں داد ملگیا نکس یکارنا بہوت چہیلے ہوا ہتھیلے
 ہمیں سب اس کن غلاماں ہیں عاشقان کے دلاں کے داساں
 ہیں اس باغ کی نگہبالی کرتے ہیں حوائے حیراں کی دیتے
 دھرتے ہیں جہاز پت پھل بہاں کا ہے ہمارے حوالے ہو دل
 جہازاں سب پانی دے دے ہمیں پالے ہست

ہوں - یو پل صراط کی مات ہے، دیوت داں آقا آت ہے - ایذا
 کچھ مجھ پر کیڑیا، ولے زیسا مسکل منہ کیوں میں پڑیا -
 ات کوں اس کی پریساںگی پر، اس کی حیرانگی پر، اس کی
 سرگردانگی پر، مہر آئی، اسے گلے لائی، کہی اسے دھائی - جدا ہے
 کچھ عم نکوکر، حوش اپنے حد اکڑوں نکوکر، تعوا کم نکوکر - یو
 دول دول ات دیوت لہری دیوت تری، وہاں ے دھچاں کھاتے کھانے
 کھر پر تری وہاں ے دو چار تار ست تار کوں کھر پتر ایائی، کہی
 اقل مری - وے کدھر جاتا ادر جا دھائی - فطرت کوں دیوت
 پئی کر جادیا، دیوت اس کا اپکار مانیا - اہمیت منگیا، رخصت
 منگیا ات ے پیار سوں اپنے ات میں چت کار کر تھوڑے کی
 بال، کیوں تھے کام کچھ مسکل پڑے تو دو بال آگ ہو دال -
 میں حاضر ہوں گی اس تیار، پیلاڑ کام کر دھار پرورنگار ورد
 جدا - کیل کچھ سب تے جدا ہے

حسے کوئی میں مدد اس دن جدا ہے

قر نکو، اس وقت در اہم نکو - ات سوں رشاح نکو،
 فطر دشاں ے سر دندار کے اُدھر، چلنے سو کوں قدم رکھا،
 حوش ہوا دور عم کم کیا دارے بیگیچ سہر دیوار میں،
 رحسار کے گارار میں، عسائٹ دادر تھار میں آیا، آسودا دوا
 راحب پایا انکھیاں درکس راف سندر رحسار لالا، قی پھول کی
 قالہ دھن عجم سو دال کالا دالا - حور طاوس گلا مہری بچن
 میں طوطی کے توریے، قل ہونوا چال کپک ادھر عین سکر
 حورے - گلے میں چاروں طرف گوہراں، دانو سیٹھے پانی کے لڑیاں -

سو اس دل رہا فار کون دندیاں کے سنگھار کون چمر چوسا
 کون ایک سہیلی تھی، بیوت چھپائی تھی، رات رنگیلی تھی
 نائیں اس کا لٹکا سا ڈولی نپٹ رنگ کو کالی گھنگر والی
 قاسم کے گلزار کا ہور شہر دندار کا نہاسا دیکھتی تھی
 حابھا دیکھتی تھی اب و ہوا دیکھتی تھی تھامے سوں
 ہیولائی تھی، اسائش پائی تھی سو اس وقت دھوپ کی
 کرسی تھی اپنی فرسی تھی، کھر کے چھاؤں الے اسی تھی
 آپس میں یگانگ نظر پر اس کی نظر پری، بیٹھی تھی سو
 بچک کر اٹھ کھڑی بیٹ

اشک اشک کون حانیا تھی

اسنائی کون کوئی پھیالدا تھی

نظر کون پوچھی ہو کون کدھر تے آیا، اس باج کی خیر تو
 کہیوں پایا میرا خاطر نہیں جمع بچہ من بیوت حسنی طبع
 پریشان سا دستا حیراں سا دستا کچھہ گلو الیا دیوں دستا
 کسی کی چوری کیا دیوں دستا دونوں حیراں دونوں سرگرداں
 سکیے نہیں ہیں ایکس کون ایک پچھاں نظر کی ماں تھی
 ہلکوسنائی، سیاہ پیشانی باپ تھا ترکستانی لت سوں لت پٹ
 ہو کر یار پٹ ہو کر اسنائی و ہم شہری کا اظہار کیا، اس
 وقت ہمارے اپنی دستگیری کون تیار کیا حیب لاکر بالیں
 ہاں، بولیا اس کئے سب احوال بیٹ

سہر عاجز پہ ہر کسے ادی

کہ خدا کون ہی عاجز بہاتی

کہ یاں لگ اکر توں پڑیا ہوں، کیا کروں بدہر نہیں آتا

قطر حیرت تے بان گم ہو کو حار۔

گھر دستیجہ دیں کبوں دات پاوسے

موٹھی میں کیوں پکڑے بچارا، حدھر دیکھے اداہر داڑ بارا۔

نظر کون ایسے حاکا پرتے کدرفا نہرت مسکل ہوا، نظر حیراں
پریستان فکر مند لے دل ہوا۔ بیب



طر کون تھار دیں کس تھار حار۔

وقت مسکل حدا کچھہ کام آوسے

طر حوار آوارا، کچھہ دیں دستا چارا، عاجز ہوا بچارا،

ضایوں ہوا، حدا کا رضا یوں ہوا۔ حو دیس میں حسن نار،

بوتار حوش دیدار حوش گفتار، حوش و متار دب دیں کاسنتار،

دل کا آدھار۔ پھول قالی تے حوب لکھتی، چلئے میں ہنس کوں

تکتی۔ راویں تے بہتھی بولے دات، آوار تے دہری کوں کرے

دات، کدول کے پھول کے پھنکریاں حیسے دات۔ چن میں

ہول سورم حضور، لاح تے آسمان پڑ چڑے چاند سور۔ مسبت ہتی تے

غور، ساتی بہاتی، کسے خاطر نہیں لیانی۔ دل حانو کائے داگ،

دل حانو عشق کی آگ : بیب

یو موہن دھنن عکائب موہنی ہے

سورم اس کے دوس کا درستی ہے

حودن الماس تے گھت، ادھر یاقوت تے اعلیٰ نہت۔ اسی کییاں

کھیاں حانو لالے، حادو سراب کے پیالے۔ دانتاں دیکھے موٹی

دانے، گھرے گھر پھرتے ہو کر دیوانے بیب

نظریاں میں انکری مرد کا دل ہات نہں نکری۔ اہلی چاترائی
 کچھہ نام نہں کی نکاسی کچھہ کام نہیں کی۔ وہی عورت بھلی
 ہو کوئی مرد کے کہے من چلی۔ اہیت

ستیا ہے غم نے عداوت طرب کُڑیز ہوا

نفا دیا ہے شارت حفا ہو چیز ہوا

القہ ہارے ہزار مشعت۔ وں ہرار معنت سوں شہر
 دیدار کوں انا نظر کا حلو بہوت خوشی دانا اس شہر دیدار
 میں دیکھیا رخسار عداوت نکال دے مگر دوی بہت بھلا کیا ہے
 پروردگار جہازاں تالیاں سب بھولاں سوں ہار ہولاں سب
 نادر سب اجنبیا سب اوتار دست

صفت اس باغ کی گر کوئی سناوے

صعب کسا رشک ہو حلت کوں اداے

مقبول وہاں ہر قبول پہلنا، نامن ناب حدو پہلتا عاشق
 دیکھ وہاں دیو کہونا، ہر قبول معن لال طلسم لاک ٹونا
 رنگ اس کا کرے انکویاں سوں ہم آغوشی، باس اس کی تہام
 داروے نے خوشی طوبی، وں دعوا کرتی ہر جہاز کی تالی
 اس نادر بھولاں سوں بھرنا ہے چھن کمن معن حالی عاشق ہوا
 سو سہیبا بوسنا، حلیے یو قبول دیکھیا، سو ہوا دنواانا عاشقی
 پڑی، دنواانکی کھری، شکاری ادوی، مستی چڑی کیا لطافت
 کیا ناز کھا چوس، حلیے نہ بھاسے دیکھیا اے بیو رہا صعب
 صعب کھر کوں دیکھیا کہ ہاں تے بارنک، دیکھتے وقت نظر
 ہوتی ناردک۔

ہے دل میں بے عشق کون میدان میں کاترے اگر حسن پور پور
 نہ کرتے تو ایک عاشق نہ حیوت نہ سب لڑاڑ مارتے۔ ہاں اپنے اور
 غیر ہوا، وہاں حسن پور پور نہ ہوا سو بہوت حیر نہ ہوا۔ حسن
 کا حسن اسم ہے، بہوت نہا طلسم ہے۔ اس طلسم کے کوئی چہوت
 میں سکھیا، حکوئی حرا سو توت میں سکھیا۔ عشق کے دریا
 کا طوہاں سو حسن، عاشق کا دس نہر انہاں سو حسن۔
 حسن کوں اپستے چہپائے میں آنا سب میں اپس کوں نہ کھلانا
 چہپاتے چہپاتے ہزار پورے پھاریا پورے میں تے اپس کوں
 نہار کاترے۔ حوی کیا چہپی رھتی ہے، مہدوی کیا چہپی
 رھتی ہے۔ حکوئی حوی ہے اسے اپنی حوی چہپائے میں نہاتا،
 حوی چہپائے حویاں کوں نہر کر دیں آقا۔ نہر کوئی مدگتا ہے کہ
 اپنی حوی کوں دیکھے، نہر کرئی مدگتا ہے کہ اپنی مہدوی
 کوں دیکھے۔ حوی حوی ہے نہ کھلے حاطر، نہ کھلے چہپائے حاطر،
 اپس کوں اپنے دیکھے، نہ حوی حاطر۔ ولے بھے حویاں حوی،
 اپنی کسے فیں نہ کھلے نہیں، حتما سکے نہیں اتنا اپنی حوی کوں
 چہپائے ہیں۔ حسن کوں میں چھوڑے جو پھارے بازار،
 حسن کوں قیہ کئے ہیں تھارے تھارے۔ ابو کا ریسہ کس کے
 نظر میں پڑیا، سر تیچہ ابو کوں خدا بے سرم سوں گھڑا۔ اصہل
 عورتاں اپنے مرد بخیر دوسرے مرد کوں اپنا حسن نہ کھلانا گناہ
 کر حان تیاں ہیں، اپنے مرد کوں ہر دو جہاں میں اپنا حان
 ایہاں کر پچھان تیاں ہیں، حوی خدا کوں مانے تیوں اپنے مرد
 کوں مان تیاں ہیں۔ حوی مرد راضی تو خدا راضی رسول راضی،
 جو مرد راضی تو دیں دیا میں عورت کی سر فراری نہ حنے

کر کر، سر پر ہات ڈھر کر، اپنے تہارتے ہلایا، چلیا - سو دیکھنے
 اس شہر دیدار کوں، اس رنگ اورے گلزار کوں، اس لطافت کے
 لالہ زار کوں، اس نورے روبر کے نو بہار کوں - لکب سب محبت
 ہور دیار میں ہے، جسے سوا کہ کیے دیدار میں ہے -

حکوئی عاشق ہے اس کوں ہوا بلا دیدار

کما دلاں کوں بچا دلاں کے مہملہ دیدار

عشق دیدارے نکرنا روز، شش کوں دہنارتے لکب ہے
 کچھ ہور - جس عاشق نے سمجھا ہے کچھ عشق کے گت حوں
 تیوں اُسے دیدار بہوت ہے عذمت - دیدار دیکھے دو دل میں
 انا سار، دیدار دیکھے تو دل کوں ہونا قرار - عاشق حو ماکما
 اپنا سو دیدار کی خاطر دندا حو - نار میں لطافت تہارے
 تہار ہے ولے حکچہ ہے سو دیدار ہے - دیدار سب خوبی کا
 لگتا ہے دیدار دندیاں کا ادا ہے - دیدار سحر منور ہونا
 عاشق کوں دیدار ہونا - حو عاشق دل معشوں پر واریا آخر
 دیدار دیدار کر نکاریا - خدا کا ہی دیدار ہیچ دیکھنا ہے وہاں
 ہی کچھ جہاں کا رہ دیکھنا ہے - دیدار دیدے ہور دل
 کا آرام، عاشق کوں دیدار مع - روں لگدا ہے کام دیدار میں
 حسن حلوہ دندا ہے دل لیتا - و دیدار مع ایسا ہے - دیدار ہیچ
 کی لذت دل پر ہو بلا لیا - دیدار مع کی لذت دل کوں اس بلا
 میں بھائی - بہوت کر اس مع تے حسن کوں چہ پاتے ہیں بہوت
 قید کر محافظت میں لیا ہے میں اگر حسن سب ہے - یک نکلا
 مہار عاشقاں میں ہوتا تہارے تہار، خوں خوں مارا مار -
 حسن اقتاب ہے درے میں ہے ادا پازے، حسن کا حکم لاجواب

تو فنا - خدا کا عالم ہے نا تو فنا کہا جائے، ولے نہیں تو اسی
 طلب تے بہوت ادب پائے - نظر آخر گیا اپنے قول پر نہیں رہیا،
 دعا دیا دعا باز تھا دعا بازی کیا - اس کا مکر اسے نہ تھا خام،
 انے تو کیا ایذا کام - فرد

رقیب بندی کیا تھا سو دارے بندتے تھیا

ہوا خلاص بھارا یو اس کے بندتے چھتیا

رقیب گمراہ، روسیاء، حیراں، پریشان سرگرداں - فکر میں
 چوکیا، غفلتے گریا، آخر کچھ تدبیر میں دسی لا علاج ماحوش
 ہو کر اپنے شہر ادھر پھریا - فرد

امید ست کو رقیب آج نا امید ہوا

حدا کیا حو دظار پر فظار یو دھید ہوا

نظر رقیب کے ہات تے خلاصی پایا، حوش ہو کر ہی قاسم
 کئے آیا - دل کا مدعا کھولیا، دولیا - کہ تیری شہت تے تیری
 دوات تے رقیب کی محبت تے آسودا ہوا، تیری مہر تیری مروت
 کا مجھے آزمودا ہوا - توں مجھے پر لی سہقت لی پیار کیا،
 مجھے پر تو لی ایکار کیا - یو کام کرنے تو بچہ سکے، خدا تجھے
 سلامت رکھے - مجھے لگیا ہے شہر دیدار کا حیاں، رضا دے اقبال -
 بہوت ضرور ہے یو کام، یو ضرور میرا خدا چہ کون نام - قاسم
 کہا اے والدہ، بسم اللہ، نصیب و سلامت خدا تجھے تیری مراد
 کون ایتر آوے، حکیمہ قوں منگتا سو خدا تے پاوے - نیم

دنیا میں مل کو بچھڑنا یو بہوت مشکل ہے

لگیا ہے دل سستی دل مل رہی بچھڑ پر دل ہے

بہوت استقامت سوں، نظر قاسم سوں، وداع ہو کر، تسلیم

جیسے کچھ ر ر ہوو بوندک اشدار

اتکبی۔ وں بات کرنا عامل اس تہار

نظر اپنا قصہ قامت کوں بولنا، ہوب نے محبوب لکھیا تھا
سو قامت کے آنا ہے کہولنا قامت اس محبوب کا مصوون خاطر
لیایا بہوت معظوظ ہوا بہوت خوشی میں انا قامت کوں
دک غلام تھا۔ سو م ساں اس کا نام ہوا اے بولنا کہ نظروں
کدھر تو بھی ہلہاں کر حموں داں دے شکل اس کا اسان کر
کہ رقیب حمننا دھو دتے ہو ی اے کس ز ناوے رقیب نے
ہات میں، نظر پھر ناچارے رقیب کے غاب بے نظر دیکھنا ہے
بہوت دعا ہمناتے اے بوج دعا بہت

مرد و و حواسم اپنا اچارے

کہ حوں بیوں کچھ کسی کے کام اوے

قامت تے خوبی کی علامت ہے دو باب۔ ہن سہم ساق غلام
نے، دل کے آرام نے نظر کوں فرش فرم بخش کے آ۔ رے چھنایا،
چھکوڑی نہ پارے اس کا مایا فرد

خدا نہ روڑے کرے کس کوں بند داندی کا

خبر خدا چہ ایوے اس بھارے باندی کا

رقیب دیکھنا ہے جو نظر نہیں، کدھر دھونڈنا ہے اے کدھر میں
کہیا سنا راس کرے سو دھتیارے میں ایسے دھتاریاں
کوں تو چہ اوکاں مارے میں دھماستی کوں۔ منا راس کرنا
ہمیں عیب کئے ہے سنے کی اس انا۔ منا دوں ہوا دوسرے
کوئی کرتے یوں کی اوکاں بھوئے سرتے تو حموں کوں حیو
دینا ہوو منا راس کرنا، ہاں ایسی بات ہووے واں بہوت

تیرا صاف پانی، چھپ تیری دھوے گی پریشانی۔ فہنیے عقل کے
 آدمی سوں رتے عقل کے آدمی نے دھوت بات کیا تو دھوت زیاں
 ہے، اس کی دی عقل دھنی ہوتی رتی عقل کوں نقصان ہے۔
 شرب میں نہک گلے تو کیا سوان دے گا، گلاب میں چھا چھہ
 بھالے تو کیا داس ایوے گا۔ اسے سوں داب کھدا حس کے دانت
 سوں اپنی دانت کور کس چرے، یا قوت پکڑے دانت کور
 رس چرے۔ رتی عقل میں دنی ملے تو یوں ہے حادثی، حوں
 شراب میں تازی حوں دودھ میں کابھی۔ فارسی میں دی دے
 ہیں نادیاں نے یو دے، دے ”بسر نوح نادیاں نہ نسبت
 حافدان بدو تس کم سد“ عاقلان بے اول تے نازکے ہیں یو
 قاعدہ، نادان سوں تیورتی دے بولدا دھوت واددہ۔ دادا نادان
 کی صحبت۔ سوں دیزار ہے، دادا کور نادان سوں بولدا عار ہے۔
 حوں فر یزق گتا ہے، مصرعہ کد، ”تا من باسم سبحی ناحی
 وکنم“ عار بھیر کور گدراں سکتا یو حزم۔ حنیے نادانی کا لانت
 پایا، اُسے نادان کا صحبت ہوکر دیں بھایا۔ القصہ ور رقبہ
 ناپاک، یو نظر سینا چاک۔ اس مصعبی دلکسا قامب کے مستان میں،
 ایسے فادر مکان میں، دارے دویو آئے، دیدیاں کور دور تے شہر
 دیدار کا تھاسہ دیکھلاے۔ بیت:

ددا مراد دیتا اس کور حس کی ہے دھمت عالی

ععب ہے اس وقت اس آدمی کی حوش حالی

قامت حو بطر کور رقیم کے سنگاب دیکھا، چوری سوہ

اس کے احوال کی بات پوچھیا۔ فرد

کہ حدیث ہے کہ 'الصدق مذہبی والکذب بھلک' سچے کا دل
 پاک چھوٹے کے دل میں شک آنے جھوٹ ہلاک کرتا ہے اور
 سچ دینا ہے نجات' تو رسول تے الٹی - وہی بات خدا ناروڑی
 کرے اہل کون نا اہل کی صحبت تو بیوقوف بڑا عذاب یو بہوت
 بڑی محنت یا عاقل -وں ہنٹھلا ل دا محبوب -وں لانا دل'
 جکچہ ہوے حاصل یا یکدلے اچھنا ہوو اپنے کہنا ہوو اپنے سننا
 اپنے ہیں' یہاں ہی حدیث ہے کہ 'السلامۃ فی الوحۃ والکفایت
 بین الاثلین' یعنی اکیلے اچھلے میں سلامتی ہے ا ملے اچھے تو
 گناہ کون ہل ہے' جہاں ہو ہیں ملے وہاں بڑا کھات وہی بہوت
 خلل ہے دانا کی گھٹ کچھ ہوو ہے نادان کی ہٹ کچھ ہوو
 ہے فارسی میں کہا ہے صحبت کہ عمرت بہود ہوو رہی بہ
 جان صرت نا اچھے گی واں کیا -واد دہوے کا سننا نوں ہی کتے
 ہیں' مصرع' اے واے اراں صحبت لادیں ولا دیا' جکوئی دانا
 ہے وہیچہ ہو بات کچھہ دیا کچھہ سمجھیا کچھہ حنیا نادان
 مہوں بیٹھہ عبت بولنا ہبت سننا اوقات ضائع کرنا دانا کا کام
 نہیں' دانا کون ہر گیزی ہر جاگا ہرار کام ہے نادان کون قام
 نہیں تو صبر اسی میں ہے حکوئی اسے گذرانے لہو و لعب
 کرحانے کام کے ای کون یاں کام کرنا ہے کیا کام ہے حرقام
 کرنا ہے دلہا دانا کا خلاصا ہے دلہائی دانا کا خلاصا ہے دلہائی
 میں دانا کون بہوت حاصل ہے' دلہا وہیچہ رہے حیکوئی واصل
 ہے کامل ہے نا داں ے یک دل دلہا رہا نا حاسی' نادان کون
 ہوکر دلہائی نا بیہاسی اگر نوں دانا ہے نا داناں -وں نکو مل'
 خلل میں ہو کا دل کا -وہوت ہے ک -وہوت ہے ک -وہوت ہے ک

مصلحت سوں چلتا دھڑا کا کار حادہ ، کہیں سچا بول کہیں
 کہیں جھوٹا بہانہ ۔ ولے جھوٹے کوں سب کوئی پتہ دیتے ، سچے کی
 بات کوئی خاطر دیں لیا تے جھوٹا دینا میں بہو تیچہ دھاتا ،
 سچے کوں کتے کچھ کام دیں آتا جھوٹا میں ہولے سو بات کرتے ،
 جھوٹا دو میں عداوت پارتے ۔ جھوٹا کافر لے ایہاں ، جھوٹا
 بد بخت بد گھاں ۔ جھوٹے کی بات کو میں کچھ نہ دے ، جھوٹا
 سچیاں کے گواہاں کا اسبند ، جھوٹے کے منہ میں ٹایم گری ۔
 جھوٹے کوں کہیں عرت دیں ، جھوٹا کافر محمد (ص) پیغمبر
 کا اسم دیں ۔ حضرت کہے ہیں یو سچ نبی کے رتی ، کہ
 ”المداب لامتی“ جھوٹے کوں لاتما ، جھوٹے کی جیب لال
 پھیلا کا تما جھوٹا شیطان کا سالا ، جھوٹے کا دین دینا میں
 سوں کالا ۔ جھوٹا اپنے دل تے باتاں حوڑے ، جھوٹا لوکاں کے گھراں
 پھوڑے جھوٹے دی میں کیا کہوں بات ، خدا پہاڑ دیوے جھوٹا
 ہے شیطان کی ذات ۔ سچے کوں ہندہ کتے ، کچھہ کا کچھہ کتے ۔
 سچے کے باتاں کوں کون مانتا ، سچے کوں کتے یو کیا حانتا ۔ سچے
 کوں سچا حانے ، جھوٹا سچے کوں کیا پچھائے ۔ سچا جھوٹے تے دعا
 کھاوے ، سچے کوں جھوٹے کی صاحب کام دا آوے شیطان تے تہرے
 تیوں جھوٹے تے تہرا ، جھوٹے کے سوں پو لعنہ کرنا ۔ دیکھ ؛

جھوٹے نے کام نہ آئیے تہرا نکاسی ہے

حکوئی جھوٹ کتا لعنہ وو حراسی ہے

سچے پر ہستے مسخریاں کرتے ، سچے کوں آراتے سچے پُر
 دولاں دھرتے ۔ سچے میں ہیں ہے جھوٹی ناری ، سچے سوں خدا
 رسول راضی ۔ بعضے ناپاکاں پیغمبر کوں بولتے تھے کہ یو دیوانہ
 ہے ساحر ہے ، یو بات جھوپی میں ہے ظاہر ہے ۔ اتال دسویاں
 کوں بولے تو کیا عجب ، اس جاہلاں کی ڈانپچہ ایسی ہے سب ،

یہاں گیارہ کون بہوت برا حلقہاں ہے ادسی ہوکر آدسی کون
 مچھلا ہام اسکاں ہے ہارے رقیب ہے نصیب کا طمع ہے سیلا
 کیا دھا چکایا ، نظر کے حضور سوں میں تے نوں نکلیا
 کہ پورے باناں سی میں رہا ہوں اس کر ، اناں حوں نوں کہا
 دیوں سلا واس کر بیت

سلیکا چٹ برا ہے ادسی کون

کہ غم کرنا اھی ۔۔۔ بے غمی کون

نظر جواب دنا کہ اس سے کی ترکیب کون کچھ کچھ
 دارواں کا سوپ درکار ہے ، معدن اس دارواں کا دارہا
 شہر دیدار ہے ہور گلشن رخسار ہے رقیب بد نعت ہے
 نصیب ہولیا اگر سنا اس کرنا میسر ہے ، تعقیق اکسیر ہے تو
 بہتر ہے دارہا بہر دندار ہور گلش رخسار بھی نزدیک
 بلکہ نزدیک در ہے خدا قادر ہے جو کچھ تو ملکتا ۔۔۔ سو
 حاصر ہے ہمیں تمہیں ملکر جائیں ، جو کچھ مسعدی ہوتا
 شہر دیدار تے لیائیں اے ہی کہا خوب ، اے ہی کہا بہوت خوب ،
 مطلب پر آیا مطلوب ۔۔۔ دیمت ۔۔۔

زبان تک بھی دونوں کا دل خدا تھا

۔۔۔ چھتا حال ان کا سو خدا تھا

رقیب بد بخت گہرا دل سعت ، ہور نظر دن کا دولہ
 خواہ دونوں مل کر ایک دل کر ، دل رہا شہر دندار کے اودھر
 چلے دل میں کوڑ کپٹ موں پر دولو پہلے ۔۔۔

اگر کوئی مرد ہے نا امرو ہے

کا وچارے کا اُپکار - یک صاحب چھوڑ اتنے صاحب کیا ' وہی
 صاحب اس کا حے اسے کچھ دنا - ایسے کون دھیاں کہاں ایک
 صاحب پر ' یو پچاس صاحب کا ایک دے - ایسے کون ایسے باتاں
 کا کچھ عاریں ' اسے کا ایک حاکا پر ایہاں قرار نہیں مائی
 میں حاؤ ننگ نام ' ایسے آدمی کو پیکاں سوں عرص پیکاں سوں
 کام - عرت حرمت کی کیا ہوس ' پیکے سات میں آے تو بس -
 کوئی برا کو یا دھلا ' تلیں موتی کئے ہور لکھند کلا - دل قرار
 رکھہ عاخر دکو ہو پت ' اگر مائی لے گا تو ہی تری تہیگ پر
 ہت مت - دنا دت کیا ہے کھے کون کوٹتا ' حیو کیا تو ہی
 ہمت نہ سندا مردان حیو کے طہج تے ہی چھوٹے ہیں ' سرگیا ہی
 مارتے اتھے ہیں اپنے دیم لے نا حابا ' موے ہی سات دھلا دنا تڑا
 ہو تڑے کام پر احمدیاراچہ ' دنیا یکدم کا حیو نا لے حیر دکو
 ہو ہسیار اچہ - حس ودا سوں یان لینا ہے ' اس وضاسوں ران
 خدا کون جواب دینا ہے - یہاں تیری ہب کا یو اصول ' وہاں
 تجھے خدا کیوں کرنا قبول - یہاںچہ کام ہیں کرسکیا نام ' وہاں
 ہی تو احوں لی ہے کام - یاں کی آرزو پر ایتما مسکل ' وہاں
 ہی لی لی حاکا تر سے گا دل - برا ہے عورت اور سینے کا درد
 جکوئی یاں اپس کون سنبھالیا سو تڑا مرد - عورت کی بات
 عشق ہے پیغمبراں پر کرریا ہے بہر حال ' پرایا مال تو کیا اچھے کا
 کہ کوئی اس پر گرے گا حیاں - داری موجیاں آیا تو کیا مرد
 ہوے ' چار عورتاں بھایاں تو کیا مرد ہوے - ایسے مرد عورتاں
 سے بہتر راسک راس ' ایسے مرد پیکے کے پچاس - بہرہ دار کھواتے
 اور بے حیر ہیج ' صورت آدمی کی اور سیرت کچھہ کا کچھ -

کی خواہی، طمع نے دونهلا ہا نہیں دو اُسے کنا دھار ماری
 حکومتی مرد ہے نے طمع، دو بڑا ہے سدا اس کا خاطر جمع
 دنیا دو دس کی ہے تھوڑے پر ہی گردنا ہے، بیوت پر ہی
 گرتا ہے، ولے حکومتی رہ ہے دو عورت پر نظر کرتا ہے حیو
 ہے لگیج کسے ایک کسے چار آخر وقت کں ہزار ہا
 مسکن ہو رہا دار اگر کوئل حق دوست ہو رہا راست اچھے کا
 اس وقت الحکم دنیا دار تے مسکین کا مراد زیادت اچھے کا
 مرد کی نظر ہمت پر ہے مرد کے بطورت پر ہے مرد کوں
 نہ جانے دن کوں مرد چھپائے بیوت کا نا کرنا دوس اہزت
 سوں جتنا مادا انلاح بس نے ہڈی پر اے تو ای ملتا لی
 ملا نا جانے ولے مرداء کے انگے جو مرداء ہے مرداء کوں کوں کہاتا
 ہر انکس ناس کوں ملگ لہتا ملگلدیہ پر اے تو ہر کوئی
 دیتا۔ دنیا نہ خدا کا دلا یا خدا کے خلیفہ کا دنیا باقی
 کیا بچارے ہامیاں پاس کما لینا اُدو ہی ہزار مشقت سوں
 ملاے کر اُس دو داس قلیوں کے درداس دو ہاندی دلیں
 کھڑ ہاندی، کیا ہوا حوا کے ملا کر ہاندی اگر کوئی ہو کے
 اچھے نا نذکے حیف امیں حکومتی ایسے جیسے پاس منگے مرداء
 ہی بڑی حاکم تے کچھ لے حکمے ہیں، مرداء ہی کسے کچھ دے
 سکے ہیں عورت خدا کوں انا، عزت رسول کوں انا، عورت
 مسلمانان کا مانا جانے عزت کوں سمھتا اُنے خدا کوں پایا
 اس معنی پر دو آیت آئی ہے مصحف میں خدا نے اپنا ہا دس
 کہ للہ والعزۃ، الرسول واللہرملین چکوئی ہر ایک داس تے
 کچھ ملگ لئے ہر ایک حاکم سرنوائے ٹھہرے سو اس پر بڑے
 ہوئے، اقل اچھے ہا، کار تے اہر ایک سدا اچھے، کھار، کھار، کھار

وہاں سو نواتا - جس کے سر پر طمع کا دھار، اس کا سر ٹاٹیم
 تیار - بے مغز حالی سر، نہوتیمچہ پڑ پڑتا پھرتا پھر پھر = طمع تے
 دڑائی حاتی، طمع دار کوں دڑی بات کاں آتی - فہنا کام کیا فہول،
 دڑائی کہاں تے آئیگی دھول - بے طمع تے خدا کا وصال، بے
 طمع تے ہوتا صاحب حال - سواک نہیں رہتا حال طمع آتی، بے
 طمع سب کسے بھاتی - حال طمع آتی واں خدا سوں دی کچھ
 سواک نہیں اچھتا، طمع تے ٹاٹیم پریساں کدھیر، دل ساک نہیں اچھتا -
 زیاستی طمع نہ خاق کوں بھاتی وہ خدا کوں بھارے، خدا پاس
 بی اتنا نا منگنا جو خدا ہی ^{نانہ} واز آوے - نیت

طمع داری دڑی ہے اے عزیزاں
 نہیں کچھ خوب اے صاحب تہیزاں

—۵—

طمع داری سے آتی دار خواری
 طمع داری میں نہیں ہے رستگاری
 طمع داری کے سونے کو آتھے ہیں
 وہی ایسے دلایاں سوں چیتے ہیں۔

یوں لئے تو لینہارے کا دل ساک کیا اچھے گا، واز
 ہوکر دئے تو اس دیمے میں سواک کیا اچھے گا بغیر منگے وو
 دیں ہارا ہے، میں دیا ہی کس کوں کیا چارہے - اس کی لور لورنا،
 اپنی حوس اس کی حوسی پر چھوڑا - کسی پاس تے زور
 سوں کوئی لیتا ہے، دیں ہارا ہے سو آپیچ دیتا ہے - اگر زوراں
 سوں کچھ لیا جاتا، تو کام اس خدا پرنا آتا - حکوئی کھوایا
 نندا، اُنے خدا چ پر چھوڑا دھندا - کچھ دیا اُنے اس پر سکر
 کرنا، غرض خواری سوں پیت نا بھرنا - بڑا میں ہوں دیتے طمع

رتیب روسیاء کوں اس کھراہ کوں خواہی ' خواہی ' وقت میں تصور تھا سلام کر کچھہ کلام کر چپ نہیں رہیا ' کہا کہ میں حکیم ہوں بہوت معتبر ہوں سب حکمت تے باخبر ہوں سرتے پاؤں لگ علم میں ہلر ہوں بے جاہ کوں دہولکا حان شاگرد ہے میرا افلاطون ارسطو ' ہوملی ' ہور لکھان دنیا میں ہال کچھہ ہی جو دھرتا سو ووجہ خوب ' مجلس میں سمجھ کر بات کرتا سو ووجہ خوب نہیں جانتا ہوں خدا کا بھانا جو مجھے اس ملک میں لایا اگر حکمت پر میں دھیان دھروں گا ' تو ساتھی کوں شفا کروں گا گر کسی کوں سنا بھاتا ہے ' تو مجھے راس کرے آتا ہے بھہر پُت بغیر آس ' پھتل کوں کور کھلاؤں گا سلتے خام رتیب تے نصیص ' بے روش بے رتیب ' سلتے کا طالب تھا اشتہاں بہوت غالب رہا بولیا کہ العبداللہ یو توں نہیں آیا ہے ' العقی کہ نہاں قہجہ خدا لیا یا ہے حکمت کے علم میں ناہر ایسا ' بہوت دیساں پچھیں مجھے ملیا قہجہ جھسا بیٹ —

خدا سلیم ہالے ہری ہے طمع کی دشواری

جہاں بہوت طمع بہوت ہے وہاں خواری

بہوت طمع تے بہوت ہے زلیں ' بہوت طمع تے عزت کوں نقصان ' بہوت طمع تے رہتا نہیں ماں بہوت طمع تے ادسی دیں گلو اتا ' بہوت طمع تے آدمی کا ایمان خاتا طمع تے آدم کوں بہشت میں تے کارے ' طمع تے آدم پر یو بلا پارتے جس کے ہزیاں پر طمع تے یوں لیاے خواری ' انوکے فرزندوں سوں کیا کرے کی وفاداری طمع کا آدمی سر نہیں اُچاتا جلی جاتا

القصہ حوں ہمب نے نظر کوں اس پر ہنر کوں، اس چنچ
 نظر کوں، اس آب حیات کا نشان دیا، خاطر نشان کیا۔ نظر
 ہمب کئے رضا منگ کر، امنگ کر بھوت معیت سوں، بھوت
 سروت سوں، چکور ہو کر، سرم حضور ہو کر، بھی مشرق
 ملک کے ادھر رح کیا، توکل کے ہات میں ہات دیا۔ نظر کوں
 پکڑیا اچات، یہی آپے اور اپنی بات۔ دیس چلتے چلتے، تہا ملتی
 نلہلتے۔ اپنے دل کوں تقوا دیا، سہجھایا۔ ایک دیس اس دیت الہا
 س شہر سبکسار میں، اس پلسٹ تھار میں۔ بات وہیچ تھی
 ۵ علام ہو آیا رقیب پادشاہ کے لوکاں، اس روسیاء کے لوکاں
 نیکھے کہ یو آدمی اس شہر میں نوا آیا ہے، پالقی ہے حاسوس ہے
 ہمدی ہے چور ہے آیا اس شہر کا کیا مایا ہے۔ بیت
 پرائے شہر میں ہرگز خدا کسے نہ لے جائے
 اگر ہزار بھلا ہے بی اس کوں کوں پتیاے
 دل میں سب یوں جانے، اس کا مایا پانے۔ پکڑ کر، جکڑ کر
 رقیب پادشاہ روسیاء بدکردار کئے کتے حنے ملکر لیاے، احوال
 س کا سب سہجھائے۔ رقیب نے روسیاء نے نے نصیب نے بواپ
 وں کہاں کا ہے اس حاکم تو کیوں آیا، اس شہر کی بات تو کیوں
 آیا، تعہے کوں دکھلایا۔ نظر عاقل تھا سہجھا کہ یو طرف
 قت ہے، کام بھوت سب ہے۔ یہاں عقل نا بسرنا، اندیشکر
 چھہ کام کرنا۔ بیب —

عقل اچھنا وقت اوپر خدا کا کچھہ کوم ہونا

اگر فولاد ہے توئی ضرورت کوں نون ہونا

یوں اگر اس شہر سبکداری، اس بے اعتبار قہارتی، خلاصی
 پاوے کا ہور خدا لے جاوے گا، تو ہاربا شہر دیدار میں جاوے گا
 یاد اچھو وہاں میرا ایک بھائی ہے، ایک مائی حائی ہے
 قاسم اس کا نام احتیاج اس کا کام، داربا شہر دیدار میں
 اس کا مقام قبول صورت میں مورت بلند بالا، بھوتیش آلا
 دل کوں لگے، حیو کوں ٹھکے سد چھلے، بد چھلے فراق کوں
 سلاوے اشتیاق کوں آنگے لاوے بے تانی کوں نالے آرام کوں حالے
 قرار کوں بے قرار کرے انتظار کوں پیار کرے مہوری کوں لوٹ لیوے
 اضطراب کوں قوت دے بیت

یو دنیا میں حسن نہیں یک بلا ہے

کہ عالم اس بلا پر مبتلا ہے

قاسم نہیں وہ ایک آفت ہے عاشقان کے دلاں کا صیانت ہے
 اُس قاسم کوں اُس قیامت کوں تیری سفارش خاطر ایک کتابت
 لکھ دیتا ہوں تیرے قصے کی حکایت لکھ دیتا ہوں میرا
 ناؤں لے لو کتابت اُس کے ہاتھ دے البتہ تعہد سوں کچھ
 معیت دھرے گا، مروت کرے گا تجھے کام آئے گا وہاں
 کے روہن سبجائے گا فرد

ایکس پر مہر دھرتا خوب ہے کچھ

مروت کس سوں کرتا خوب ہے کچھ

حسن وقت توں وہاں تے بھی قدم انکے رکھے گا لے یار

تجھے درلی لی قصے کہیں گے اس تھار فرد

لگا ہے تیونچھہ جفا بھی اسے سفر میاں

خدا کسے نہ لے جاوے برے شہر میاں

شہر دیدار کوں انہڑنا بھوت مسکل ہے - بات میں جنس
 جنس کی مسکنت حائل ہے، اس دریا میں کہیں غرقاب کہیو
 ساحل ہے - کہا واسطہ ایگے ایک سہر ہے اس شہر کے ناؤو
 سبکسار، توبہ استعفار - دل کوں واں بھوت اکراے، لاحول ولا قوت
 الا بالہ - ایک دیو ہے پادشاہ روسیاء گھراہ بد کار، اس
 ناؤں رقیب نا برحوردار دل آزار، پالمشت مردار - ہیچ کار
 نے بھرا - فرد،

عشق کے دروازے پر سب کس کو سر دھرنانچہ ہے
 حو عشق فرمائے اپنے اختیار ہو کر نانچہ ہے
 ولے عشق بادشاہ، عالم پناہ، طل اللہ، صاحب سپاہ
 کے ہات میں ہے اس کا اختیار، عشق پادشاہ کو اس حدس کا
 آدمی ہی ہے درکار - بادشاہاں نہیں اچھتے پر کم، پادشاہاں
 کئے جنس کا اچھتا آدم - عشق بادشاہ کے فرماں قلع رقیب
 سر دھرے، حکچھہ عشق بادشاہ فرمائے سو رقیب کرے -
 دلربا شہر دیدار کا نگہباں، اغیار کوں واں نہیں دیتا آن -
 ہرگز کس نے نہیں تورتا، جکوئی آتا اُسے منا کرتا - اس کے تورتے
 نظر بھڑکنے نا پاوے، انداز کس کا حو کوئی واں آوے - جکوئی
 آتا اس سوں جھگرتا، گُتا ہو کر لڑا پرتا - جاں ایسا آدمی اچھ
 نت، گُتا رکھنے کی وہاں کیا حاجت - نہ بھلے تے ترے کا نہ
 برے تے ترے کا، ایک رقیب ہزار گُتے کا کام کرے - گا - بیب
 باح میں مالی کیوں کسے چھوڑے
 بن رضا آے تو کھر توڑے

ساز سوں لٹکئی، ٹپھکتی، جھلکتی جھمکتی رحسارے کے پھل
 ہاری سین، اس پھولے پھل واری میں ناز فہرہ مشوہ ادا
 حرکت دلربائی خوش لہائی لطافت اسیاں، چاند جیسیاں
 سگور سہیلیاں سوں مل مل، ایسیاں رنگیلیاں چہیلیاں
 سوں مل مل دام نہایت دیکھتی بھری نہی جا ہوا
 دیکھتی بھری تھی بہت

آگے دھن چھن کے الگن میں بھول بھرتا ہے پھول کے بن میں
 ایسا خیال کتی ہے رو اگر اس چہرے میں ہی ہمیشہ
 اب حلت پس ہے ہمت بواب کہا، گم ہو رہا نظر نہ لیا ہی سہ ہوا
 سر دھلیا دونو ہوئے بے ہوش، دونوں کئے اہسکوں فراسوں
 نہ یو دیکھتا اُس کے ادھر نہ اُس کی اُس کوں خبر دونو
 مست دونو بے سد ہو پڑے، بارے کتے وقت کوں دونو ہشیار
 ہوئے دونو اُٹھ کھڑے دونو حیراں، دونو پریشاں ایکس
 کا ایک دیکھے مون، کہے عجب بھایو جلوں نظر دل پر فکر
 کی کسوت ہلیا، ایسا تماشا نہ کوئی دیکھیا نہ کوئی نہ لیا
 یوقصرت کا کام بوحیران ہونے کا مقام ہمت کہا میں کہا
 سو انگے آیا، بارے العبد اللہ حوں بھوں توں اپنے مقصود
 پایا بہت

سب کسی کوں خدا سراہ دیوے

اس کے معلمت کی اس کوں داد دیوے

اتل بچہ میں کیا کہوں نکھوں تو چپ ہی کیوں رہوں
 توں دو بہرہ والا بھوت قاتل ہے، ولے ہشیار دل رہا

باغ کوں دھسب سوں کیوں تشبیہ دیا حارے۔ صحن اس کا موتیاں
سوں بھریا حوں تاریاں سوں کنگں 'دھسب' اُس کے ایک باغ کے کوئے
کا چہن - ملایک آرزو دھرتے ہیں اس باغ میں آئے حوراں
نرستیاں ہیں اس باغ کے پھول کا طرح لائے - بیت:

بابل ہو کر نالے بھرے چہئے چہن سیراب ہو

پھولوں کے خاطر حارے کانتیاں اپر بے تاب ہو

معنوں لیلائی نا لیا، اپس کوں بھوت سنبھالیا - آخر دیوانہ
ہوا اس باغ کے پھولوں داس تے، فرہاد کوہ میں آہ بھرتا ہے
اجنوں اس باغ کے شیوہی پھلاں کے آس نے - زلیخا حو پھرنی تھی
یوسف کے آس پاس، سو اس باغ کے پھول کی پائی تھی
باس - بیت

کدھر کدھر بھی حسن ہے حوئل دھلا تا ہے

کدھر کدھر کی بلا عاشقان پہ لیا تا ہے

حسن دل رنا سہر مین یو دلارام باغ ہے، اس دل رنا سہر کا
ناؤں دیدار، اس دلارام باغ کا لقب وحسار - اس باغ میں
ایک چشمہ ہے اس چشمے کا ناؤں دھن، من موہن جگ حیون -
بھوتیچ میتھا حوں دہات، اس چشمے میں ہے توں منگتا سوں
آب حیات - اس چشمے پر حارے گا، تو رو آب حیات ابارے گا - ہور
وو حسن دار، دل کا سنگھار، حسن پر بھولیا سب سمسار - فرد

لالے دئے سینے پو گل پتیل پھل کے تیرے گل پر

دریا میں تی دھنس آئنگا عاشق ہو تیوری چال پر

عشق کی دیتی اطاعت کی دی دی، بھوت ناز سوں، بھوت

محب شراب آہے جس میں حب مستی

کہ اس شراب سوں چڑی ہے عشق کوں مستی

اس کا کام ناز، اس کا کام نیاز، تو مستغلی وو معتاح، دو سب

شرخی وو سب لاج عشق ہوو جس دولو حوزا کرے بہوت سہیجا

کوئی بہوڑا عشق حسن خاطر حسن عشق کی خاطر ہوا اشکار

اس دولوہد کا ہے شور گھریں گھر ٹھہریں تھار عشق عاشق

معشوں حسن ناری، عشق کے معشوق دایم سنواری سناگری

القصد اس عشق ہادساہ کوں عالم پلہ کوں ظلالہ کوں

ایک بستی ہے بہوت مقبول، بہوت خوش اصول، بہوت معقول

بہوت خوش رنگ بہوت خوش تھلگ نور ہیں سہوور لیں اس کے سم

نازک نرم جوں پھول جوں ابراشم بالان کرناں دیکھئے انکییاں

کو گھیرے آکر کرناں، سدا چھوڑ دیوالے ہوکر بہرناں بیت

گھر میں تے ہلستے نکلے انکے ملے پھول چھڑیں

عاشق ہوکر چاند اور سورج دروازے پر آکر پڑیں

دو نو نور نوا آفتاب اے دیکھئے کا کسے تاب، عالم عالم

اس کی خاطر خراب ہر دن ہیں اس کا اضطراب ہر طرف

عاشق ہزار محلوں ہزار فرہاد، سر مست دلربا بے پروا بے داد

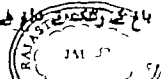
بہت گل کے رنگ کیاں چمن میں شاہاں ہیں

لالے نہیں جانو آفتاباں ہیں

نازاں اس کا حسن کتے بولوں اس کے گئی القصد کوہ قاسم کے

اُدھر ایک شہر ہے اس شہر میں ایک باغ ہے، کہ بہشت لیں

باغ کے رنگ کے عالم ہے جس کے پھول دیکھتے حیو آوے اس



تھاؤں ملگنا' ملگے تو ناؤں ملگنا - مرد
 بھانیا' حلے اپنے ناؤں کی ادت حانیا -
 'اس دوش خبر کوں' خلوت ملاں
 'کر' سمجایا مقصود اس کا پایا -

میں حیوانیہ یار سوں لایا
 ت ہو آیا مراد اُنے پایا

'ہے' ہور اس کام پر بہو تیج بچہ ہے -
 فیروزے اس آب حیات کے چشمے اگن
 'ے نہایت میں' ایک بادشاہ ہے
 'ہے' صاحب سپاہ ہے 'حقیقت آگاہ ہے -
 میں اس کا تھاؤں - سب سوں جوڑیا'
 'ا کریں گے بیاں' اگر ملیں گے ہر دو جہان
 'مدد ماتا - عشق خدا کوں انپڑاتا' عشق
 'پچھیں کی فکر نہ انگے کا اندیشا'
 'وا اس کا ریشا ریشا - عشق کس تے نہ
 'سو کرے - بیت

ہے جو سب جہان اس کا ہے
 -روح آسماں اس کا ہے

ے واں جالے' عشق کے آگ کوں کوں
 'حسن' اس حیو میں لاکہ لاکہ گئی -

انی' حسن تے قایم عشق کی زندگانی

شیدا' عشق حسن خاطر ہوا پیدا -

بارے کہانی کہی ساری رات ، آخر وہیمع باب کہ دشمن
 گزرا ہے ۔ و ضرور کون گزرا ہے ، اہس کے دل میں سلتزیا
 تو کچھہ کرتا ہے مرد دوں رہنا کہ دشمن اس کے رھنے کی وزاجہ
 کون دیکھہ ترے اپنے حد سوں اچھے زبانی فکر نا کرے
 مرد دوں رھنا جو خدا بھی شاہ شاہ ہاش کہنا دالے ، جو
 رکھتے دالے دہوئے وو ایک ضرور کے وقت کام اتے وقت جسے کتے
 وو ضرور کا ہے ، دو الدیشہ بہوب دور کا ہے سب باتوں کا
 یوجہ مانا کہ دالے دہوائے لوگ ملانا دھوناں کون تھوڑے
 مارے سو دالے دہوائے ، خداچہ کون بڑا حالے سو دالے دہوائے
 دالے دہوائے لوگ ملا آئی ہی ہورگی سوں جئے دسریاں کون
 ہی ہورگی سوں خلا یو مگری دغا بازاں کام کیا آتے ، ہے
 لکن کھائے نہیں تو نکل حاتے اپنی عرت کی نہیں شرم ، سو
 دسریاں کا کیا رکھیلگے نم دھرم دالے دہوائے جیہوڑ حالے
 نہیں حالتے ، بھی کچھہ حیلہ مکر میاں نہیں حالتے الو کا دل
 بہوت کڑوا ، ٹیلے دہنے کی ہی کچھہ نہیں دوا بعضے لوکاں
 مزدوری کرے ، صاحب کے کا پر نظر نہیں ہر اس کی شرم حصوں
 کرتے سرور کے ٹکڑے روٹی پر نظر ، بعضے کاماں کے اُسے کیا
 خبر مزدوراں میں کان ترا ہے فام ، اسے سروریاں تے کیا ہوئے کا
 کام کوئی آکر دولت پر کھڑے ، دالے دہوائے ملے تو ہرے
 بڑے خدا حالے کس کے سر ہواں چیزنا ہے بڑے ہونا کیا باب
 میں بڑنا ہے ادسی خاکنا نہیں سوتا ہے ، آدھی حس پے میں
 بڑنا سو ہونا ہے مشقت تالی نہیں حابی ، ہب خالی نہیں
 جانی ولے شرط ہے جوں ہمت اچھلا سک کا گت اچھلا عاشق

کون دسلے بھوت ہے، دنیا دنیا باز ہے دنیا میں مگر
 ہور حیلے بھوت ہے ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ سوں
 کچھ کام دھرتا ہے، تو اس کے نزدیک کے لوکاں کون ہی کچھ
 دیکر اپنے چاکر کرتا اس کے بندے جو اپنے ہوئے چاکر، سو
 کام دنیا کا بند بیٹھا ہے آکر جو اس کے ارکان دولت اپس
 سوں کئے قول و قرار، بچھیں انو کے بادشاہ کے دل کون
 دھراتے کیتی بار اول کے ڈانڈوگ بھی یونچہ لکواں دھلتے
 تھے اپس میں اپنے بچار بھوت کا ماں ایسے بدھیراں سوں کئے
 جان انو کون کچھ مشکل پڑا اس تھار دنیا تماشے کی تھار
 ہے ولے حکومتی مائل ہے وو اپلی حاکا بھوت ہشیار ہے
 ہر و دھراتے بھگنے کی حاکا ہے اپنے حلو کے یارتے بھگنے
 کی جاگا ہے قرہ

بشبع خانہ ہم اسرار خوانی پارۂ کم کی

زبا معرم چہ شم داری حذر از نار معرم کی

جوں توں ایکس کون اپنے حیو کی بات پتیا کر کتا
 کہ سو میرے حیو کا یار ہے، منوں اس یار کون ہی ایک حیو کا
 پیار ہے، اس کا ہی اس یار پر اعتبار ہے، سو راز کسے نابول سن
 اگر خاطر قرار ہے اس بھروسے نہ ہو بھری راز کی بات حاکر اس
 اپنے حیو کے یار کئے کتا اُسے یار کر پدیا یا ہے جیوں نیں رھتا
 جاں حیو پتیا تا، واں ہر یک بات کئے کون دل میں کچھ
 ملاحظہ نہیں آتا یونچھ نار کون نار یار کون یار کتے کتے
 بھیتر کی چھٹی بات بہار حاتی، بدھیر کا بند ٹوٹا یک آہ ہے
 وقت نس سو کلیکی بلا اسی یار کون یار کتے نگر سنیا چاکر

دیوایاں کے رج - انو چپ باتاں کرتے آکر میانے ، آخر بھلے
 برے کے یار سو دیوانے - تدبیر رح سوں اچھے تو سواہ ہے ، کام
 سمجھ سوں اچھے تو کچھ سواہ ہے - جس تدبیر میں رج نہیں ، وان
 عرت کوں کچھ سمجھ نہیں - ایسی تدبیر کا پایا قائم نہیں اچھتا
 دایم رہے گا کو حافتا ولے دایم نہیں اچھتا - دشمن کو ریز
 کرنے پیش ہونا یا زور - دشمن تل تل کی لیتا ہے حیر - آج کیا
 کھایا کیا پیا ، آج کس سوں کیا بات کیا - آج کیا تدبیر کرتا ہے ،
 آج کیا قصد دھرتا ہے - آج کس کئے کی کیا لایا - آج کسے کیا دیا -
 آج کہاں بیٹھا کہاں سوتا ، آج گھر میں کیا اندیشا ہوتا
 یوں ہی پر مثال لی دیتا ، نزدیک کے لوکاں کوں باند لیتا
 یو غافل بھارا حیر نہیں دھرتا ، کچھہ اپس کوں بھائے سو
 کرتا - یو تو سب کوں بھلے کر حافتا ، سب کوں مافتا - اس کا تو
 سب پر اعتبار ، ولے بعضے نزدیک کے لوکانچ دشمن کے حیردار -
 نیہچے دشمن پورے دھتیارے ، تو انوچہ دشمن کوں حیر
 انپڑاں ہارے - دنیا ایسی ہے جو اس دنیا خاطر لوکاں نے ماں باپ
 کو مارے ہیں ، سکے بھایاں نے سکے بھایاں سو عداوت سارے
 ہیں - دنیا ماں ، دنیا باپ ، دنیا بھائی ، آخر یو دنیا کسی کی
 ہونیں آئی ؟ دنیا کے لوکاں بھوت مست ، بھوت بے خبر ، خدا رسول
 انوکوں کدھر ، انیو کا ماں باپ انیو کا خدا رسول سو زر - رام
 جو حان کر راوہ پر آئے ، گھر کے بھیدی تے لٹکا حائے - رام جو
 حان کر راوہ پر آیا ، مایا دے کر بھائی کوں بھائیہ مارنے
 فرمایا - سکے بھائی کوں یاں پتیا یا نا جائے ، نفر چاکر تو بے گانہ
 نفر چاکر پر یکایک کیوں پتیارا آئے - دنیا میں ہر ایک کام

اچھ کا فرد

21/2 نگر جسے کہتے دنیا میں وو نگر کان ہے
نگر بیچ کھواتے کسے خبر کان ہے

نگر ایسا اچھلا جو صاحب کا نام کرے اپنا کام کرے
نگر وو جو اپنے کام ے صاحب کا کام اٹلا جائے نگر وو جو
صاحب نہیں کہتے ایک صاحب کا خیال پچھانے نگر کون بہوت فعل
کا سکت اچھلا نگر بہوت عالی ہمت اچھلا حل ایسا
صاحب ایسا نگر ولی کام فتح و ظفر اقل کیا ہے تو حکوئی ہے
دانا جکوئی سمجھنا ہے بات کا سانا وو نگر کون دیکھ صاحب کا
مقدار حالتا ہے کہ اس نگر کا صاحب اندیچھ عقل اتلیچھ نام کا ہے
اندیچھ تدبیر اتلیچھ کام کا ہے نگر کون کس مقصود کون بھیچے
تو بہوت فکر کرنا عاقل لوگاں بہوت بھاشے کے ہیں بہوت توڑا
جو کوئی دانا یں ہس داناشہلہ کھواتے باتیچھ میں باب کون
سمجھ جائے عاقلان نے عقل سوں ملک گیری کئے ہیں اچالا
پڑے ہیں روشن ضمیری کئے ہس جو عقل ہو فکر بر آئے
ہس تھوڑے کون بہوت کر دکھلاے ہیں بھیراں کئے ہیں
ملکان لئے ہیں اگر عقل کون تک ہمت کی چاشنی دنا جائے
نو جو ہی کچھ کام کیا جائے عاقل حیتا کیان ہے توکل
بہی میانے میان ہے سرداں کون انک عقل ہے کہ اس کا قانون
دیوانگی سردانگی سرداں کون وو بہوت بھائی وو عقل آئے
وقت پر کام آئی نو عقل نہیں سب کسے مگر خدا دیوے جسے
بھٹے لوگاں ایسے لوگاں کو دیوانے کہتے انوکھا جائے کتے
در اصل اپس میں نہیں ہے اتلی سمجھ کیا سمجھنے کے دانا

معہ کیا ہے توں دیکھل یو کیا عقل کرتا
 ہوے سو کام میں میرے تو کی حلل کرتا
 حوب جدا خاطر جوں تیوں اس آب حیات کی بات توں
 ہوں، اتل دل کوں کھول حو اس کے اثر تے کیا ہوتا ہے گھڑی بھر
 ایک حاکا دونوں مست ہوکر پڑیں، ایکس کے ایک گلے لگ اگ
 تک ہنسیں تک روئیں تک چڑ پھڑیں - یونی ایک
 تہاشا دیکھیں، اس معاملے کو بے خطر لیا دیکھیں - یونی ایک
 عالم ہے، آخر حوشیچہ ہے کیا غم ہے - یک ساعت مسب اچھیں افس
 میں اپے ہمدست اچھیں - دونوں ہی مست، دونوں ہی سے پرسب
 دونوں ہی دانے، دونوں ہی توالے - دونوں ہی دانستہ، ایکس
 سوں ایک بھارے، ایکس کوں ایک دے پند - آج لکن عاقل
 تھے ایکس دیوانے اچھیں، یونی ایک کلریری ہے دیکھیں
 اچھیں، جانے اچھیں پیرت پتلی کیوں کھڑتی، فاون تے
 مستی کیوں چڑتی - کوئی کتے یو بات حرافات ہے، ناؤں تے
 مستی چڑنا بھوت بڑی بات ہے - فرد

نفا ہے کیا حوچہ پارا کہے دل منے دھر کر
 حو کام دل منے آوے وو دیکھا کر کر

توں ہمت، توں صاحب شوکت - دارے ہندا کچھ فیض انپڑے،
 تھری دولت مقصود سنپڑے - دل کوں کھول، وو آب حیات
 کان ہے اس کا نشان بول - کیتا تپاوے گا، صبروری کرتے
 حیو حاوے گا - ہمت نظر کوں بھوت کسیا، پیٹ پکڑ پکڑ کر
 ہنسیا - کہا شاباش تعہے اس کام پر بھوت ہم ہے، توں بھوت
 ثابت قدم ہے جس کا انگر ایسا اچھے گا - اس کا صاحب کیسا

بھلا دسراں کا قصہ سناؤں گا، دل کوں ہی ہمت پر لیاؤں گا،
 دل ہے آخر تو کام کچھ کرے گا بالذات مردانہ ہے مردانگی پر
 دل دھڑے گا، ہرگز نہ تارے گا دل کوں ہی کہوں گا کہ کرتے
 تو یہاں ولے ہشیار دے حیا مردان میں تیاں اچھلا، کچھ
 ناؤں اچھلا کہ ارے سن دے دل، کام کیا ہے ولے کام لبھانا
 مشکل تو بولیا ہوں تیری خاطر میں کچھ ہشیار کرتا ہوں،
 تھے اپنے ہمار ہشیار کرتا ہوں بیت

نفر وہیچ کہ صاحب کے کام پر حیو دے

اس کے کام کوں سک دیوے نام تو حیو دے

کہ میں نفر میرا، تو صاحب میرا، تمرا نیم دھرم، میرا
 شرم صاحب کی بزرگی نفر کی بڑائی، حکوئی ذفران خوب
 ہیں دامن کوں اسبیج عقل آئی، اسبیج عقل تے انو
 کی بڑھائی اساکچھہ اندشہ اندیشکر، قسم کچھہ بیش کر،
 ہمت کوں بولیا کہ توں بادشاہ توں ہمت توں فتح توں
 نصرت توں صاحب ملک توں صاحب مہکت، توں صاحب
 دن توں صاحب دولت توں ہمت معہ سرے کام کوں
 ہمت دے ہمت کی کچھہ مت دے ہمت تے ہمت خوب ہے
 ہمت مطلوب ہے میرا حیو نہیں رہیا توں یو ہمت الہیہ میرا
 حیو دیکھلے کہیا نس تو توں ہمت بچے یو بات کدھر تھے
 اس باب پر کہاں نظر توں سعادت مند توں ہمت ہمت
 بلکہ جہاں ے ہمت ہاری ^جپچھیں وہاں تمام خواری
 ہو لگ خدا کی خدائی قائم دو لگ ہمت قائم ہمت ہایم

بھوت گیانرا ہوا ، چپ چت کا برا ہوا معاملہ کچھہ کا کچھہ
 کیڑیا ، اندیسے میں پڑیا - یو دیرت ہے اسے کون فہایم کون
 اپڑیا ، اس کون اب ہمیں کون اس کا اب پایا - کہ یو
 آب حیات کہ اس آب حیات کے خاطر ویسیاں ویسیاں تے
 یو حقا دیکھے گا ، کیا دعا دیکھے گا - تودہ کئے پچتائے آحر
 یہر پیر اپنی خاکا آئے - کوئی اس بات میں حاکر اپس کون
 یورا بین اپڑیا ، جس دت دیا تھا اس بات کا مقصود فین
 پایا - گریا پتیریا ، تریا ہمیں کریا - گرم دل دتی اگر اس آب حیات
 کی حذر پارے گا ، تو کیا بہایم کون اپڑاؤے گا - اگر دل کے
 ادھر دیکھتا شوں تو دل کے فائدے کیاں بھوت باتاں ہیں ،
 اگر حیو کے رہنے کا کچھہ دکر کرتا ہوں تولئی حکایتاں ہیں -
 میاے میاں بچارا آریا دپارے پر مشکل کھڑیا - دیت ،
 دھر سہاں کیے کوئی دور اندیس ہوے تو حوب
 کہ ریر کام نہوے کام پیش ہوے تو حوب
 ولے عاشق کون قابل کی بات خاطر میں کل آتی ، پند
 کسی کی کل دپاتی ، دوستی حاکر دسہنی دساتی - دل میوری
 بات کل مانے گا ، اگر درلوں کا دسہن کر حالے گا - دیت ،
 حکوئی حوب کون کہے اور کوئی درا مالے
 نہ بول بول کہ کیا کام سب تے پچتائے
 کہیا حوب مت سور، چت دھرننا ، اقال کیا ، رنا ، کیا سکے کیا ہرے ،
 جسے خدا بھت دیوے سو کرے - دل کے دل میں میوری ہے
 اس ، میں دھی اپڑیا ہوں بھت پاس - نارے یاں لگ آیا ہوں
 مقصود کو حکایا ہوں - کام ہوتاچہ بھلا ، کم بھتی کا حطر سوتاچہ

ولے بات کہے اور چڑیا اسی نے ہوش ہو کرنا رکھے رگ
 میں لہو کو اناحوس ہو عالم سب فراسوش ہو باہ بہت بلند
 اور سر، ناز اسر خوشی خوں زیر اس بات تے برہر حذر
 کر اے نظر خوب نظر کر، اس بات تے در کر کر بلکہ
 دسراں کو بھی خبر کر بہوت اوکاں اس بات میں اور حواں
 گلوانے ہیں ایمان ہو بات ایساں غن صلعان نے سن - و
 ساتھ مردان - و مصطف کو حالہ سور حراں شرابہا اس
 کون کفر میں گھا لیا دارہ اس خاطر اپنے حیو تراٹھے انکس
 کون جیوں مارے خدا کون ہمارے ایسا کئے ہو آخر
 پچھا کر کمر ہلا لئے مجنوں حیوتے ایسا، اپلا لہو آپس
 گھٹیا مجنوں کا سیلا دھتیا اس خاطر رلیطائے کیا کری
 شرم تے اتھی حیوتے نس قری طالب ہوں بچاری سچی
 کا کلوٹ میں آکر دوسل پر کیا کیا فدرے رچو سرہ کون
 بے ہمتی خوش نہیں اسی جسے ہمت ہے اسے صاحب ہمت
 کی صحبت بہاتی ہوں ہی یو بات سنے کچھہ کا کسمہ ہوے
 کا، دہوالہ ہوے گا ہیج ہوے گا نے ناب ہوے گا، بے آرام
 ہوے گا چپ عالم میں بدنام ہوے گا بیت

شراب پئے تو بھی کوئی نہیں ہونا سا

حسن شراب کہ حسن دیکھتے اور آتا

نعمہ میں نا رہی دہری سد پچھیں کن کی عقل کاں
 دی بد بے حال کون حور، اس بات کا ڈنبالا چھوڑ میں
 کہ ہمت ہوں سوں اس گھار سیرا ہو احوال اناں دسراں
 کی مات کما کہوں دسراں کا کیا حال نظر یو خبر سن

کوئی کر سی نا، ہمت کی صفت دینا کہے بھی سہی ہو۔
 مردان کون ہمت، عاشقان صاحب دردان کون ہمت، مردان
 کون ہمت۔ کیا کام اویس میں سو گاتھا، جس میں نہ ہمت
 دیں سو حالی نہاقتا۔ بیت

حیکچہہ حوی ہے سو ہمت کے باب ہے

ہمت داؤں لیدنا بھی لی صواب ہے

ہمت مردان کا سنگھار، ہمت صاحب دردان کا انبار،
 ہمت سوں راضی آپی پروردگار۔ ہمت تعلیم حائے سہی چہیت،
 ہستیار اچہ ہمت نکو مت۔ ہمت مردان کی سنگھائی،
 ہمت کون خدا منگتا ہمت خدا کی نہائی۔ عرس مرد کون
 ہمت مطلوب ہے بہوتیچہ خوب ہے۔ القمصہ حاسوس نظر
 ہمت بادشاہ، عالم پندار، ظل اللہ، صاحب سواہ، سوری حاکم
 لیا کہ خدمت کرے، عظمت پاوے، نامرادی مارے مردان
 آوے، معدن کا چھار راحہ کے پھل نار لیاوے۔ بیت
 عرس دھرتاھے میں تو کیا عرس ہے یاں ایک ایسے عرس
 حکوئی سیوا کرے کس کی سو کچھہ مقصود پانے کون
 سنیا ہو حفا، کو لک یو حفا، خدا حائے کدھائی ہوتا
 تھا وفا۔ نظر کا حاضر وہاں تک چھیا، چند رور ہمت کی
 خدمت میں گھیا۔ کہتے کہتے ہمت کے ایک دیس اس تارے اب حیات
 کی بات کہا، اپنے سب واقعات کہا۔ ہمت سن شمسینا ہمت
 ہی رویا، انھواں سوں موں دھویا۔ لہو کو پا ہی میں
 گھولیا، ہور بولیا۔ اس تارے اب حیات کی بات کہے، طاقب
 میں مچھہ مدے۔ یو اب حیات تو ہے تو شہد یو بیات تو ہے۔

عجب کوٹ اور ہے کتنا بکپانوں

کہ حلقہ اردعا ماریا ہے حالوں

اس کوٹ کئے آکر وہاں ہے اوکاں ہی رہش پاکر پوچھیا

کہ اس کوٹ کا فانوں کیا ہے اس کوٹ کے بادشاہ کا نائی

کیا ہے اس کوٹ کے بادشاہ کی کیسی ہے عدالت وہاں کے

اوکاں بولے کہ اس کوٹ کا فانوں ہدایت اور اس کوٹ کے

بادشاہ کا فانوں ہمت درد

ہدایت لگ تو انا ہے دیکھیں کیا ہوئے ہدایت سوں

نظر لے لئی حفا دیکھیا لگیا اب کام ہمت سوں

نظر بولیا کہ شکر الحمد للہ ایتنا دیکھ دیکھے سو دھن

بارے الپڑے ہمت لگی اناں خدا ہمت دیوے 'خدا فرست

دیوے ہمت ہی کچھ ہمت پاوے مراد انلی بر لعاویں

ہمت ہی نیست ہونا هست دنیا میں ہمت ہی بست عقل

ہمت تے پکڑ ہی بلندی ہمت کے سر ہے تھام ارحمندی

ہمت کالی کون ہوئے تو پہاڑ کون زبر کرے 'قطرے کون

ہمت ہوئے نو دریا سوں دعوا دھرے ہمت تے ٹھنا بڑا ہوتا

ہمت تے پڑیا سو کھڑا ہونا میں ہمت باپ ہمت پیر

ہمت مرشد ہمت جکچھ ہے سو ہمت ہمت حس مرد میں کچھ

ہمت ہے اس مرد پر رحمت رحمت ہزار رحمت بیت

وہی مرد جو ہمیشہ ہمت سوں ہمت سے ہے

ہمت خدا کے خزانے کی خاص کچھ بست ہے

بڑائی مفس نہیں آئی 'جتنی ہمت اناں بڑا ہی ہمت جلی

کلوانا' اے دنیا میں کیا پانا ہمت کی صفت ہوں ہے دیوں

مسلمانوں کا دل خدا کا عرش ہے یو پانی اس عرش
 میں تہی آتا ہے ، عاشق کے انکھیاں کے کنگوریاں پرتے
 جاتا ہے ۔ معوذتہ ہو پانی اگر قہر میں آوے ، دیرپا کوئی
 قباوے ۔ فوج کا طوفان ، اس پانی کا ایک قطرہ کر جاں ۔ اس
 پانی کا بھوت ادب دھرتا ، اس پانی سوں نے ادبی فا کرنا
 اس پانی سوں بھوت کرتا ۔ یو پانی اگر مہر کی موج اُچاڑے
 تل میں عالم کوں گُلستاں کر دکھلاوے ۔ پھول کوں پھولواڑی
 کرے ، دات کوں باری کرے ، پات کوں جھار کرے ، کنکر کوں
 پہار کرے ۔ ذرے کوں آفتاب کرے ، آتش کوں آب کرے ۔
 گدا کوں پادشاہ کرے ، ستارے کوں ماہ کرے ۔ تیرا سخن مجھے
 حوسی دیا ، تیری بات تہی میں بھوت حظ کیا ۔ عجب فہم
 دھرتا ہے ، سا دامن بھوت سمجھ سوں بات کرتا ہے ۔ تو کہہنا یہ
 بات ہی میری بات میں ہے ، دو دیسی ہی اس رات میں ہے ۔
 توں دو موتی ستیا میں جنیا ، قوی ہو بولیا سو میں رہا
 ولے میرا مدعا کچھ خدا ہے ، کستے کیا ہوئے گا اٹال خدا
 ہے ۔ یو کہہ وہاں تے اتھیا ، اُس کی جہ سب کے بندہ میں تہی
 چھتیا ۔ اس کام پر یوں تھی قضا ، جاتا ہوں کومنگیا رضا ۔
 اس فکر تے چلیا ، بھوت تلملیا ، بھی اپنے کام کوں دیاؤ ہو کو
 حنکے حنکے چلیا ۔ اس حنکے میں دیکھتا ہے جو یکا یک کوٹ
 وطر آیا ، آسمان پر پڑیا تھا اس کا سایا ، سات زمیں اس
 کوٹ کے یک طرف کا پایا ۔ ہر یک کنگورا اس کا عرش کا
 ہمسایا ، ایسا کوٹ دنیا میں آج لگی کوئی بادشاہ نہیں
 بدھانا ، خانو اپنے کچھ قدرت تہی مستعد ہو آیا ۔ فور

فرس اگر بھے ہونا چاہے تو دانی دو عاشق کے انجھواں میں
 ہے اس دانی کر نشانی، عاشق کے انکھر کا دانی کیا ہے عشق کی خوے
 اس دانی تے کنا صعب ہو موا - و ہیو نا موے مسیحا کا دم اس
 دانی تے فیص پانا مسیحا اس پانی تے موے کوں دلانا پانی
 کے ہر قطرے میں لاکھ انصاں ہیں اگر کوئی بچانے بوجہ پانی
 اب حیات ہے اگر کوئی جانے فرد

حو اپنے رونے تے معظوظ ہنس درد مندوں
 سو ہلسی تے ہیں ناے ہیں خط بر معہوبوں

چند اُن کس کس لذت بہرے درد اسوں انکھیاں - ہیں ہی پڑنا
 ہے ہلند ایک ایک اگر دو عاشق ہے دو بند بند کا لذت دیکھو - اس
 فم میں کیوں حوشی آئی اس کڑوائی میں کوں رکھے مٹھائی
 کانتیاں بھول کی ہاس کوں لانا ہے اگ میں پانی ہے دو پانی کوں
 دیا ہے دو بھلورا کن ہے حو دو ہاس لیوے دو پرواہ
 کان ہے حو دو پانی پیوے ہو اس پانی کی خبر نہوے
 یو قطرا ہے بھوت لذت بہرنا ہر قطرے میں - و - و دریا
 معہ معلوم دیا - و کیا عرس اناں لوں جانے قیرا فرس
 نظر ہنس کر زرق کوں، حیلے کے برق کوں بولیا، ہو نوں
 ہی کنا ہے سو اس میں ایک مانا ہے، ولے دو مانا پانا ہے
 مگر کسے دے ولے یہاں کچھ مگر لیں دسیا، نہام میٹھا ہمیر
 شکر کچھ نہ دسیا شاہاں انجھواں کا عجب بیان کیا،
 عاشقان کا خاطر نشان کیا عاشقان کے انکھیاں کے انسو
 ایسیج ہیں حوں نوں کتا ویسیج ہیں جس انکھیاں کو
 دینار کی لگی حیرانی اس انکھیاں کا کیوں نہ ہووے ایسا
 دانی دولہ تعالیٰ و قلوب الہومنین عرش اللہ تعالیٰ یعنے

رہیا، اس تونگر کے فردیک گہا - وہاں کے لوکاں کو پوچھیا کہ
اس حاکا کون کیا کتے ہیر، یہاں کون رھتے ہیں - بیت
خدا کریم ہے سہ کون مکر میں تی کاڑے
کسر کے مکر کے پھادے کسی کون پاپاڑے

’ابو بولے کہ یو تونگر ہے رھد و ورق کا آسیانا، مسکل ہے
اس تونگر پر دکا یک حادا - اس تونگر پر ایک گہما دتھا اچھتا
ہے رات دیس، اس سے پرس ہوا ہے پر میس - اس کا داڑن
زرق، مکر ہور اس میں کچھہ میں فرق - نظر کو بھوت
تھی طلب کی آس، داؤ ہو، تونگر پر چڑیا گیا زرق کے پاس -
اے کہیا اے پیر سلام، صاحب تدبیر سلام، اے کہیا اے حواں
علیک سلام، علیک سلام - یو بے غرض اسے عرص تھام، خدا کرے
تو ہوے یو کام - بیت

یو کاں کا وو کاں کا یو دوونو ہوائی
تھاسا عصب ہے دوی آسنائی

زرق کہا کہ یہاں توں کیا آیا، کون تھے بہاں اپا یا
کون تھے یو بات دکھلایا یہاں کیا ہے تیرا کام، حیراں ہوں
میں میں ہوتا خام - نظر اپنے دل کی گاہتھہ کھولیا، اس تارے
آب حیات کا قصا بولیا - زرق کہیا آب حیات کا چشمہ کتے سوں
مہ کس باغ میں ہے مہ کس کسب میں ہے، وو ایک چشمہ تو
کتا سو بہسب میں ہے - توں اس چشمے کون دھو دتھا دویا
میانے، اس کا نشان کوئی کیا سمجھے کیا حارے - فرد -

یو غرضی ہے پوچھہ بھیر فیں رھتا
یو کچھہ پوچھتا وو اسے کچھہ کتا

حیا میں ہو اب حیات ہے میں بولیا نشان اناں ہو سمجھ
 بچیاں کہوں کہیا اُس بات کے چپے معلے اناں اُس پائی
 سوں بچے کچھ کام اچھے گا تو توں حاتے نظر ہوا کہ اے فاسوس
 بادشاہ عالم پلہ صاحب سپاہ ظالانہ ہوں مرد ہے فرد ہے
 ہمدرد ہے نیم دھرم سمجھ کئے رہنا ہے ہوں حکیم کما
 سو سچ کتا ہے مجھے بیرونی بات کرے شہ مات سولے کے پائی
 سوں لکھ رکھنا یو بیرونی بات فرد

اوسی نہیں وو جس ملے کچھ نام و فلک نہیں

اوسی نہیں وو جس ملے اوسی کے تھنگ نہیں

ولے مدعا میرا کچھ اور ہے ' مرے مدھے میں ہلوز
 شر و شور ہے وو اب حیات جو میں منگتا ہوں اُسے کون
 سچانے کاں اچھے گا سو خدا حاتے بیت

چلیا امید کون اُمید کون ہر نیا وے

وو نا اُمید ہو آتا اُمید ہوں پاوے

نظر فاسوس بادشاہ کون عالم پلہ کو سلام کر کچھ کلام
 کر چلیا نشان اُس آب حیات کا کیس نہیں پایا کر بیوت دلہلیا
 کام تاخیر ہوا ' دلگیر ہوا بھی یاد کر اُس دل کی داری
 خدا سوں لانا اُمیدواری حاتے حاتے تلملاتے دلہلاتے حیفے
 کھاتے کھاتے بات میں دیکھا ایک تو لنگر عظیم الشان دسرا
 آسمان ہر نک کھورے میں اس کے چاند سورج کا مکان
 ہریک جہاز کی بیل اس پر حوں کہکشاں ' خیال کا ہانہ
 اس پر نہیں الپڑنا خیال ہر ہر کر پڑنا نظر اس کی
 بلندی پر نہیں حافی کھواتی بھی بھر بھر آتی جیو نہیں

ہے دیگر راقی اپنی خاطر حکایتیں ہیں مارے داسوس پادشاہ
 کے حضور نظر راز کا پردہ ہماریا، اس نازے آب حیات
 کی بات کاڑنا۔ داسوس ہوا یا کہ اس قارے آب حیات کا قبضہ
 ایک تاویل دھرتا ہے، اک آہٹیل دھرتا ہے۔ ٹھریک کوئی
 آکر نا سہہ پکر اس تمار بات کرتا ہے، عقل کوں بول لگاتا ہے
 فہم پر گیت کرتا ہے۔ یو بڑا ایک پیکیدا ہے، یہاں ادیشہ
 کر دیکھتا ہے آب حیات کتے سو وو آب حیات مرد کے
 موں کا پانی، جو اگن یہ پانی نو اگن مرد کی زندگی۔
 اس پانی کی خاطر لوکاں مرتے، کیا کیا مشق جو دین سو کرتے۔

یو سکندر کو میں لیا یک حمام

روز ہور رزوں میں یو ہوتا کام

جو حادط طبیعت کا تھا، یو کتا

سکندر را بھی دشتد آئے

برور و رزمیسر بیسب این کار

یو پانی روستائی میں ہے طلبات میں ہیں، یو پانی حیات

دیوے کسی کے مات میں ہیں۔ یو پانی ہوئے دو حیات خوب،

یو پانی ہوئے تو سب بات خوب۔ یو پانی کے مائے، پانی رکھیا

سو حائے۔ حیو اس تے پانا یوچہ پرائی ہے، دنیا میں کچھ

ہے سو یوچہ پانی ہے۔ مرد

دن و دنیا کی خوبی بھی قیم اور دھرم ہے

ایہاں کی فساد کی سو مرد کوں سرم ہے

کہ کتے ہیں الہیاء من الایہاں، حضرت کا حدیث ہے یو

تحقیق حان۔ اگر اس آب حیات کی کچھ بات ہے، تو

ہے اور پہلے کے ہاتھ میں کہا انا ہے خدا بولنا سو سچ ہے
 رسول بولنا سو سچ ہے وہاں تو پہلے برے کا یوم بچا ہوا ہے
 برا ہوا ہے۔ و عورت گنواے کا خوار ہوا ہے، سراسر ہوا ہے
 خاطر لیا بولے لوکاں کوں خدا ہور رسول کے باتمغ کا بقوا ہے
 نس تو دنیا میں حدو ہی نس۔ کہتے یہاں خرب سمیگر یہاں
 کی اُسید چھوڑے ہیں اے دے رھانچہ کی رکھتے بے لوکاں
 اسی تے دنیا چھوڑے ہیں دایاتے دل کوں توڑے ہوں
 بولے اسی کاسے دلنا من اتے تو برے لوکاں ایتی حفا
 نا پاتے برے لوکاں شہر من کوئے کوئے ہوں ہوں برے
 لوکاں پہلیاں کوں برے کرے ہوں برے لوکاں بہت کپلے لوکاں
 ہوڑے بے لوکاں سوں بھلا ہو تو یاری جوڑے جیتا ہے
 بھی اذر مرنا ہے اتنے خاطر کیا کرنا ہے حدو دکھائی مثل
 ہے مرنا مرنا جو کے نا انا سرنا جو کوئی تہو کے نا حلوں
 تحقیق حالے کہ پیدا کرنہارا ایک خدا ہے انا کارا رہی
 انا کا چلنت خدا ہے برے لوکاں اگر خدا ہے کر جائیے تو
 بولے ہو کر اچھے برائی کوں بچھائیے کچھ خدا کا تر دھرتے
 برے کاماں ہر گز نہ کرتے خدا ہے کر حالنا بہوت، شکل ہے
 اس کی وحدانیت کو پچھالنا بہوت مشکل ہے حس تے برے
 فعل دور ہوئے اسے جاننا کہ یو خدا کوں ہے کر حالنا ہے اپس
 کے پیدا کرنہارے کوں بچھالنا ہے دیکھنے کے انگے کچھ کیا
 حاتا ہے دیکھنے کے انگے قدرت کا ساں لیا جاتا ہے جکوئی کتے
 ہیں کہ خدا سمیع ہے ہر ہے قادر ہے علیم ہے کر جانتے
 ہوں تو ہوتا ہیں دو باتاں ہوں حالے کی نشانی فعل نیک

یو سمجھتے ہیں دراصل، 'دیکھیں' کا ہے یو مسئلہ - جو کوئی آوارا،
وہ بھائی ہمارا - 'حکوئی کرے ہمت'، مار نکالیں مت - الٹی
چلتی دنیا داری، 'بیلے لوکاں کی ہوئی حواری - نا اہل پاس
جو سوال کرنا ہے، 'وو حیو بائیں مرنا' ہے - بلکہ مرنا بہتر ہے،
اپنے حیو پر قصد کرنا بہتر ہے - سرم کے آدمی کوں سرم کا
آدمی اچھے سون جانے، 'سرم میں سرم ہیں وہ سرم کے آدمی
کوں کیا پہچانے - 'اپنے ایہاں سوں رہیے العناء بہم الرزق
کے معنے حکوئی جانتے ہیں، 'حیا کے اوک اکثر رزق کے داس قدرتی
سوں گزراں تے ہیں - دنیا حیوٹیاں کی ہے، 'دعا باراں کی ہے،
'یہاں کی ہے - یو حوی جانتے ہیں حق کڑوا ہے یو کڑا حسے
میتھالکا وو مرنا، 'اس بات میں پاؤں پہنسلتا ہے ہر کوئی ہیں ہوتا
کیترا - اگر کسی میں بات سمجھنے کا مایا ہے، 'تو حدیث میں
الحق مر بھی آیا ہے - اگر تو مومن کا رکھنے منگنا پاسی،
تو غم کوں کھا انکھیاں کے اندھو پی اے سارے بیلیاں کی
زندگانی - اصلیل بغیر اصالت کوں پاتا ہے، 'بیلے آدمی کوں
اصالت سندھالئے حیو پر آتا ہے لا علاج کو سکال کو کال دوتا ہے،
تو مردار ہں حلال ہوتا ہے - بھلے آدمیاں تی کس پاس منگنا
نیں جاتا، 'ادوں پر یو واقعہ فاقہ آتا - بھلے آدمیاں کا منگنا
ایک اسارت ہے یا ہیں تو ایک بات کرنا ہے، 'اتنے میں کام ہوا
تو ہوا نہیں تو اس کام تے در گزرنہ ہے پچھیں خدا
حلاوے کا تو حیوینگے فیں تو مرینگے، 'بھلے آدمیاں کا کرنا
اتناچہ ہے بھی کیا کریں گے - دنیا دو دیس کی دکھ اچھو یا سکھ
حوں تیوں یاں وقت گزر جاتا ہے، 'واں دیکھیں بریاں کا کیا حال

پسار صاحب صاحب کہتے بھرتے آس پاس خانو دوچہ صاحب
 اسیچکے چاکر اسیچکی آس حکوڑی نوں کسی نے دلبال لگ
 لگ پیٹ بھرے نے حیاتی نوں دھرے پیچھیں ہمت کا
 آدمی لا علاج ہوکر کچھ ہی دینا ہے بھارا کیا کرے
 انک بار دو بار تین بار سبالغہ چار بار دنا جائے گا پالچویں
 بار ایسے آدمی تے آدمی بیرار ہوے گا ملک آے گا نو اپنی
 حاکا پر تے نہیں ہلتا بقول اہل ہند چکنے گھڑے پر پانی
 تھلتا کوئی بھلا کہو کوئی برا کہو ایسے کوں کس کا کہنا
 اثر نا ہوے یو بے حدائی کا شراب پیا ہے مست ہے اُجے خبر
 نا ہوے در اہل کسی ناس ملگنا ہیلے آدمی کوں معلوم ہے
 کہ کیا بلا ہے 'دل پر کیا آف کیا زلزلہ ہے بلکہ قیامت
 گزرا ہے بھوت مشقت گزرتا ہے ماں باپ ہو خدا پاس
 ہی ملکتے دل کوں ملاحظہ انا ہے یکا یک نہیں ملگیا حانا ہے
 لاچ نے آدمی کوں بھوت اسی لاچ پیچھیں ضرور ہوا نو
 لا علاج کوں کیا علاج لوکاں کا دو قام لوکاں کی دو چال ادال
 بھارے بھلے آدمیاں کا کیا حال لوکاں بھلیاں کوں برے
 کر جائے 'بریاں کوں بھلے کر پیچھانتے بھلے آدمی کوں حینا
 بھوت مشکل دل میں کیتا ہمت دھرے خدا سب کرے ولے کسے بھلا
 آدمی نہ کرے اپنا ہیڑا آسی کھانا اپنا لہو اسی پینا
 نو دنیا میں بھلے آدمی ہوکر حینا برے بھلا جائے دغا
 دے جاتے 'جھوٹ تیروں کس پاس تے کچھ لے جاتے جاں
 لگے بھلا آدمی ہے واں لگن خواہ ہے 'برے لوکاں کوں سب کہیں
 تھار ہے بھلا آدمی کموں بھارے گالے تصاہیح کوں پتیاوے

حکوٹی کس کے آوے غرض غرض کرے

وہی بھلا جو عرصہ وہ آپس پوہ عرصہ کرے

لاج ست کر منگتا منگتا ہمارا، دیدہ ہارا ہیں دنا تو شو منددہ ہوتا

بھارا - شرم کا کوئی منگے تو وہاں کہے ہیں دھرم، بے شرم

گبڑی گبڑی منگے گا اسے منگنے کی کیا شرم - اسے حوش

لگیا ہے منگ ایسا، ولے کوئی کسے کتا دینا - گدھ قارون اگر

اچھے گا تو سی دیتے دیتے سرے گا، ولے بے شرم کا منگتے

منگتے پیت دنا بھرے گا - یو گدا، اس کا چلیچ، ایسا سدا -

شرم کون نہیں پچھاندا، منگیا ایک ہدر کر دانا - حان گیا

وہاں کچھ منگ ایسا، کئے دیا کئے دیں دیا - کان کا نیم

کان کا سب دیتی اپنی وہیچ عادت اس بات پر یو بات سی

آتی، کہ علم حاتی ولے عادت دیں حاتی - حوب لوکان کو خدا

ہور خدا کے حلیہ چھ کی آس، عار آتی منگتے دسریاں پاس -

دسریاں پاس، منگتے حیو پر آتا، ایسے لوکان تی کس پاس

منگیا کیوں حاتا - کسی کا بیڑا ہاں قبول کرے کانیں تاب، ایک

بیڑا قبول کیا تو اس میں ہزار حساب - خدا داکرے جو مردار

حلال ہونے کا وقت آئے کہیں، تو سی دیکھدا کہ کس پاس منگیا حاتا

ہے کہ نہیں خدا کا حلیہ قسمت کر دہار ہے، اگر یاں منگے

تو ہارے منگنے کے تہار ہے - عیب ہیں ہے منگیا اس تہار،

پادشاہ کون اپنا حلیہ کیا ہے پر وردگار پادشاہاں پاس

حق ہے سب کا منگیا حاتا ہے، خدا دلاتا ہے تو یاں تے کچھ

آتا ہے - نہ کہ جسے دیکھے دنیا دار، منگنے کھڑے رہے ہات

دنیا ڈغا ہاڑ ہے بھوت اور ایں ہور حیلیاں نیری
 اہم وہی ہے جو کرے آدم سقی ادم گری
 نظر وہاں کے لوکاں تے لیا خبر کہ یو لہاون کیا ہے
 اس شہر کا ناڑن کیا ہے وہاں کے لوکاں ہوئے نک کولے
 سب بولے۔ کہ اس شہر کا ناڑن صافست ہور اس شہر کے پادشاہ
 کا ناڑن ناموس نظر اپنے مقصود کون دل میں یاد کر ہرار
 ہزار کیا افسوس۔ کہ آخر یو کام کدوں ہئے گا، اس کام
 کا سر انجام کیوں ہوئے گا۔ بیت

حدا دک ہے اسی کون چہ ہمت کعبہ ہے

وہی مراں کون اترتا ہے جس میں ست کچھہ ہے

میر نو حوں تدوں وہاں تے ناں لگ زمین چکایا، اے
 کر نکلیا بھوت ہم کر نکلیا ابدال خدا شرم رکھے، حدا یو نیم
 نام رکھے انا کہہ کر ٹک ایک رہ کر عقل سون اپنے دل
 میں کچھہ لیا ناں دل کون سمجھانا وہاں کے بڑے لوکاں
 کون میانے بھادا ناموس پادشاہ عالم نانا سون حاکر ملیا،
 اپنے کام خاطر بھوت بلہلیا۔ ناموس نانا شاہ اچھے دیکھ کر
 اس کی ادا دیکھ کر اس کی روش دیکھ کر بھوت خوش ہوا
 ہلسیا ہلیا علچہ دیا سو خوشی سون حوں پھول کھایا نرون

ادب ہے جس میں مواضع ہے جس میں رو مرک ہے

دو کچھہ نو جس میں نہیں ہے وو مرک سر تارک ہے

دور تھا سو اچھے اپنے نردنک ہسلیا، پو چھیا کہ تو کون ہے

ندرا مقصود کیا ہے نو کان تے آیا بیت

کا وقت ہے ، دل دانتی دھور دوسرے داری کا وقت ہے ۔ تاحیر
 بکو کر اس کام کوں تقصیر بکو کر ۔ اس کام پر حد دھرے نا
 تو خدا ہی قیری مراد حاصل کرے گا ۔ مقصود آئیے ہر میں
 دایم خوش اچھیکھی قیرے گھر میں ۔ مہارک ہے خاکے تیرے
 نصیب ، کہ مصرع الہ و دنتہ قریب ۔ بیت

سُاہاں کہے کوئی آدمی قابل اچھے تو خوب ہے
 صاحب سوں اپنے یک جہ یکدل اچھے تو خوب ہے
 حاسوس نظر دل پادشاہ عالم پدائے سوں وداع شوکر
 قدم اگے دھر روادے عوا اپنے کم کی سمج پر پروانہ
 عوا۔ حوں ناو کیں اوٹما کیں گریا حاکا حاکا دھونڈیا عالم
 سب پھریا ۔ جس وقت جس تھار گیا جب ، تھاسے دیکھیا
 عجب عجب ۔ بیت

سفر کی کیا ہے خبر جو لگن وو گھر میں ہے
 سحر کیا سو وو حالے کہ کیا سحر میں ہے
 عقل کے پیالے سوں مٹا ہے ، حوں داری میں کتا ہے ، درد
 صد تحریر شد حاصل در راء بہر ٹاسے
 بسیار سحر نایک تاپختہ سود حاسے

چت اس دل سوں لایا پھرتے پھرتے ایک سہر میں آیا
 اس سہر کے عہارتوں دیسیاں کسی سہر میں کوئی آج لگن
 میں بندھایا ۔ کہ اس سہر کے آس پاس ، تھام پھلاواری تھام
 پھولاں کی داس ۔ لوکان سب واں کے ادب دار تھیر دار
 فیک بخت ہر دوردار سیریں گھتار ۔ فیک دیت دیک کردار
 پو دیسی کوں آئے گئے کوں بھوت کرتے پیار ۔ فرد

سمجھیا اولے کیا سمجھیا حکمہ پالنا ہے سو نہاں پانا ہے
 دھونڈنا سو دہوانہ ہے ارسی ہات میں ہور سوں دیکھنے
 میں آتا کھیساکھر میں ہور نقد لیلے نیں ناتا جیتا ہے ہور
 حیلنا بسریہ دریا میں پڑیا ہور پانی پمتا بسریا سر میں پھول
 اور دساع میں ہاس نیں انی دل میں معلنا بھریا ہور ہات
 کہے نیں جانی معشوق کورنگت کھولیا اولے انکھیاں جھانکیا
 یار لٹ پٹ ہوا بو توڑ کر بھانکیا ظاہر خلیفہاچ کتا ہے باطن
 میں جو گچھہ ہے سو ہات کتا ملنا ہے چپ رھنا ہے یو بادشاہاں
 بھوت برے ہیں بھوت بری جا کا کھڑے ہس انوں سوں
 بے ادبی سوں پیش آنا فابوہ کی نشانی ہے انو سوں بد ایمنی
 کرنا مردوہ کی نشانی ہے ظاہر باطن انوں سوں صاب دل
 اچھنا رات دیس انو کی دھاسوں مل اچھنا انو کی دھست
 عظمت ہے برا ثواب ہے دو عظمت بخش ہیں نہاں قتم ہاں
 ہے بھاہاں کے وھوہ کا شرف معبودیچھہ حاتقا جس میں کچھ
 ہی بوہ ہے وہیچھہ پھچھاتقا بارے دل پادشاہ عالم پلاہ
 نظرحی نقوے کی یو بات سلپا اسید کے چھن سوں تے کوہ
 بھر بھر پھول چلپا نر

میں نے چھن میں ہاڑ اچھل کے ہے خلچھہ اس کا

دالچھہ پر پھول ہلس نرنا اسیہ اب ہے ہاس کا

خوہی ہوا جیو نہیں رھیا ' نظر حاسوس کون شاہاں شاہاں
 کہیا گلے لایا بھوت منک کیا ' خدا کے در کاہ اسید وار ہوکر
 رھا دیا کہ توں جا یو خوہی خبر لیکر بیگ آ کہ نو وقت
 بھائی پنے ہور ناری کا وقت ہے ' مخلصی ہور خدمت کاری

بھائی ہے اسے دھر نہ کہہا جاے

آپڑے پر حکوئی دھر کام آے

حمتانکوں تو کستا، اس کام پر کوئی دین دھمکتا۔ اس

کام پر اتال میں راضی، دیکھ میری حاکماری۔ مجھے رحمت

دے اس کام کوں میں جاؤں گا۔ حدھر تدمر دھونڈ کر توں

سنگتا سو آب حیات کر حدر لداؤں گا۔ یہ

کہیں بچا ہے دل کوں عشق نے، اب دل کوں کچھ چاراہیں

عاشق کوں کوئی کیتا رکھے، کس تے رھدھارا نہیں

تو سنگتا سو آسحیات نے، اس کی حدر تھہ اگن آئی،

اگر یو آسحیات دنیا میں نا اچیتا، تو نا دینا کوئی تھہ

یو لڈھاٹی۔ ندیم یو ہرتے وقت میں کیا نام، کہ یہاں

یو کچھہ ہے نام، ولے آخر ہو دھارا ہے یو کام۔ پادساہاں

کا دل حکا حوت ہے۔ سہ تیار حیوتا ہے، پادساہاں کے دل

پر حکچہ گھرتا ہے۔ سو ہوتا ہے پادساہاں کا دل حدا کے رھمے

کی تھہر، یہاں سک لیا نا تو نہ استعمار۔ حدا یہاں بیٹھہ کر

اپنا کام چلاتا، حدا یہاں بیٹھہ کر دیتا دلاتا۔ ناطن میں

نو حداہ آبا کتے طاہر حدا کا سایا کتے۔ حان پادشاہ کا

دل حا سکتا ہے، وانتے کس کا دل حدر لیا سکتا ہے۔ حس

دریا میں ابو کا دل تیرے، دھرے دل کوں قدر ہے حو

وہاں پھیرے۔ ذرا آمتاب کے اگے کیا دے گا، ادک بول کتاب

کے اگے کیا دے گا۔ حیتا کوئی دھورے حدھر، دریا میں قطارہ

کدھر، یو سراتب پائے، حو حدا کے حلیفے کہوائے۔ حکوئی حلیفے

کوں سمجھیا سوں حدا کوں سمجھیا، حنے حلیفے کوں میں

ہیں۔ سو دوائے عشق کا کھد کھیل کر جانے القصد دل پا دشا
 عالم دشا ظل اللہ صاحب سپاہ حقیقت آگاہ بہوت بے دل ہوا دل پر
 کام مشکل ہوا سہر سب حیران کھر کھر اوکان دریشان حقیقت
 حقا دورے سرگردان ہو کر سب سر پھوڑے میشوا دبیر
 ایرخان وزر کوئی کر نہیں سکے اس کی تدبیر بیت

پادشاہ کے جو دل پہ اوے غم

دل ملے اک سب ہوے درہم

ویسے میں دل بادشاہ کوں عالم پناہ کوں ظل اللہ کوں
 صاحب سناہ کوں خصوص ایک جا۔ وسر قتا اس کا ناؤں
 نظر سب ڈھاروں اس کا گذر۔ سب جا کا کی معلوم آئے خبر
 صاحب فراست صاحب ہمت خوش طامیعت خرف صاحب عقل
 بہوت دھرے نس ہونا۔ سو کام کرے کوئی نہ خاکے وہاں
 حارے کوئی خبر میں لیا۔ سو خبر آئے ہمارے شہر
 کی خبر دل کوں دل میں دیوے ہو زور غرار ہرادر
 شناسی لدوے بیت

کھر دھنی وو چہ جس کوں کور ہے خوب

وو چہ صاحب جسے نگر ہے خوب

سو وو نظر جا۔ وسر دل بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب
 سپاہ کے حضور اگر سرا کر معظیم کر تسلیم کر بہوت ادب
 سوں ایک۔ سب سوں بولیا، باب کا ما یا سب کھولیا
 کہ آئے دل بادشاہ عالم پناہ ظل اللہ دل کوں رکھ گیت
 دقوانکوسک خدا سر در دھرنہ فکر کی کرنا بیت

دولیا ہے عشق میں ایسی چال، نہ صبر نہ دل عاشق نہ آبدار غریب،
عشق بیتاب بے آرام ہوئے تو حوب، عاشق تک ہی بدنام ہوئے

تو حوب - بدنامی تے عشق میں کچھوایا حامی ہے، یو بدنامی
دیں عاشق کی بیکداسی ہے - عشق میں دی فاسی حوں کھائے میں
دھک، حوں دیوے میں چھہک، حوں محبوب میں ڈھہک -

عشق کا یہی ہے نشان بچار، حیتا پنہاں کرنے حائے اتنا ہوئے
آسکر - سب کا حال طاہر ہو آیا، کون عاشق وو حو عشق کون

چھپایا - حسرو شیرین درہاد یوسف رلیہا لیلائی معنوں، انو کا
عشق فاش ہوا تو یو حکایتاں چلیاں آحنوں - عشق کون کوئی
چھپا کر تھاریا ہے، آدیتاب کون کوئی نعل میں ماریا ہے - آگ میں

کوئی ماندھا ہے گھر عوطہ مار کر کون رہا دریا بہتر - عشق
ہرگز نہیں چھپتا چھپاتے کتے سوں داتاں ہیں، حکایتاں ہیں

حرفاتاں ہیں - یو آگ اس آگ کون کون دل میں چھپا با ہے
اک کو دل میں چھپانے کا علم کسے آیا ہے - عاشق کا دیواے ہوجا

کام، پیلاو جکچہ ہوئے گا سو خدا کو بچہ فام - عاشق حو حیو
نئے وقت اندیسے پر آیا، عشق کا کد گنوا یا - اندیشا عاشق

وں لہنا فیں، اتال بات کہنا ہیں - عشق میں آیا تر، پیچھیں
کد کدھر - اتال کیا ترے گا، کیا بچارا عاشقی کرے گا، حس

میں اچھے گا فام، ایک دل کیوں کرے گا دو کام - دن میں گھنٹے
پچھیں لہوا ہور تیسرا کیا، عاشق ہوئے تو بی افدیسا کیا -

اگر جیوتے ترے گا، تو کی عشق بازی کرتا - حان فیں تر وہاں
دلہر، جاں تر وہاں خطر، تر میں گھر، در میں دلہر - کون ایسا
عاشق ہے عازی، ہر ایک کا کام ہیں حابباری - عشق کھیلے

لگے ایک کام۔ بات سنتے حال ہوا اس دماغ کا، داندل دیکھو اس اب
 حیات کا دل اس اسحیات کوں مطلق ملگتا ہے 'الحق برحق ملگتا
 ہے ناڑوں نے اتر چڑیا' نہیں بوجھ ہلاک ہوتا کسے کنا پڑا۔ اس ناڑوں
 میں ایسا زور ہے 'تو دل کے دل میں تو شر شور ہے حیو کوں
 محبت کے رنگ میں رنگنا دو کوئی کسی کوں ملگنا کوئی
 کچھ ہی لطافت دھریا ہے 'تو ایکس کے دل میں تیار کرنا ہے
 پولاد کے ٹانکیاں سوں ہی اٹلا کھڑیا ہے 'تو ہر ایک کوئی اسے
 ملگنا نہیں تو کیا ملگنا مفت پڑیا ہے 'یو بات کھل نہیں بھوب
 مشکل کسی میں کچھ خوبی دیکھتا ہے تو رنجتا ہے دل لیں
 تو دل جیسا دانا دل جیسا مائل ہو رہا ہوا دیوانہ
 ہوا دل بھوب اب دلدل کہ مشکل وقت آیا ہے
 یو دل لائی کی جاگا ہے اگر دل دل لگانا ہے

ایسی دوائی سوں اس دل کوں کیا نسبت یہی اسکوں
 سنبھالیا ہے شاہی رحمہ دل میں ہی اُٹھے جہاں 'کیونکر رکھے
 سنبھال ہیے

عاشق ہے اس کوں عشق اپلا ہے

عشق خللا ہے عشق پپلا ہے

بھارے عاشق کا دل بیگ لگ جاتا 'ازما کر دل لگاتا دفا
 کیا تا آزمائے کئے دو سواہ تلتا لذت کم ہوتا 'نہی آزمائے تو
 تو بلا آتی دل درہم ہونا بارے یو کسے ہے نام عاشق پر
 صہوری ہے حرام صہوری کا ناڑوں لیتے حیو خاوی 'عاشق ہی
 صہوری کیونکر اورے بے صہری عاشق کی صفت 'بیقانی عاشق
 کی عزت دلہلا عاشق کا کام 'خللا عاشق کا احترام سہمی نے

بہوت اطاعت سوں، بہوت فصاحت سوں بہوت دلائل سوں بات کا
 سرستہ کار کر ایک نارے آب حیات کا وصف پڑیا، ولے پڑتے
 وقت اس قصے کے مستی چڑی سو آپے سی تک گر پڑیا۔ دل
 آتوایا، بات سنا تھا سو بولدا۔ کہ حکوئی ہو تازا آب حیات
 پیوے گا، دسرا خضر شوے گا، اس جگ میں سدا حیوے گا۔
 اس آب حیات کی ایک بات ہے، 'یو ہوا آب حیات ہے
 حکوئی دھایا، ہر گر زوراں سوں کئے ہیں پایا یو خدا کے ہے
 ہات، اس آب حیات کا حیو ہے نو آب حیات آب حیات کوں
 دو پئے گا دنیا میں دیو دا اسیج کا ہے، حکوئی یو آب حیات
 پیا، نیں تو دنیا میں عبث آیا کیا ادت دیکھا کچھہ ہیں کیا
 عدت حیا۔ جس کے دل میں یو دس طبع، کیا اس کا حیو دا
 عدت حیو نے میں جمع۔ جس کے آب حیات سوں تو ہوئیں گے اب،
 حیراں شوے گا تھاسے دیکھہ گا عجب عجب۔ اُن آب حیات نے اس
 آب حیات کا رکھیا ہے لاج، یہی ہو رولی سب اس آب حیات
 کے۔ محتاج۔ اس آب حیات کی بات کا اثر بہوت دھات سوں دل
 داسا عالم پناہ طلباء صاحب سپاہ کے سر چڑیا، دل داسا
 اس آب حیات کی بات پر مطلق عاشق ہوا بدتات ہو پڑیا کام
 ایسا کچڑیا۔ دیت

داؤں سندھیں دل ہوا لے تاب
 داس آدیتھیں چڑیا نو سراب
 دل بہوتیہ طالع ہوا، استیاق غالب ہوا۔ بات سنتے اس
 حال کوں اپڑدا، عاشق تھا بچارا بیگیج
 کھتیا، داساھی کا سکھ ستیا۔ عاشق
 سندھیا۔ اس فکرتی
 تھا نہام، آحر اس حال

بات میں ہیں تیرے دی ہیں حافی القصہ ایک رات
 دل پادشاہ عالم پناہ ظل اللہ صاحب سناء کھاج طلہور قانوں
 ہوں لگا کر مٹریاں حوش سروں ہلا کر لب دائرہ چنگ
 رہا ہوں، تو چار پیمالے شراب کے ندایا ارکان دولت قدم شاعر
 قصہ خان سہنامہ خان خوش طبعان اظیفہ گونا حاضر حواہاں
 گلرویاں خوش خوناں سب حاضر تھے مجلس کیا تھا جس کا
 راگ اسم ہے وہ عشق کا جسم ہے اس جسم میں عشق کا جان ہے
 اس جان میں سبھاں ہے اس تبار عاشق کون شک ایسا نا کالری
 ہے بے دردی نے روسی بد گوہری ہے عشق کی صورت ولے
 نکرنے کیے تو ہات میں لیں اپنی عشق کون بہوت بپاتی دل
 کے انگلیاں ہوں دیکھے تو دیکھی یہ حافی عاشق کون ال
 ہو حالے عاشق کا دل نرم تو نو باد سورم ہوسگرم راگ میں عجب
 ہے دایر عاشق کے دل کون ہوں لگنا حوی بدو بہتے نانی
 کون کھڑا کرے آئے حناور کون پازے دالے کون دیوانہ
 کرے ہشمار کون مسب کر پچھپازے راگ ہولیتہ میں عاشق
 زار زار رونا بے اختیار رونا ہاگن مار مار رونا پکار پکار رونا
 سینا بہوت دل کون ال لگنا ولے سننے سننے حوی نہیں ^{سچ} بھگنا
 درویشاں کون حال آتا ہے ہزار ہزار دل میں خیال انا ہے بیت
 سروں چیست کہ چلدن قلوب عشق دروست
 سروں معرم عشق است و عشق معرم اوست

بارے اس وقت نکادک عین مسی میں 'بادہ پرستی میں'
 فراح دستی میں اس کمال ہستی میں ایک قدیم قدیم

کامراتب میں حکومتی امایں سہائے 'ناطن' کی بررگی، اداہکوں کدوں
 دکھلایا حائے۔ عاشق ہوور عائد کا مراتب دسنا قیامت پر موقوف ہوا
 ہے، اہیوں بات پردے میں ہے روایت پر موقوف ہوا ہے۔
 عاشق کے مراتب پر کون کیڑا عاشق کا مراتب سب مراتب
 ہوں بڑا۔ عاشقان یو سراب بہوت نام سوں پیتے ہیں
 بہوت احترام ہوں پیتے ہیں۔ حیوں شیسہ حلق لگن پدت معن
 سراب بھرتا ولے بد مستی معن کرتا حیوں بیالہ دسریاں
 کون چڑتا ' ولے اپے بد مست ہو دس بڑتا۔ حوں حم، لبالب
 ہوں بھریا ہے شور مستی کم۔ شراب بدو، بے اس وضاً، تو
 سراب پیئے کا پاویدگے مرا بارے حوں حقیقت کی سراب
 میں تی منصور ایک قطار پی در اداالحق کہوایا، بعضیاں
 بے حماں حالی کئے ولے کوئی راز بھار دین بتایا۔ جسے یو پیالہ
 پیا اونے یو اسرار چھو پایا، 'محمد (علعم) کون کیا یو پیالہ
 نہں آیا، 'محمد (س) درو، تھا محمد (س) من سما، 'ا' اتنا چہ اسار
 دکھلایا انا احمد بلا مہم، یو بات عاشقان میں چل آئی یو اسرار
 ہے قدیم۔ یعنی احمد تی حو مہم کیا تو احمد ہوا پاک ہوا صہد
 ہوا۔ یو راز کی بات حو مرتضیٰ علی کووے میں سر بھاگو بولے
 تھے پنہادی تو کتے ہیں کہ اس وقت لہو ہوا تھا سب کووے
 کا پامی۔ یو سہاؤ یو گنہگیری ادو چہ کون سہاؤے، کم ظرف آدسی
 کے ہات تے یو کام کیوں ہو آوے۔ یو حاصل انہا تو ادو کون
 شاہ ولایت کتے ہیں، بررگی ادو کی بے مہاس، کتے ہوں۔ حن وای
 نے ولایت کی تشریف پایا اس کی تشریف پر ساء ولایت کا
 سکھ آیا۔ ولایت بھیر ار ساء ولایت کسے نہیں آتی، یو بررگی

میں ہے اندھارا جھسا سو پانا نہیں سہجیا سو گلا یا جکونی
 اس شراب کی مستی نہیں سہجیا سو اُس شراب کی مستی
 کیا جائے حیکوئی اس شراب کا بھید نہیں پایا سو اُس شراب
 کون کیا پچھا لے شراب کون اپے پیلا نہ یوں اچھنا کہ
 سراب اہسکوں پئے جو شراب اُسے پیلا خراب کیا توں کیوں
 حلوے گھاس آگ کھائے جائے تو حلنا مچھلی خشکی پر
 تڑے نو بلبلنا چھٹی ہسی کا بھار اچا سکتی ہے نعوری بھری
 کا زور لیا سکمی ہے کلکر تو نگر کی براہری کرے گا تارا
 چاند سوں ہم بھرے گا دیوا افسانے کے سنگھ اے کا شرار
 سلعے پر ملے بھالے گا شراب بر ہر کوئی ہم نس بھانا
 شراب پیلا سب کسے نہیں آنا شراب حسن کا زریلا ہے
 میخانہ عشق کا مدینہ ہے عاشق کی عبادت حسن دیکھنا
 راگ سلا شراب سلا ہے عاشق حیکچہ میخانے میں پانا
 سو کعبے میں زاہد کے مات نہیں آنا عاشقی مصاحبت ہور
 ناری ہے عبادت ہور بلنگی خد متکاری ہے معبوداں ہیں
 سو صاحب کی گود میں سوتے چاکراں ہیں سو مات حوز کر
 کھڑے ہوتے نگر جینا بڑا ہوا ہی معبودی کا ناز کچھ ہور
 ہے 'یوراز کچھ اور ہے سو پچھاڑ لیتے ہیں تو ہی کیا
 کچھ کسے دیتے ہیں کنگ معبود ایسے ہیں مطلوب ایسے
 ہیں جو دئے بھی نہیں لیتے ہیں بردر ہور دربر یاں آسمان
 زمیں کا اتر ہو ہر ایک شراب کا ہے مقام اُس شراب
 کے آدمی کوں اُس شراب کا کیا قام ہرنگ کوئی اپنے شراب کوں
 حویچہ کرنا دوسرے کے شراب کوں یکایک نہیں ماندا یو ظاہر

حانے کیا فام کئے ہیں۔ یوں کہے تو ان مستی ہے، رور کئے قوتی
مستی ہے، حدا کچھ دیا تو دھن مستی ہے۔ شراب کی مستی
کوں کئے مذا، اس مستیاں کوں کیا کنا۔ یو نہ زید بولیا ہے
نہ عمر، حضرت مرتضیٰ علیہ السلام کا قول ہے کہ سکر الکومتہ
افضل من سکر الکھر۔ بعنے حکومب کی مستی شراب کی مستی
تی زیاسب ہے، یو بڑیاں کا قول ہے الحق راسب ہے۔ یہاں
چپ رہنا، کسے کچھ فین کہنا۔ کہ ہر کی بھی بات برے
فعلیچ پر آتی ہے، نہ دیتی ہو رہلیچ پر آتی ہے۔ برا
فعل حرام ہے باقی سب حلال، کھانا پینا اندہ کرنا معظوظ
اچھنا فیکمی کوں نہیں رواں۔ اگرچہ بحسب طاہری مہن
شراب پینا گناہ ہے، ولے گناہ کوں بھی حدا کی بحسبش کا
یناہ ہے۔ حدا کا ناؤں عمار ہے عمار کا کیا مارا، گناہ
نابخشے تو غفار کیوں کہوانا۔ بولیچہ ہیں کہ ندہ گنہگار،
حدا بخشنہار۔ ولے عاشقان نے دو گنہ اختیار کئے ہیں،
اس گنہ کوں بہوت پیار کئے ہیں۔ عاشقان کوں حدا پر دو
بی اتنا یتیار ہے، کہ یو معقول گنہ حدا بخشنہارا ہے۔
ناپاکاں کئے شراب حاتا تو نا پاک ہوتا ہے، پاکاں کیے آتا تو
پاک ہوتا ہے۔ شراب بہوت بری سب، پھتر پر کوئی سٹے گا
تو پھتر ہو ولے گا مست۔ دھناک ہونا تو یو آک پینا، اس کام
کوں پولاد کا ہونا سینا اپنے فعل نہ کوں میں کوسکتے مذا،
شراب کوں برا کہا خاطر کنا۔ مرد ہوتا دو اسے ہضم کرے،
اس سوں ہزم کرے۔ دو کوئی پاک پورا ہوتا، اسے یوچہ شراب
سراہا طہورا ہوتا۔ دانا کوں یاں کہا چارا، داناں کی سمجھ

ہو رہا کیا کہ شراب پئے ہو ہوٹا، دو مبلغ اب پیسے ہو دوں
 ہوا شراب ہو ہزار ہزار بہت کرتے، اپنے برے فعل کوں سو
 بسترے اگر کوئی سمجھے ہو اس سوں باب کیا حالے ایک بات کوں
 سو دھات کداحالے شراب کے ملنا کرنے میں ایک رہے کوگر پاوے
 ہو باب کسے سہجائے کی نہیں مگر خدا سہجائے اگر دانا تو رہا
 دل پاک کر پیوے شراب ہو لداں دیکھا دیکھی ہی کر اپس
 کوں عالم کوں کرے شراب شراب ہو خوب ہے، ولے ستمی اے
 برا بولکر تراتے، ملنا کرے کھرام کتے توہ کراتے عام خاص
 ہو ملنا کا حکم انا ہو عالم حالنا ہے، پیچیں حکوئی راز
 حاتنا ہے امر بچھالتا سو بچھالتا ہے اگر اس میں کچھ
 خدا کا راز نا اچھتا تو اہل راز اس پر سائل نا ہوتے اگر
 اس راز کوں نا سمجھ کر یو کام کرتے تو کامل نا ہوتے
 اگر کسی انسان میں کچھ فام ہے، ہو دل داک کرنا بڑا کام
 ہے خدا ملنا کیا سو برے فعلانچہ خاطر اس نا معقولان کے
 جھلانچہ خاطر نہیں تو کا ملاں کے الگے ہو ہی ایک عرق ہے
 عرق اور اس میں کیا فرق ہے دریا ایک بلند تی الالش نس پاتا،
 ولے دریا تیرا کسے انا جاہل سوں ادک بات عارف ہو لے کا
 ہو وو ہو لے کا دس، شراب پئے گداہ کسے خدا بخشے کا ہو لے
 تو بس نہیں ہو اس حلال کوں حرام نا کرنے عارفان ہو کر
 اساکام نا کرتے افیم حلال ہو شراب حرام ہو کیا عارفان
 کا ہے کام مصلحت کچھ ہے اس میں وہم سمجھے سمج
 ہے کچھ حس میں بہام مسی کوں حرام کسے نہیں کیا

کوئی منہ کرنے دیں آنا ، وہاں چپ رہیہا حانا - کیا قہام
 تاکید شراب پریچہ آیا ہے ، باقی گناہ سب ہمشے کر کوئی
 لکھ لایا ہے - سواں کے گناہ سب آپہچ کرنا ، دسریاں کون
 ترافا ہور اپنے ماترنا - خدا نے ہمشیا کہا کر ، خدا کے دوسروں
 میں ہی ایتھے مکر - دو دس کی دیا یاں کوئی کیتا حورے گا ،
 گناہ کرنے کو ہیں چھوڑتے سو ثواب کرنے کون چھوڑے گا -
 لوکاں لوکاں کے مال پر اور حیو پر کھڑے ہیں ، شرابے کیا کیا
 شراب کے دنبال کی پڑے ہیں - آپے پینا دسریاں کون سدا
 کرنا ، یاں انصاف ہے خدا کون نا دسر نا اپنے گناہ اپس کون
 اچھنا نام ، دسریاں کے گناہ سوں کسے کیا کام - دسروں کی تقصیر
 کا حجب اپس پر نا آسی ، کسی کے گناہ خاطر کسی کون دوزخ
 میں نا بھاسی - ہر کوئی اپنا ثواب اور گناہ پہچانتا ہے
 اپنا جواب اپنے دے جانتا ہے - اگر کوئی دوزخی اچھو وکر
 کوئی بہشتی ، تھے کیا کام آئے گی کسی کی حوی کسی کی
 زشتی - تھے کالے کون دسروں کی فکر ، توں کچھ اپنے عاقبت
 کی کرفکر - غرض آدمی میں چل نا اچھنا آدمی میں برا
 فعل نا اچھنا - صراحی کے گردن پر گناہ کا بھار نا دھرونا ،
 آدمی برا اچھے تو شرابے کیا کرنا - اگر کوئی پوچھے کہ شراب
 کیسا ہے ، توں بول کہ جیسے سوں ویسا ہے - یو بول یاں
 بیوں رھتا ہے ، حوں فارسی میں کہتا ہے - مصرعہ

از شیشہ ہوں دروں درآید کہ دروست

کیتا کہنا درا درا ، حوب سوں حوب دے سوں برا -
 پے دے ہوکر کرتے دے کام ، میانے میان بچارا شراب دہنام -

اس گھر میں سجنت کنوں رھنے پاوے۔ اگر ملگتا ہے قم کون
 مارے تو شراب پی اگر ملگتا ہے حفا سرے انگے ہارے تو
 شراب پی اگر ملگتا ہے سقاوت نرانے تو شراب پی اگر ملگتا
 ہے دن میں کھوڑا بنانے تو شراب پی اگر ملگتا ہے معشوق
 -وون حظ پانے تو شراب پی اگر ملگتا ہے حسن کا نظارا
 کرے تو شراب پی اگر ملگتا ہے دل میں محبت بھرے تو
 شراب پی۔ اگر کچھ اولہا چڑنے ملگتا ہے تو شراب پی اگر
 خدا کون انتر نے ملگتا ہے تو شراب پی بعضے ولیاں ہی
 شراب نوش کیے ہں تو بدر اب خوش کئے ہیں شراب مرکب
 ہے محبت کے نکت کا شراب شاہی ہے اسر، گہات کا شراب
 آرائش بزم پادشاہی شراب اسرار خلوت خانۃ الہی حسن
 حوشی میں اُجے سحرنا کی جمل برے نکو کر ترقا کی
 جہاں خوب بستہ ہے وہاں الہتہ ملا کرتے ہں کم حوصلان کون
 تراتے کہ تو بد نیت دھرتے ہں اگر پاک دوا ہے تیرا
 دل وحاں ہو تو ہی عاشق ہے تو عاشقی کون پہچان
 شراب کون اتال حرام کتے ہں سبقت ولے حلال تھا عیسوی
 پیغمبر کے وقت ایسی شراب کی منائی احر بھی فعل
 پر بات آئی برا فعل ملا ہے نہ کہ شراب، عارفان
 سوں جمل ملا ہے نہ کہ شراب۔ شراب نا پی کر ہو برے فعل
 کرتے وہاں نہیں تارتے بیت

از حسد امروز زاهد می کند ملح شراب

ورنہ کہ اس مسلمانان را ہم فرہاے ماست

عالم خارج شراب ہزار گناہ کرتا حوں حیو کو بھانا وہاں

دے گا، دل میں تقوٰاح نا اچھے تو مسقیم کس کیا دے گا۔
 پانی میں سو چسپے پر گئے تو کیا پیاس حاتی ہے، شرار کیف
 کھائے تو کیا ہوا شراب کی کیف آتی ہے۔ یو بات خدا حادثا
 ہے آپیں آپ، عاشقاں کو شراب مہا کرنا دیا پاپ۔ عاشق مجلس
 عاشق کا دھیرا سو دھیرا، عاشق میں گداہ کبیرا سو یو ہے۔ عاشق
 کوں شراب پلانا عاشق کا دھرم ہے۔ یہاں عشق ہے عاشق کا عاشق
 پر کرم ہے۔ عاشق ہوو دل سحت، یو تو عجب نہاشے کا ہے
 وقب۔ عاشق کا دل درم اچھتا، عاشق کا عاشق پر کرم اچھتا۔
 اگر عاشق کوں عاشق نا پچھائے، تو نے گانا لے درد بچارا کیا حاتے۔
 یہاں حادثا پھول مارتا نو پکارتے، ان حادثا پتھرے مارے تو دم
 میں مارتے۔ جسے بھسبے طاہری رور ہے، ان حاتے کا علاج کچھ
 ہوو ہے۔ حوں فارسی میں بولیا ہے کہ

کر نبودے چوب تر فرماں ببردے گاو حر

شراب معشوق کا سقاطا، ایک حس کوں سو حس کر دکھلاتا،
 محبت کوں بدھاتا، حکومتی عاشق ہے اُسے شراب بھوت بھاتا۔
 شراب عاشق ہوو معشوق کے دل کے سک دور کرتا، شراب دوفو کوں
 محبت میں چور کرتا۔ شراب پئے پچھیں دل میں کچھ حالات نہیں
 اچھتا، شراب پئے بغیر دل صاب نہیں اچھتا۔ دنیا کا اکت تو
 یو شراب، شراب نا اچھے تو عاشقاں کے انگے دنیا سب حراب۔
 شراب ہر گر غم کو آنے میں دیتا، شراب حوسی کو دل میں
 قی حاتے میں دیتا۔ شراب عسرب کا سنگاتی، جہاں شراب
 وہاں عسرت آتی، دل کی تاریکی حاتی۔ دل پکڑتا صفا، شراب
 پئے تو عاشق کوں بھوت بھا۔ حس گھر میں شراب آوے،

کا سوان پادشاہاں خاطر پیدا کیا ہے پادشاہاں دنیا کا سوان
 چھوڑنے پر آئے پیچھے دنیا میں کموں رہا حائے سہریاں کوں
 دنیا کیوں بہائے دنیا کوں اوک مانگتے ہیں سو دنیا کا ذوق
 کرنے خاطر، نہ جھکے جھک کر حسرت سوں سرے خاطر پادشاہاں
 نے دنیا کا حظ چھوڑے خلق کا دل بوجے خلق ازردہ ہوا
 دل بڑ مردہ ہوا خلق میں ہی گرمی گئی خلق افسردہ ہوا
 پادشاہاں خوشی پر آئے دو خالق کوں ہی خوشی بھائے ہر ایک
 کوئی دو بھالے پیا پادشاہاں کوں دعا دیا کیا دو دس کی
 دنیا معظوظ ہو حیا حال تازا انہاں تازا تو سب جہاں نازا۔
 پادشاہاں کے دل پر اچھتا ہے کہ اپس کے دور کے لوگ اپس تے
 خوش حال اچھیں بس کوں بیوت سنگیں اپنے فدا ہو وں
 ہر ایک گھار اپنے رکھواں اچھیں اپنا دل شاد کریں اپس کوں
 دامن دان کریں کہ ہمارا پادشاہ اسامیہ ایسا ہے، حسی عرف
 کرنلکے اس تعریف حسیا ہے تا دور قیامت اپنے دور کی بات
 ہونا انکے کے لوگ حکوئی سنے تو بے مات ہونا شراب سب
 کیعان کا پادشاہ کیف خان عاشق ہوو معشوق اچھے وہاں
 شراب نا اچھی دو بڑا حیفہ جوں نہک نہیں سو کھانا، بے نمک
 کھانے بے آدمی نہیں کیا سوان پانا، جوں ہوت نہیں سو گھر
 ہو مٹھائی نہیں سو شکر، جوں معنائیں سو بات، جوں سخاوت
 نس سوہلت جوں پائی نہیں سو لہوا، جوں سہو، نہیں سوہوا؟
 جوں حسن نہیں سو ناز، کاحل نس سوں سنگار، دیوے میں
 ہتی نہیں سو احوال کیوں بڑے گا شراب میں مستی نہیں و
 شراب کیوں چڑے گا۔ جس کام میں نیت ثابت نس و کام جس کیا

کروے دیا دل یو داؤش عقل دیسا

کہ دررد بہن کسے دیا میں ایسا

تعب تاج کا لایق ' سب پر فایق - بات میں قابل ' سب میں
فاضل - سو ایک دیس اس عقل پادشاہ ' عالم بڑا صاحب سپاہ
طل اللہ ' حقیقت آگاہ کے دل پر کچھ آیا ' اپنا ادویسہ اپس کون
دیا - سو اس دل ساء زائے کون ' اس مات زائے کون ' اس
مستغنی کون ' اس سب علما کے دہنی کون ' تن کے ملک کی
بادشاہی دیا ' تن کے ملک کا بادشاہ کیا - سرفراز کیا ' مہنار کیا -
بیت . عقل دل کون دیا ہے پادشاہی

عقل دل کون دیا عالم پداہی

- سر چہتر چہایا ' تعب دسالا - دل بادشاہ کے ہات میں تن
کا ملک آیا ' تیارے تہار ' کونچے کونچے ' بازارے بازار اپنی
در راہی پھرایا - تن دل کا فرماں بردار ' حوں ہر خدمت گار -
دیت : حبر دلیچھ کون معلوم ہر ایک منزل کا

فقیر تن یو بچارا مطیع ہے دل کا

حدہر حدہر دل داتا ' دل کے پیچھے تن ہی آتا - نوے نوے
قانون دہرنے لگیا ' دل تن کے ملک کی بادشاہی کرنے لگیا - دل جان '
دل عاسی دل کوں شراب کا بہوت دھیاں - چتر سگھڑول ' شراب بغیر
فیں رھتا ایکتل - شراب اُسے بہوت بھایا تھا ' شراب پینا اُسے
آیا تھا - پادشاہاں کوں سعی کرنا واجب ہے عدل انصاف پر '
پادشاہاں کوں شراب پینے کا کیا تہر - پادشاہ کوں عدل انصاف بغیر
ہور کچھ پوچھ بچار نا ہوسی ' پادشاہ سراب پیا تو گناہ گار
نا ہوسی - پادشاہاں کوں حدانے پیار کرے کچھ دیا ہے ' دنیا

سو رک کیا سمجھیکا یو ست بہعلی فلا ہونا ہے نہ بصورت
 دوہو جہاں ہی گزرتا ہو استہار اثنائی کرنا خدا کے ذات بہر
 ہی کس در نظر نا اچھلا۔ اسے نے خبر اس تے با خبر لازم
 ہوں آتا ہے عاشق پر۔ حصر کو جس رات معراج کی ہڑائی دئے
 خدا کوں دیکھے ہمیر کس در نظر ہیں کئے جس۔ وں لگیا کام
 اس کاچہ اچھلا فام ہو فام بہا تو ہو ہڑائی پائے، یو فام تھا اس حد
 لگن اے۔ ہو فام بہا ہو حبیب کہو اے ہو فام تھا تو خدا کوں
 بہاے۔ رسول ہوئے قبول ہوئے۔ صاحب مازاغ البصر و ما طمی
 و صاحب مایلطی من الہوی۔ یعنی کسی بات میں اپس کوں میاے
 میاں نس لانا وہی ہوتا جکچہ خدا نے فرمایا۔ رسول اسچہ
 ناؤں دیا، رب العالمین خدا کے امر امانت میں اپنی لغوں کو
 دخل نہیں دیا ہو کچہ خدا نے کہا سو کیا۔ بہت
 جسے ہے عقل دو ہر بات کوں سلجھاں کہے
 جو سو برس کو ہوئے گا۔ سو وواناں کہے
 کراست کتے سو عقل تمام حکچہ دنیا میں ہوا سو سب
 عقل کا کام عقل ہی ہوا سب حلال ہوو حرام، عقل ہی پکڑتا
 فرں خاص ہوو عام۔ عقل ہی رکھے ہر ایک کا نام، نہیں دوکان توہا
 صبح ہوو شام، شیشہ جام پستہ نادام صناد دام، صاحب غلام
 ہو کچہ، صاحب نقل ہے غور ہو کچہ، ہے سو عقل ہے سو اس عقل پادشاہ
 کوں مام پناہ کوں، ظل اللہ کوں، صاحب سپاہ کوں، ایک فرزند
 تھا کہ اس کا حوزا دنیا میں کیوں نہ دیا، واصل کامل عاشق
 عاقل، عالم عامل، نالوں اس کا دل دانش ملدی، ترکش ہنسی
 قبول ہووئی، دلوری سب عالم ہی اسیے حامل فرہ

کافقے آیا۔ حال ہارا جانتا ہے کہ حاتمے آیا - پانی تے موتی گھڑیا،
 موتی می، دابچ ہے ولے صورت میں فرق پڑیا۔ یو موتی وو
 پانی، کھوایا، اس پانی ہور اس موتی کوں حنہ سمہا سو گہانی
 کھوایا۔ بعضے صفات کوں عین ذاب کہتے ہیں، بعضے نہ ذات نہ
 حارج ذات یو بات کہتے ہیں۔ کُل ایک ذات وجود ہے، حرص
 مراتب ہور ماں تے حدائی پڑی، نے گانگی سہاے آکر کڑی - یو
 ہی ایک اس بات کی ہے تو، آنکس کہ نہ ماں و نہ سہا ما و سہا
 سد - یو میرا وو تیرا ہوا، میانے میاں کوںچے تے گھر کوں
 خانے پھیرا ہوا - اگر یو میرا ہور تیرا میانے میاں تے حاوے
 تو نے گانگی خاکر تمام یگانگی آوے - سب دیکھج ہو دے، سب
 ایکج ہو دے - دریا سیتی قطرا بہار پڑیا تو قطرا ہوا ہیں تو
 قطرا ہی دریا ج تھا، دریا کوں ہی عشق کا طوفاں چڑیا نرس تو
 دریا کوں حیسے کا ویساح تھا ایاں کہا کاں ذات تے صہات ہے،
 صہات تے ذات ہے۔ ذات ہور صہات ناؤں ہوے، ایک دو تھاون ہوے۔ فرق
 مراتب ہوا طہوریات میں، اہیوں کے معنی ہیں اس بات میں -
 صہات حارج ذات دھبج، اس بات پر سب قایل ہیں یہاں بات
 دھبج - بات ہی کیا غیر ذات ہے، یو کیا بات ہے - استری دیلاڑ
 نے چوں بے چگوں، واں کیا دیکھے گا چرا ہور چوں - وہاں سب
 حالی ہور لب لب ہے، واں کچھ نہیں ہور سب ہے - واں کچھ نہیں
 ہور سب واں تے آتا، جاں کچھ نہیں واں کہوں کوئی حاتا - اس
 کچھ نہیں میں ہے سب کچھ، اگر کیاں ہے تو سمہا اب کچھ -
 حان کچھ نہیں واں کے نور کا رنگ کالا، اس کالے میں کون دیکھتا
 احالا فنا ہوے ناح وہاں رہیا نہ حانے، یو بات کسے کہیا نہ حانے

کا - رط ہے مدوں شاہی کرتے ہیں - اما دنیا اُسے کہتے ہیں
 کہ پے عریں ہور خوارۂ - زوں حاصل ہوئے سفلگی ہور شرمساری
 سوں حاصل ہوئے ادم زان کوں دنیا مطلوب ہے ولے پے ملت
 اے نو بہوب خوب ہے حذوئے کچہ سمعکر کسے پے ملت دئے
 ہیں دو دیلیاں ناک ہے عارفان نے قبول کئے ہیں بعض
 کیے ہیں کہ حصرت کا حدث یہاں سمجھے کہا کہ رایت رہی
 فی صورت عایساہ بعلے ارد کی صورت میں دینا خدا
 ہی تعلیمات یو سمجھنا بہوب مشکل بہوب نازک ہے بات

چکچہ دسا ہے ہور حکچہ سنے ہیں اُسے نو سب ناؤں ہے
 نو دو سب صفت اناں ذاب کسے کہنا ذاب کوں گہ یہاں
 کی صفات صفت میں ذاب ہے یہاں انک بات ہے بلکہ بات میں
 بات ہے نو دوہہ دوست ہوا ہمہ اوست ہوا حقے اس شمس
 کی بعالے سوں میں ہیں انو سب دو نچہ کہئے ہیں استہار
 خوب بچار' فارسی و املان' فارسی صاحب دلاں انو ہی یو
 مغنی اسرار' نوں کئے ہیں اظہار فرد

شعرش شعر در حہاں نگذاشت

لا حرم حہلہ عن اشنا شد

ہور واصل حق عاشق مطلق کجراہی ساہ علی' خدا کے
 لائے خدا کے خاصے خدا کے ولی دانم خدا سوں مل رہے' انو
 ہی دو نچہ کہئے بیت

ہب مالے چڑ چڑ کہوں سبھی سبھی

سب ووہے ووہے سب وہی وہی

اول جو سب جاگا خدا چہا ہور کس کچہ نہ تیا نو سب

میں آے سو جانے۔ زندگی ہو رہی صاحبی کی دھات ہو رہی، عاشقی ہو رہی معشوقی کی بات ہو رہی۔ ایک بات ہے ان نرانی، عاشق کوں اس میں ہرگز سادی۔ یو نا دیکسی کہنا دیکھنیگا کہنے تی زیباست ہے، عاشق سہجتا ہے کہ کیا معشوق کی حواس ہے۔ عائد کوں کدا نسبت ہو عاشق کے بات میں آکر دخل کرے حیوں اپنے کام میں حلال کیا، تیوں دسرے کے کام میں حلال کرے۔ عاشق بلند عائد پسب، عائد ہشیار عاشق مسب۔ عائد دیں خاطر حزم کھو یا ہے، عاشق دہا خاطر دیں دنیا تی ہات دھوبا ہے۔ اس بات کا کوں پایا کھو، یہاں گنگا تیلی کہاں راجا بھو۔ معسوق دیدار دیکھلاتا تو ہے، ولے تک تپا کر دکھلاتا ہے، گھونگت میں سوں چھوٹا کر دکھلاتا ہے۔ عشق دہانے خاطر، لدت پائے خاطر۔ بھگ گئی سوں کھو لے دکھلاے نہاں ہی تو ہو تا ہے دل سا، ولے تک ہاں فان میاے میان اچھے تو بھوت سواد۔ عاشق کوں تپانا معسوق کا کام ہے۔ اپسکوں چھوٹا نا معسوق کا کام ہے۔ حان معسوق کا نار ہے، واں عاشق گداز ہے۔ بعضے کتے ہیں کہ دہا کی ذات بغیر حس سے کا طلب ہے وو طلبیچ دیدار کا حایل ہے، اس بات پر عاشق ہو رہی عارف قایل ہے۔ اگر دل تی تمام طالب حاوے، تو حان نظر ستے وان حدا چ دس آوے۔ ایک دل اس میں آیتا گچ، اتنے پر حو دہا کو منگتا وو بڑا ہچ۔ حس دل میں آیا یار، اس دل میں اپس کوں دی فیں تھار۔ حان اپنے نہیں مانتا، واں دسرا کیوں سہاتا۔ جس میں سلوک وہیچ سالک ہیں تو مذہبیں بین ذالک۔ اوسیچ عاشقان دیں دنیا تے گزرتے ہیں، جوں عاشقی کرنے

کہے کیا قدرت جو ارے میالے ہمیں کوہ جو اس کے نہایت
 کون پانے کا فکر کریں ' ایسے کاماں میں الے کا فکر کریں
 ہلنا ہماری نہایت کی معلوم نہیں ہوئی خبر ' اس کے نہایت کی کہے
 خبر اُس دریا کی کہے خبر نس ہوتی ' قدرت نے گلے
 ہوئے سب سونی موج پر موج آتی کستے سمجھے حاتی
 ہمچے کتے ہیں کہ موسیٰ نے خدا کوں دیکھنے کا سوال کیا
 نہیں دسنا سو دستا کر خیال کیا ' فکر معال کیا یہاں بات ہے
 یہاں تصدیقات ہے اگر دیکھنے کا نا ہونا ہر نا دیکھا جانا
 دو موسیٰ دیکھنے کا بات ہر گر میالے میاں نالیاں کیا واسطہ
 کہ و و پیہر تھا اُسے دو اسرار روشن تھا ہلکے روشن تر تھا
 موسیٰ کو جواب آیا کہ لن ترا ی یعنے نادیکہ سی تو دو افوار
 سبھائی بہار واصل کتے ہیں صاحبہ حاصل کیے ہیں نادیکہ
 کہے تو کیا دیکھنا ہیں ہے جاں معیت ہور خدا ی ہے واں یوں
 کہے ہیں حکوئی معرم راز ہے ' اس سوں دو لاز و نیاز ہے
 ناکہ تو نا لچکوں کہیلچ نا پکڑنا ایک لطافت کی بات ہو یو
 وہاںچہ نا آڑنا تو کام سوتوب عاشق کے دلیری پر ہے ' ^{وہاں}
 دو ہی کیا حالا کا گھر ہے کالٹیاں کوں الگ ^{وہاں} حانا تو باغ
 میں پہول پانا حکوئی دریا میں حارے سو موسیٰ نے آوے
 جسے بخت آہ تخت دھرا — ^{وہاں}

سات سہیلی ایک پیو چوندھریو پیو ہوئے

حس پر پیو کا پیار ہے سو دھن ہر لی کوئے

ماہد کا استہار کاں ہاں ہے تو عاشق کے سہیلے کی بات

ہے یورمز ' لاز دیکھنے نیاز دکھلے سوحالے ' عاشقی کے معر کے

آکر زبان گردانے - بعضے کتنے ہمیں کہ عقل کے احاطے میں ذات حق تعالیٰ کہا حقہ نہیں آسکیا ، پیچھے ہو عاسقی ہوا اُنے اپس کوں عسقی میں وناکر بات کوں یہاں لیا رکھیا - خدا کے دوستاں نے بولے ہمیں ، اسرار کے موتیاں رولے ہمیں - کہ خدا فی البد بقارا لہ - فرد

آیا حکوئی حبر کوں یہاں وو حبر ستیا -

کھولیا لہوا کھرتے سرن آس پر ستیا

حدود بے حدود ہوئے تو خدا کوں باوے ، خودی دور کرے تو خدا کی دس آوے - حتیٰ عاقلان نے عقل دور آئے ، آخر عسقی کی لے آراسی میں آکر آرام پائے - عشق میں حاتوں عقل میں کی آتا ، سہمنے کا بہینچ سو سہجا کیوں حاتا - حوالگن توں سبتے سی طمع ناہوسی ، عشق میں آئے بغیر خاطر جمع فدا ہوسی - اگر مرد ہے تو عشق اپنا کہاں کوں اپڑا ، فراق میں کی ہلاک ہوتا اپس کوں وصال کوں اپڑا - حو عسقی تبرا نہایب کوں اپڑیگا اس دھات ، پیچھے دل آپی بول آتھے گا ترے مراقب کی بات - قال حال ہوتا ہے ، فراق وصال ہوتا ہے - حکچہ لے اختیار دل میں تی آپی آتا ہے ، اپنی محبت کا قوت وہاں پایا حاتا ہے - خدا کا ہونے منگتا ہے تو کچھ خدا کے کام کر ، حکوئی خدا گوں اپڑے ہمیں ادوں کی بات نام کو - ہمیں عاسقی ددائی ، خدا ہونا ہمارا احتشام ، کیا تھا کیا ہے کیا ہوئے گا اس باتوں سوں ہہذا کیا کام - ہہذا خدا کوں ایک حافذا ہور اس کا محبت ہے فرض ، خدا کے کاماں سوں ہہذا کیا غرض - اس کا کام وہ حاف

کچھ ناکسا دو ہر گر خدا ہے کر ناکسے اس کی مبادب چھوڑے
 اس کی ناد میں مارہتے خدا ہے کر دو ولنا جانا ہے کہ کچھ ہی دس
 انا ہے، تو انسان اس -وں حمد لاتا ہے اس پر تو دل کرنا ہے
 اے پسا نا ہے کہ مجھے بونچہ ہے میرا کام نچہ -و پچہ ہے بار
 ہاریکے رضا -وں دسنا ہے نارا بارے کے رضا -وں دستا ہے بارے
 کوں تارے کی رضا -وں دیکھ لگے تو کدوں دسنا بارے
 کوں بارے کی رصع -وں دیکھ لگے تو کہوں دسنا اس کا ورے
 میں ہر نور ہے ولے اس کے دیکھنے میں قصور ہے۔ اگر اس کا
 قصور حاوے کا تو سب حا کا اس کا حاوہ دیتا ہے نور دس
 اوے گا۔ اگر اسان اگر زمین اگر آب اش خاک بارا ہے تو
 اپستے اے پسا نا نہیں ہوے انو کوں کوئی پیدا کر نہا ہے اگر
 تو عالم اپستے ایچ پیدا ہوا ہے تو بوجہ خدا ہے اس بومد کوں
 سمجھا سو عارف خدا ہے ایں کوں دیکھنا اس کوں دیکھنا
 کتے ہیں اگر اس کوں دیکھ تو ہی خدا کوں دیکھنا مشکل
 ہے خدا کی معرفت حاصل ہونے ہے اما خدا کے حاصل ہے
 خدا کچھ ایسا نہیں ہے کہ حین دیکھنا کتے ہیں بیوں دیکھنا
 حائے بات گفتار کی کوئی فرصت ناے منظور جو اس باب
 میں ۱۱، صحبت کے زور -وں خدا کہوایا پس تو اندہ کہیں
 خدا کہواتا ہے، بندے ہی خدا کہوانا جانا ہے صحبت کے عالم
 میں کوئی کہے کہ میںچ خدا ہوں، خدا برس ارکان صحبت
 کے عالم میں خدا کہوانتو کہیا حائے قدرت کے عالم میں کسیچہ
 قدرت نہیں جو خدا کہوے خدا سو خدا ہے، صحبت کا عالم
 کتے سو خدا ہے جسے ایں کوں صاحب عرفاں کر جائے یہاں

ایک کدھر تی آئینگے - بعضے کہتے ہیں کہ خداے تعالیٰ آہر کوں ایک معنی سوں اپنا دیدار دیکھلاؤنگے مسلماناں کا دل اس وقت روش ہوئے گا ' مسلماناں کے دل کا سی جائیگا - بعضے کہتے ہیں کہ خدا کوں دیکھیا جائے ' دو کوئی خدا کوں دھونڈے سوں خدا کوں پائے ' حدوں بے فین دیکھے حدوں کوں دیکھنے کا قدرت فین ادو سک لیاے - بعضے کہتے ہیں کہ خدا کوں اس نظر سوں دیکھیا نا حاسی ' نظر سوں خدا کوں دیکھینگے تو خدا نظر میں نا آسی - سمجھ کے انکھیاں سوں دیکھے تو دیکھیا خدا ہے ' نظر سوں کوئی کیوں ' دیکھے گا کیا خدا طاهر صورت پکڑ کر آتا ہے - بعضیاں کو اس حا کا یو سوال ہے ' اگر خدا کوں بہت دیں ' خدا کوں مکان فین خدا کوں کچھ صورت کا سناں دیں ' خدا کوں دیکھنا مہال ہے - بعضے کہتے ہیں خدا سمجھا جائے تو بس ' خدا کوں دیکھنے کا کسے کس - یو دل کے دیکھنے میں رہے ہوس ' خدا تحقیق ہے اتنا حاسی تو بہت سرس - بعضے کہتے ہیں کہ خداے تعالیٰ کوں قیامت میں دیکھینگے ' ولے حیران ہوئیں گے کہہ نا سکیں گے ' کہ یو کچھ ہے یو کچھ ہے ' یا ایسا چ ہے ' یوں کہے تو اس کے دسنے وضاسوں یاں بی دستا ہے ' ولے بوائے میں دیں آتا کیا بولوں تماساچ ہے - خدا کی عجب ہے شوک شور سان ' بچارا انسان یاں بی حیراں واں بی حیراں - استیج دو مرداں ہیں نازک دام کے ' عاشق ہوئے اس کے نام کے - اس کے نام پر حیو دئے ہیں ' اپنا کام کئے ہیں - ایک کچھیک ہے دو دستا ہے بیں دستاکیوں ' یو عقل تے بیلا ہے آدمی سمجھتا کیوں - اگر یہیچ وجہ مطلق

کہاتے عقل ہے تو خدا کون پائے - عقل اچھے دو تھمر کرے
 برا اور پہلا حالے عقل اچھے دو اسکوں دور دوسرے کون
 پہچانے - عقل تے میر، عقل تے سر - عقل تے بادشاہ عقل تے
 وزیر عقل تے دنیا عقل تے دولت عقل ہی چلتی سلطان
 کی سلطنت، عقل ہی رہیا ہے تو عالم کمزور جس میں بھوت
 عقل رو بھوت ہوا عقل سوں چلتی خدا کی خداں حقیقی
 عقل انبی بڑائی عقل نہ ہوئی تو کچھ نہ ہوتا کچھ رچہ
 نہ ہوتا - بیت

عقل کے نور تے سب حک نے نور پایا ہے

جنے ہو علم سکھا - و عقل تے آیا ہے

عقل ہنر دل کون اور نہیں، عقل کون خدا کہتا ہی کچھ
 دور نہیں ذات ذات تی صفات ہے، ذات تے جو کچھ نکلیا
 سو ہی ذات ہے جوں افتاب ہو اس کا نور اگر افتاب
 نا اچھے تو نور کیوں ہوے مشہور اگر آفتاب
 حاوے، نور افتاب میں تے نکلیا، سو ہی آفتاب میں سہاوے
 سو کون نور کتے ہیں، نور ہے تو سو رکتے ہیں نور تے
 آفتاب ہے نہیں تو افتاب کو افتاب کون کتا اثر تے سرب
 ہے نہیں تو شراب کون شراب کون کتا باس تی بھول نے
 شرب پایا باس ہی بھول بھول کہوانا حوت تی جوہر نے پایا
 مول معلے تی میتھا لکتا بول جوں خدا کے رسول اسنے نے
 محبوب رب العالمین نے صاحب آسمان زمین نے فرمایا کہ
 تفکروا فی صفات اللہ، ولا تفکروا فی ذات اللہ معلے ذات کون
 صفات میں نہ ہوندا لگے تو پا ٹیلگے، صفات کون چہور دئے تو ذات

چھوڑیا ، دیوانہ ہوا اپنا سر اپنے پیوڑیا - عقل میں جو
 کاکلوت ملتے ، تو حرم میں نقصاں ہوتا ، مدعا دور پڑتا دل تہی -
 اگر مہکتا ہے جو دل کوں تارا رکھے مدعا پاوے نو بہلا ہے
 جو عقل میں کاکلوت کوں نا ملاوے سک ہے تو عقل میں
 ہمت کوں کر سڑیک ، یو پند ہے اگر تہہ میں کچھ سمج
 ہے تو سیک - حکمرانی یو چلن چلتا ہے ، وو کامل ہوتا ہے
 روس طبعیت رفتہ دل ہوتا ہے - عقل میں کاکلوت حوں ریشم
 میں سوت ، حوں دود میں چٹا حوں پچ میں کچ - حوں
 سیرے میں میرا ، حوں اعلیٰ ریرے میں کالا ریرا - حنے دل کوں
 حلایا ، اُنے کچھ پایا - حے قدم انگے دھریا ، اُنے کچھ کریا -
 مردی و نا مردی یک قدم ہے مرد کوں یہاں تہی فکر نا مرد
 کوں کیا عم ہے - ایجادتا بچارا بہلا ، حادثے پر پڑے ہلا -
 کاکلوت تہی جو دل مرے گا ، تو پتہ نہیں بچارا کیا کام کرے گا
 دل اس کا حیتا ہے حس میں عشق ہور ہمت ہے ، حیونا ہی
 اسیج کا ہے اس پر رحم ہے - حیوں حادث ہولیا ہے ، دل کے
 گھر کے دوارے کھولیا ہے - بیت :

ہر گز ہمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت اس سر حریدۂ عالم دوام ما

حاصل چھو یا عام ، آخر عقل کے حکم سوں لگیا ہے کام - اس کے

حکم ناح کوئی کسی کام میں حاوے ، اپنا کیا اپنے پاوے - بیت :

عقل ہے باز ولے باز یے بلند پروار

شکار گاہ ہے اس کا حقیقت ہور معبار

عقل نور ہے ، عقل کی دور بہوت دور ہے - عقل ہے تو آدمی

کے ہیں اللہ نور السموات والارض۔ یعنی خدا اسماں اور زمین کا نور ہے اس کا نور ہر سے میں پور نور ہے۔ نور ہونو نور۔ سون ملانا حائے ظلمات نور سون کمون ملنے نالے ظلمات کون نور سون کوں کنونکر ملے، اسما ہے جو کچھ عقل ادھے ہو چلے دنکيا وو دور بے دکھالے کام بھوت خام کیاہوں، چلتی عمارت راس کیاہوں بوعصب کی بشارت ہے عمارت کتے۔ و بوعمارت۔ ساٹی بھر کی عمارت کچھ سد، رھلہاری، من، وو بے وفا کچھ اس میں وفاداری نہیں دنیا ہو دسی کی، کوئی نہیں کس کا اخر رھیکا۔ بوجہ قدر جاننا اس کا مثل دس سب خرچا حارے کا اخر بوجہ کام اوے کا، اخر نام یوحہ اچارے کا تمام بوجہ ہے کام بوجہ ہے وو خدا کی عنایت یاں کما شکات خدا بوب برا بے بہات۔

نقل ایک شہر تھا اس شہر کا ناؤں سیستان
 آغاز داستان | اس سیستان کے بادشاہ کی ناؤں۔ نقل دس
 زبان هندوستان | و دسا کا تمام کام اس تے پلٹا اس کے حکم

ناچ نڈرا کیں نس هلنا اس کے فرماے پر حلو چلے ہر دروہاں
 میں ہوے بھلے دیامیں خوب کہوے، حار اوکاں میں عرت
 پائے، حان رھے کھڑے وہاں قبول بڑے نہ افت دیکھے نہ زلزلہ اپنے
 بھلے تو عالم بھلا کسی کوں برا بولنا دو۔ واس ہے، بھلائی
 ہرائی سب اپنے پلس ہے اپنے چل نس حانتے دسریاں پر
 برا مانیے۔ اول اپنی خبر میں اپنے رھلا، ستھ دسریاں کون
 برا کہنا۔ چلے آپس کوں بچھاننا، الے سب جاسا۔ حدھر
 تھلنا ہے، ادھر عقل کے احوالے نہیں چلنا ہے۔ ادسی نے عقل

کیاں ہیں وہ حیوان بے درد فامرد، درد میں درد - سہت
 بے کتر، وہ آدمی نہیں پتھر عاشق معسوق سوں دل بردا چھتا
 ہے، عاشق بہت درد مند اچھتا ہے۔ بے درد درد ہمدان کوں
 کیا جاتے، یونہی مستمداں کو کیا جاتے، معسوقاں کے
 نازاں کیا سمجھتے عاشقاں کے چہمداں کو کیا جاتے۔ ایتنا عجب
 ایتنا حسد، حق تہ گذرے ادو میں کیا اچھے گا حد - ادو
 کوں حق کیوں ہوا مدد - سوں پو مسعد دل میں بات حادہ
 خدا تو سمجھتا ہے یو مانا، آدمی کے حضور چہہانا خدا کے
 حضور کیوں چہہانا۔ بعضے عجب لوکاں ہیں اودھرم، ادو کوں
 خدا کی ہی نہیں سرم - مسلماناں میں آتے جاتے، مسلمان کہواتے۔
 اگر یو ہے مسلماناں، تو کافراں کی کیا ہے سناہی - اتنا زوی
 بات پڑیا، گازیو سو کبج گازیو، کچھ نہیں تپا سو لیا یا، بات
 دکھلایا - ہمیں تو بیوت سند سوں بات سدوارے، اتان چل
 لیو بات چانہارے۔ حس کا دل صات اچھے گا، حس میں کچھ
 اصات اچھے گا، مصعب کی سوں وو ہمننا بیوت مانے گا، خوب
 ہمننا پچھانیگا - حس کا دل روشن ہے وو نور کا کاشن ہے -
 جکوئی نور ہوا، وہ خدا کے حضور ہوا - ہر کچھ احالے میں
 نظر پڑتا، اندھارے میں کارنہارا اڑتا، تر پھڑتا، بر پڑتا، احالے
 کے رہنہاریاں سوں لڑتا دیگڑتا - اندھارے کوں اجالا کر
 سمجھتا، لال، کوں کالا کر سمجھتا - یو برا احالا اس کا سوں
 کالا، جس کے دل کوں صفا ہے اسے بیوت بھا ہے۔ دل کی
 صفائی کیں نے پائی، حسے خدا دیا اسے آئی - دل کی صفائی نہ
 کچھ خبر ہے، عجب مصالح ہے -

بات سن عصب کچھ تو ہا ہے جلتے سنیا اُٹے کہاں ہونا ہے
 غریب اناں رہیا دنک کر کتا اسی کون کرنا منا کتا حے کُن کار
 کرتے ہس کُن اس باغ میں ہی لنگے پھول چن چن حس کے
 دساغ میں پیوں کی ناس حاویکی 'تازی ارواح بن سن آونگی
 حکوٹی اچانا بنیاد اول آخر وہی استاد یو عصب نظم دور نثر
 ہے جالو بہشت میں کا قصر ہے۔ سطر سطر در بہشتا ہے نور
 ہر یک ہول ہے نک حور۔ اسے در کر جلتے حظ پایا حاو بہشت
 میں آیا یہاں خدا ہی ہولنہاراح ہے حکوٹی بات ہماری چلنا
 دو ہماراح ہے ہرچند فہمداری ہے 'چلیا تو کیا ہوا باب ہماری
 ہے اگر نکتہ کسی تے کچھ حالیا ہم ظاہر ہم باطن اسے دن
 مانیا ہو دو مسلمان ہیں 'اسے ایمان میں ایسے سے ترنا
 بہوت بہوت پرہیز کرنا یو ہی آپک چوری ہے 'یو ہی ایک
 حرام خوردی ہے نہک در حرام 'اس کا کیا ادھکا نام حے
 انصاف کی نس سکت اسے دن کا دلچ سن الپزی لت جلتے
 انصاف دھپایا 'اُٹے دن کو پے دن کیا کام گلوایا حاجت نس
 حکوٹی کرے زبان 'اس کون آپے کیا نقصان اگر ہو ہے فہمدار
 اپلی ریم نکو سار یو بات دن سن رکھ مردان کی یاد کار
 جلتے ریم کون حلایا اُٹے خدا کون نا کصع کچھ خدا ہے
 ریم میں خدا ہے ریم کے گھٹ 'نکو ہی گھٹ گھٹ اگر کچھ
 میں دو تک پکار ہو ہی اُتہ اساس ہو ہی پور چپ نکو اجہ کچھ
 ہو ہی کر دن میں احالا ترے گا سوں پر نور حرے کا یو بات
 اصحا ہے اس بات سن خدا کا راز ہے۔ یو بات غیب کی اواز
 ہے۔ ماننا جالنا بچھالنا - انسان بعلے گیان 'حس سن کچھ

خدا کے درمیان دوں میں پیارے حامل قیے تو لہویاں سوں ادو
 کوں مارے - جو قوم کافر ہے جہاں ہے 'مسلمانوں' کوں جوں
 ادو کا حلال ہے 'ملا روم' جو خدا کے عشق سوں متے ہیں حاملوں
 کوں متے ہیں حاملان کوں ادو ہی یوں کتے ہیں - پے جہاں
 ادو جہلم مسجد بہر دانایاں' دیکھد او عارفان ہی بات کا
 معنی ایدرتا ہے کن عرص بہوت مادر مادر باتاں بولیا ہوں'
 دریا ہو کر سوتیاں روایہ' ہوں سوتیاں کی موساں کا میں
 دریا ہوں 'تہام سوتیاں - وں بیریہا ہوں اس دریا میں
 عوطہ کہ ٹیں گے تو حانا حانا کے خواصاں سوتیاں پائیں گے - یو
 کذب عجائب ایک بدر ہے 'اگر سورج سنگتار کر چدر ہے -
 فرزند ہو کر دودوہاں تی آراں ہو کر 'دانش کے تیسے سوں
 پہاڑاں التایا' تو یوسیریں پایا - تو یو دوی بات پیدا ہوئی
 تو اسی بات آرا - داداناں ایتی باتاں میں یو ہی ایک بات کر
 حالے' ولے یو باب کیوں کاتے کس وضع سوں دکلے معص
 میں سمجھے سققت میں پہچانے' ادو کوں نہیں کتے رہاں آور'
 یو بولتے جناور - عقل میں سرد عصہ میں تپتے' انو کوں عربی
 میں جھواں ناطق کتے داداں کا وجود عدم ہے' دہیمچ میں شمار'
 دانایاں کوں سندے کی ہے تیار - دادا موم دل ہے دانش کے
 آگ پر گلے کا' ہمارا ہے' ہمارا حکم اس پر چلے گا - دادا ہمارا
 رہدہا کر حایے کا' ہادی ہے کر پہچانے گا - یو بات نہ تہی سو
 نکلی اتال' تو ہی یکا یک چلے کس کا محال - دھونڈتے دھونڈتے
 دل کے تلویاں میں چیلے آنا ہے تو یو بات پانا ہے' میں تو یو
 ہی کیا کچھ دیموا داں کا کھول ہے یو ہی کیا کچھ کپانا ہے - ہمارا

و اِذَا خَاطَبَهُمُ الْعَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا - یعنی اگر کوڑاں کا دو
 فام ہے دو کوڑاں کو ہمارا - سلام ہے اِنُو ہر خدا کی من رحمت
 اِنُوں پر خدا کی نعمت خدا اس بات کا مانا کوولیا ہے
 خدا نو بات ہوگیا ہے دامن ابو کی ہمارے باری' خدا اِنوتے
 گدھن لیں راضی جاہلان حہالت ہر جائے حیتنا - وہاں
 ہی حق پر نہیں اتے کافر تاریک دں' بوبہ اسعفرالہ بہوت
 مشکل اور گوالیار کے فہم اِنو ہی نوں کے ہیں اعدوہاانہ
 من الشیطان الرجیم کہ کوڑ ہمشہ کوڑ-ووں مشہات بات نوں
 ہی اسی کہ حانیے کا کر العانیے کا بھائی فارسی من نو ہوئے
 ہں کہ کوڑ پر بردا جتے ہیں فراموشی جواب اہلہاں خاموشی
 کوڑ کی ذات نہنا فہم بڑی باب' نہ اِس کوں جائے' نہ دسے
 کو پھیلانے نو کوڑ ناپی خدا کے والے نو چہلمی' کم فاسی
 کی اِنو کوں کیا کمی حان فہم کی بات اے' وٹلی کوڑ کی
 چباوں نہ بڑیا جائے چراغ من چر چر رنگ من کر کر'
 کافراں کوڑ دے نو معہد تے معہرا دنگے ہی انہاں ندں لداے
 لا سلام نہ سج آے اِنو کے دلاں اِنو کساں انکوماں اِنو کے
 کاناں قدرت-ووں ہالد کر شغلہ کی دی کر' ہو مصدق من
 خدا لقا ہے کہ خم المہ علی ما وہم وعلی سمعہم وعلی اِصارہم فشاوہ
 حلون کوں خدا باب دیولایا تھا حلون کے دل من خدا کا کچھ
 معہبت آیا تھا حلون کے دل میں دانئش نے کیا تھا گھر اِنو
 دیکتیج کہے کہ تمہیں حق کے ہر حق سے بھر بات کے - متعین
 مسلمان ہوے صاحب انہاں ہوے تابع قرآن ہوے جاہل
 کے بھانا ہے جاہل پر قتل واجب انا ہے جاہل دے تو

منگتا ہے تو یو کتاب دیکھو ، اگر دُرا ہو کر عالم کوں سہتاے
منگتا ہے تو یو کتاب دیکھو۔ کہ سدھیں مرشد ہمیں مسلماناں
میں پیر و مرشد ہوئے گا ، ہندواں میں حکم سدھ ہوئے گا۔
ہم ہندو توجہ تہی بات پاتے مانتے ، ہم مسلمان تہی دُرا تے
کو حائفیلگے۔ ایک کلیہ ہے کا فرق ہے ، باقی خدا کی وحدانیت میں
ہندو دُور مسلمان عرق ہے۔ اگر خدا کوں سہتے دُور اُسے ایہاں
ہوئے عظیم کیا جو ہندو بھی مسلمان ہوئے۔ اس باب کی
دو کچھ بات ہے سو سہجانے ہمارے کے بات ہے۔ اگر سہتاہارا
واصل اور کامل ہے وہ ہندو ہی اگر دانائے تو اُسے ہی حیوتی
دل ہے۔ خدا حق ہے اور حق سب تہا ہے۔ آدمی کے جنس کوں حق
پر آتے کیا بارھے۔ حیتے چوہاراں ، حیتے مہمداراں حیتے اُن کا راں
ہوئے۔ آج لگن کوئی اس جہاں میں ، ہندوستان میں ہندی
زبان سوں اس لطافت اس چہنداں سوں نظم شور نثر ملا کر
گُلا کر یوں زین بولیا۔ اس بات کوں اس قببات کوں یوں کوئی
آب حیات میں دیں کیولیا ، یوں غیب کا علم دیں کیولیا۔
حصر کے مقام کو اپڑنا تو اس بات میں پڑنا۔ میں تو یو
بات دیں کیا ہوں عیسائی ہو کر بات کوں حیو دیا ہوں۔ دانش کے
داع میں آیا ، بہار ہو کر پھولن کھلایا ، اگر کوئی کور ہور
جہالت سوں ، بد اصالت سوں ، رزالت سوں ، بات کرے فاسہج
یو مایا۔ تو خدا ہی اس جا کا حضرت جیسے کوں کھیا ہے کہ
کوڑاں ہمیں مہتھول ، نامعقول ، مردود ناقدر سوں یا رسول۔
اول کے پیغمبراں کوں ، ہی نے آیت اُتری تھی اس وصول۔ کہ

مصباح کیا صورت کیا مرد جس میں کچھ عشق کا درد، اس
 کتاب کوں سینے پر قی ہلا سی نا اس کتاب بعد کوئی اندا
 وقت پہلا سی نا ہو کوئی بڑھے گا، جس جس کا امر چڑھے گا
 ہو کوئی اس کتاب کا سہ چیکا مانا کیا صاحب ہے اسے کیف کھانا
 یو کتاب عاشقان کا حیو صاحب معشوقان کا نار مصاحب۔ یو رنگ
 رنگ کے بھول سرنگ مقبول، سب کے بہاتے یو بھول داہم
 نازے، ہر گز نہیں کہلاتے اسے خوش ہاس کے پھولاں اچھوں کسی
 باغ میں نہیں کھلے ایسے بھولاں اچھوں کے نہیں ملے شنگے
 دل میں بہرے اساس کہاں ہے وہ بھول جس بھول میں اسی
 ہاس ہو کوئی یو کلام سنے گا بڑے گا ہو ر فائض نا بڑے گا،
 یو و رہیہر خام ہے اس کی دانش پر اس بات کا لذت حرام
 ہے کما واسطہ کہ یو بات نہیں یو تمام وحی ہے الہام ہے -
 جسے خدا کی محبت سوں غرس ہے اس پر فائض ہمارا فرس
 ہے اگر بہات ہے یو ادھر کی سعادت کا، و گر حدت ہے یو
 ادھر کے سلامی کا اگر کسی میں سخن سلامی ہو اسرار
 دانی ہے، یو یو کتاب کلم العرش بحر البعانی ہے حیتا کوئی
 طبیعت کے کواز کھولے گا، اس کتاب میں ہیں سو بات کیا
 بولے گا جو کچھ اسباب ہو زمین میں ہے سو اس کتاب میں ہے،
 جو کچھ دنیا ہو دین میں ہے سو اس کتاب میں ہے ہر گز کوئی
 فصیح اس فصاحت سوں بات نہیں کیا، اس دہات بات کوں
 سلاست نہیں دیا ہو یک ہر کام نس ہر یک نے خبر کا
 کام نہیں اس کتاب کوں وو سہ چیکا ہو کوئی صاحب راز ہے
 یو کتاب تمام اعجاز ہے - اگر دیں ہو دنیا کا امید پائے

پہرے تک تلہائے ، تک چر پیرے ، تک مستی چہرے ، تک
 تر پیرے ہور سہجے کہ ان عاشق کامل نے کہا بولنا ہے ، کس کس
 حاکم پر کیسے کیسے دہمداں کھولیا ہے ۔ ہم گلاب مدن آلود
 کھولیا ہے ، ہم مادک سرتی رولنا ہے ، داد دیوے ، امداد دیوے ،
 مروا دیوے ۔ کسے کچھ سنپڑے ، کسے کچھ فیض اپڑے ۔ فرد
 وہی ہے صافی کہ حس صافی تی صفا کوئی پائے

وہی ہے کام کہ حس کام تی صفا کوئی پائے
 ایتا حد دو دھرتے ہیں ، اوکاں ناع دو کرتے ہیں ، سو اسیچ
 خاطر کرتے ہیں کہ کوئی خوب چہتر بیوگے ، دوس نایک عاشق
 پیو کے اس ناع میں آوے ، مستطوط ہوے آرام پاوے ۔ ناع کے صاحب
 کون دعا کرے ، پیولاں سوں کوں دیوے ۔ رنگ میں تباوے آس ،
 اسی تی بچد لگے داس ۔ اُسے فیض اپڑے دھننا کوں ثواب ، خدا
 خوش رسول خوش عالم خوش اس باب ۔ فرد :

حنے دو دل کوں لیا مات کچھ کسی کوں دیا
 ہزار کعبے بندھانا ہزار حج دی کیا

<p>یو قدرت اللہ ہے ، یو اسرار اللہ ہے ، یو ہاتھ اللہ ہے ، لا الہ الا اللہ ، یو عجب کتاب ہے سبھاں اللہ ۔ اس کتاب کا ناول</p>	<p>در زینب سخن و در نام کتاب گوید</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------

’ سب رس ‘ سب کو پڑھنے آوے ہو ، ۔ نول نول کوں چڑھے
 اس یادگار ہو اچھیکا دنیا میں کئی لاکھ درس ۔ دھو تیچ
 ندید عاشقان کے گلے کا تموید ، یو کتاب سب کتاباں کا سرتاج ،
 سب باتاں کا راج ، ہر بات میں سو سو معراج ، اس کا سوا
 سہجے نا کوئی عاشق راج ، اس کتاب کی ادت پائے عالم سب

کے صاحبِ دارِ اندر، فرزندوں فر، کلیم بیاں مسیحیلام سرخ صولت،
 زہرا عشرت، خورشید علم صہام کے وقت بیٹھے دست یکایک
 شیب تی کچھہ رسر سا کر، دل میں اُپلے کچھ لیا کر، وہی
 ناصر سے کوں دونا دل گوہر سخن کوں حضور بلاے، نا
 دئے بہوت مان دئے ہور فرماے کہ اُساں کے روح دہچہ میں
 کچھ مشق کا ہیاں کرنا اُنا ناوں حیاں کرنا کچھ نشان دھرنا
 وہی بہو گئی گئی دونا تسلیم کر کر سر پر ہات دھرنا

بہوت برا کام اندشاہ بہوت بڑی فکر کرنا بلند ہمتی کے
 نال ہی دانش کے میدان میں گھساراں برسایا، قدرت کے
 اسرار ہر سارا۔ پادشاہ کے فرمائے ہر جیانتیا لوی تقطیع
 بیتیا کہ آگے کے ان ہارے ہمیں ہی کچھ ہے کر سہیں
 بارے ہمارے کن کون دیکھے سو ہلنا دیکھے گنگا دیکھے سو
 ہلنا دیکھے ہلنا تے ہوئی آگے تھے۔ و انو کا کچھ ہی بہر
 کریں، ریاضت ہماری مسقت ہماری حنر کریں عاقی کون
 عاشق حاندا عاشق کون عاشق بھاندا ست

کلڈھم جلس با ہم جلس پرواز کپور با کپور ہر با ہر
مورک اسوے ہوائے نہیں چلے سو چلے کی بات کنا چلے ؟

جیوں قیوں اس دنیا میں کچھ دانگار اچھے تو خوب ہے
 بوجھار ہے اس جہاز کوں کچھ بار اچھے تو خوب ہے اس دنیا
 میں رہیکی سو بات ہے باقی در دس کا - وراثت ہے
 جلتے کچھ سہیا ماقبہ لگے اُنے اہلی جاگا رکھنا اہلیاں
 اس تے بس رہا گیا کچھ کہا گیا کہ ساند کدھیں کوئی عاشق -

ہوں دھندلے کا تک میدانے آتا، کسے کچھ سنپڑتا کوئی کچھ پاتا۔ حضرت کہیں خدا شاہد، انا و علی من نور واحد۔
 تن سوں تن، دبو سور، حیر، دم سوں دم، معبود پر
 ولایت علی پر حتم۔ اناکر عمر ہور عثمان، حذوں کی بیکی
 حاکمات سب جہاں، حصر کے ناروں میں، سر کوڑاں ہیں۔
 ایکس تی ایک سب بھلے، حیوں خدا رسول فرمایا تیا بیوں چلے۔
 لاف دیر کئے حلاب دیں، کئے قہر چلے ہمارے، ایسیچ اچھتے
 ہیں خدا کے پیارے۔ ایسیچ اچھتے ہیں حضرت کے نار، دبو سوں حضرت
 کرتے تھے بچار۔ آخر بعد از حصر کے بیتھے حصر کی تھار۔
 دم

ہر ایک حال خدا کوں یقین سوں چہا

ولایت ہور بدوت یو قرب ہے اپنا

ولایت کی حاکا پر بدوت کے صاحب ایکس تی ایک دبو ایکس
 تی ایک خوب تر۔ خدا بدوت ہوتا، سب تیار حاضر سب تیار کھڑا سب
 میں اپنا نور دیریا کسے کچھ کسے کچھ کسے سب کچھ کرنا۔

— سلطان عبداللہ، طلالہ، عالم پناہ،

صاحب سہاء حقیقہ آگاہ، دشمن پرور،
 ذبی سکندر، عاشق صاحب نظر، دل کے

سب تالیف کتاب
 و مدح بادشاہ

خطرے تی بادبیر۔ صورت میو یوسف تی اگلے، آدم بیہوش
 ہرے بتیر بگائے۔ دھب میں افلاطوں ساگرد، سعادت میں
 حاتم کا کھولے درد، سعادت میں رستم گرد، عالی ہمت
 عاری درد، سہندر ہور ہمت ہے صاحب، نیم دھرم اور ست

در لعل معبد مصطفیٰ و چہار یار

و سلفیت علی سر اوصی

۱۰۱۰ ہر صدیق صالحی ہیں غلام کئے نثار جیہاں کوں غریب میں رہا
 سر چہ لئی کے اسے میں ہوئے بھڑکی عرب نے جو نہ سر لہو
 جمع کر جو عثمانی ترانہ کوں غم کا دیے روز ایساں کوں
 توٹیا کھر علی سے لہر لڑاقتار غما ہم چند ہیں چارو ہی یار
 عشق خدا کوں بید نہ تو اپنا خدمت کر معبود کوں نہدا
 کیا عشق خدا کوں بید نہ تو اس کی خطر اچان زمین ہویدا
 کیا اگر معبد نا ہونا ہوا اچان زمین نا ہونا اگر معبد نا ہونا
 دو ماہ و تروین نا ہونا اگر معبد نا ہونا در دنیا ہور دین
 نا ہونا صاحب طاہر و نسس ' صاحب الارحمة العالمین جس کے
 پورے عالم نے پایا رسولی اولاک کہا خلعت الافلاک کا دھسے -
 اول خدا ہے انہی دنوں سوئم ہے وای نوین نائوں بھی و ن کے دل
 کوں بحلی معبود کوں جس رات ہوئی معراج وہاں دوسرا نہ دھا
 کوئی ہلی باج گیان دھماں کے کم دھم محمد نے ایساں دو ماہ
 پاتا تھا سو معبد نے پا نا جو کچھ معبد نے پایا - وہاں
 علی کوں سمایا، یو سمجھ علی کے نقشہم آیا ، علی خدا
 کوں بھایا رسول کوں بھایا معبد ہیں علی وای ' نبوت
 خدا کی پیشوائی، ولایت محبوبی ہور استہ اسی نبوت کار سازی
 ولایت بے نیازی ولایت ہار گلے یار کا ' نبوت دھندا گہر دار
 کا ولایت اگر نبوت اسی ' نبوت آئے ہو کیا ولایت حاسی

اودھر ہوں اپے ۔ اپے ترستے ، اپے ٹپتے ، اپے پس کون دیکھ
 دکھلاوے ، اپے ایستے ایسکوں چمپاوتے ۔ پس کہے اپنی کرے
 فریاد اپے دیوے اپنی داد دیں و دیبا دون دیا عشق یہ
 آرایش پیدا کرہارے نے یوں پیدا کیا دیدائیں ۔ درد
 سب میں وو ہے تو دل ہے سب کا ساد
 سب میں وو ہے تو سب میں ہے یوسواں

عشق میں اپے ہے تو اس میں میں ایتے چالے ، عشق میں اپے
 ہے تو اس میں میں یو مستی یو حوسی یو اولالے ۔ عشق میں
 اپے ہے تو اے سب تمہارے کزر عشق میں اپے ہے تو اے سب خاکا
 کی حیرت ۔ بھاری ریل چمیل ایک کیلے ایتے چمیل ناں
 بہوت ولے تمہار ایک کیلاں بہوت ولے نیلہار ایک ۔ عشق
 کی صورت ، عیسیٰ ہے کر کیوں کہیا حاتا ، معنی بیچوڑی بیچوڑی
 پر آنا عشق خدا کی ذات ہے چمپا رہتا ، حو کوئی یو بات
 پایا وو آخر یونچہ کہتا ۔ یہاں جسم کون دیکھتا مشکل
 ہے حان کون کیوں دیکھتا حاتا ، تعجب کون دیکھتے دہ پاوے
 سلطان کیوں دیکھتا حاتا ۔ جسم ہور حان کا ایک مانا ۔ ولے
 اتنا ہے حو یو بات تکہ سمجھے حاتا ۔ عشق ہور خدا کچھ
 خدا بھیج بات خدا پن بھید و ہیج ۔ عشق ہو تا ہے جہاں
 تھام ، وہاںچہ خدا ہے بلکہ وو چہ خدا ہے والسلام ۔ واصلان
 نے بولے ہیں والدہ ، ادا تم العشق دہوالہ ۔ رباعی ۔

ہیتا ہے نہ بیا رہتا ہے جس رہے لک در میں تے اسے ساں نہ دے ترے لک
 کرپوسوں مل پتو چہ عوے مٹتا ہے تو یاد کو اس پیو کون پس سرے لک

ایکس سوں قول قرار سب ایس میں اپنے نار نیار دل ہمار
 وں پر لوگاں کا تر ایسے نیار کوں کوں سنبھال رکھتا، دل
 بھیتر کوں کسے منا کر سکتا اپنے دل میں ہر ایکس کوں ہے
 پادشاہی، وہاں دوسرے کی نہیں ہر۔ کسی دورائی بہت

پاؤں بقا ہو عشق میں ایسے فلا کرے

نو گھار لیں ہے وو ہو کسے کوئی ملنا کرے

عشق ہم باطنی ہم ظاہر عشق سب حاکا حاصر ناظر عشق
 نذر، عشق پادشاہ عشق کوں کس کا تر عشق ہم مست
 ہم ہوشیار ہم بے خبر ہم باحبر عشق سلطان چہتر اس کا
 رسوائی، عشق کا تخت استعنائی عشق کا حشم بے پروائی
 عشق لا و بالی عشق سب گھار بھریا ہے عشق کیں نس خالی
 عشق ہرگز کسے خدا ندرے عشق ہو کوں ملائے ایک کرے
 عشق سر مست لا بالی ہے عشق اب بھاونا خدائی ہے
 ایک عشق اس کے ایتے رنگاں ایتیاں مورتیاں ایک اپنے اپنیاں
 ایتیاں مورتیاں۔ عشق دو کے دلاں میں ستیا غلبا، دوا کر کے دلاں
 میں عشق کی بلا۔ عشق ہے توحسن دستا خوب، عشق ہے تو نظر بلے
 محبوب عشق ہے بھر یک کام کا لگنا دھندلا، عشق ہے تو کوئی
 صاحب ہونا کوئی بلدا۔ عشق کدھیں عامل کدھیں دیوانہ ہونا
 کدھیں ہنسنا کدھیں ہنس روتا - فرو

عشق ساندی ہے عشق سری ہے

کدھیں کچھ ہے کدھیں سو کچھ کاکچ

اپس سوں اپنے لگا لیا، کسے کیا کہے کتے کیا کیا آپہ

کہا اے کیا علاج، جیسا پڑے ویسا سوچے باج ادر بھی اپنے

کیا پیارا، ایکس کوں کدا پیاری نہ یو اسے دیکھیا نہ وو اسے خانے
ایکس کوں دیکھہ ایک دوتے دیوالے۔ دو دل ایک دل ہو تیں
حوت تے، سرائ تے گورتے حیواں پر آتے تے سر حیا یوں
کچھ سر حیا، کریم رحیم مہرواں کوتار۔ دیت
یو حاصیت ہے عشق ہی یاں کوئی کیا کرے
دیگاہے کوں یو عشق آسا کرے

بہوت اطاعت سوں پیدا کیا حسن عشق میں رہیا اپنے
حاصے گن گن جن جن - ساں نہ ڈھاں داں نہ پہچاں، ایکس کوں
دیکھہ ایکس پر ایک حیراں، پریشاں، سر گرداں - دیکھے نہ
دیکھلے، ایکس کوں ایک بھانے۔ دل سو دل پراں سو پراں
حانو قدیم آسا حانو قدیم داں پہچان - ایکس کی خاطر ایک
تلھلتے چلتے ایکس کی خاطر ایک ترستے بپتے۔ دیت
دوریا ہے عشق جس پر لیوا کھینچہ ماند کر
ایکس کے داں ایکس کوں دیا نہات نادر کر

سگے ماں باپ سوں دوتے بیزار، حسن یار سوں حیو لگیا
اس یار سوں اختیار - ماں باپ پل پل حیم کہوتے، نو سو
آکر کسی اور کے دوتے۔ حیو لگیا ادھر، بچارے ماں باپ اتال
کدھر - ماں باپ کوں سبھے جیڑوں خیال ہوو جواب، بھائی
تو بچارا کس میں حساب - ادونے اپنا دعا کہہدے، ماں باپ
اپنی خاطر کو دعا کہہدے، عشق نے کھیل یوں کھیلایا تھارین تھار،
اس کھیل کو نا دک نا دیس، نہ شاہک نہ پکار، ہر ایکس کوں ہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تہام مصحف کا معنی الصمد للہ میں ہے مستقیم، ہوو تہام
 الصمد للہ کا معنی بسم اللہ میں ہے قدیم، ہوو تہام بسم اللہ کا
 معنی بسم اللہ ہے ایک نقطے میں رکھیا ہے کریم۔ سمجھ دیکھو خاطر
 لیا اتال، حدیث بھی یوں آئی ہے کہ العلم نقطة و کثرها جہاں،
 یعنی علم یک نقطہ ہے جاہلان اسے لگاتے، جہاں کوں اس
 حد لگن لیا ہے۔ ہوو فارسی کے دانشمندان جنوں سمجھتے
 ہیں باتاں کے ہند، انو کوں یوں بتایا ہے، ادوں میں بھی یوں آیا
 ہے کہ ”اگر درخانہ کس است، یک حرف دس است“ ہوو گوالیر
 کے چاتراں، گُن کے گُراں، ادوں بھی بات کوں کھولے ہیں، یوں
 بولے ہیں۔ فرد

پوتی تھی سو کھوئی بیٹی پندت بھیہا فگرے
 ایکھی اچھر پیم کا پھیروے سو پندت ہوے
 قدرت کا دھبی سہی، جو کرتا سوس وہی۔ خدا نرا خدا کی
 صفت کرے کوئی کتیک، وحدہ لا شریک۔ ماں نہ باپ،
 آپین آپ۔ پروردگار، سندسار کا سرخنہار۔ دیتی جکوئی
 قدرت دھرتا ہے، صعب اس کی اپنے پُرتے کرتا ہے۔ وو بے حد
 اس کی صفت کوں کاں ہے حد، احد صمد لم یلد ولم یولد۔ بیت
 کسے ہے حد جو خدا کی صفت کی حد پاوے
 ہر ایک مال کوں گر سو ہزار حبیب آوے
 جس کی فانوں خدا ہے، وو سب سوں ملیا ہوو سب سوں

۱ " وصال العشاقین فلم رکھا دوسرے " معرے " شاہ بیرالہ ہیں جو بیجاپور کے رہنے والے تھے ' انہوں نے اپنی مغلوی سنہ ۱۰۸۶ھ میں نظم کی اس کا نام " گلشنِ جن دل " ہے یہ دونوں وجہی کے خوشہ چین معلوم ہوتے ہیں اگرچہ انہوں نے اس کا کہیں اشارہ نہیں کیا ان دونوں کا ذکر میں الگ لکھ چکا ہوں (ملاحظہ ہو " اردو " جلد ہفتم ص ۴۹۹ و صفحہ ۵۰۲) مدت ہوئی مجھے اس کتاب کے دو نسخے دستیاب ہوئے تھے ایک حیدرآباد میں دوسرا بیجاپور میں اس میں سے ایک تو بہمقام دولت آباد سنہ ۱۱۱۷ھ کا لکھا ہوا ہے اور دوسرا سنہ ۱۱۷۷ھ کا یہ دونوں نسخے صاف لکھے ہوئے ہیں اس کے بعد دو اور نسخے ملے جو ایسے اچھے نہیں اور ایک ان میں سے ناقص ہے —

اول تو قلمی نسخوں کا پڑھنا جن کے رسم خط کی وجہ سے طرح طرح کی غلط فہمی ہو جاتی ہے ' پھر ایسی دہائی زبان کا پڑھنا اور سمجھنا جس کے اکثر متاورے اور الفاظ نہ اب بولے جاتے ہیں اور نہ سمجھے جاتے ہیں اور سب سے بڑا کر کتابوں کی اصلاح یہ ایسی نعمتیں ہیں کہ مقابلے ' تصحیح اور تحقیق میں بہت وقت صرف ہو جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے چھپنے میں اتنی تاخیر ہو گئی —

عبدالحق

کوئٹہ (بلوچستان) ۱۲ جون سنہ ۱۹۳۲ ع



کو طہا ، معاملہ کو سائلہ ، معنی کو مانا ، چنانچہ طہا (طمع) کا قافیہ جہا اور مانا (معنی) کا کھانا لکھا ہے ۔ ایک حکہ پیاس اور میراب کا قافیہ دادہا ہے ۔ اور ایسا دکنی میں اکثر ہوتا ہے ۔ ان کے ہاں قافیہ کی بنیاد صوت پر ہے ۔

۱۵ - اردو کے حس لفظ میں دو تالین یا ایک ت اور ت ہوتی ہے پہلی تال دال دولی جاتی ہے ۔ جیسے تھوندہ ، کو دھوندہ ، تانت کو دانت کہیں گے : یہ تلفظ اب بھی یونہی کیا جاتا ہے ۔ اسی طرح دو ”ر“ یا دو ”ت“ ایک لفظ میں قریب قریب ہوتی ہیں تو وہاں بھی پہلی رے اور تے تے ہو جاتی ہے ۔ جیسے تکتیا ، —

۱۶ - اردو میں اکثر الفاظ کا تکرار ہوتا ہے اور یہ تکرار خاص معنی پیدا کرتا ہے جیسے گھر گھر ، در در وغیرہ ۔ قدیم دکنی اردو میں ان دو کے درمیان ”ے“ کا اضافہ کرتے تھے ۔ جیسے گھرے گھرے ، درے درے ، تھارے تھارے ، رگے رگے وغیرہ ۔ کبھی ے کی جگہ ”ین“ استعمال کرتے ہیں جیسے گھریں گھرے — میں اس ضمن میں یہ لکھنا بھول گیا کہ دکن کے دو اور شاعروں نے بھی اس قصے کو اپنی زبان میں لکھا ہے اور دونوں منظوم ہیں ۔ ایک تو ”فوقی“ ہیں جس کا نام شاہ حسین اور لقب ”بصرالعرفان“ ہے ۔ انہوں نے حسن و دل کو سنہ ۱۱۰۹ھ میں نظم کیا اور

دیکھیں گے جو خدا نظر میں نا آئی۔

۹۔ ”کر“ کا استعمال یہ مدراس کے ہاں بھی پایا جاتا ہے جیسے ’دانا ہلنا رھلنا کر جانے گا‘۔

۱۰۔ ضہائر میں بھی کسی قدر تعمر پایا جاتا ہے ’و‘ (یہ اور وہ کی جگہ) او (انہوں نے) الو کوں (ان کو) آلو کا (ان کا) ہلنا (ہم کو) حلوں (جلیوں نے) ’ حلوں کو (حق کو) حلوں کا (جن کا) ہے (یہ)۔

۱۱۔ الفاظ کے آخر میں ’ح‘ تاکید کے لئے اکثر لگا دی جاتی ہے جس کے معنی ’وہا‘ ’ہی‘ کے ہوتے ہیں جیسے خدا ملا کہا۔ وہرے نعلانچ خاطر ہولنج (دولچہ) نارکوں یار کتے۔

۱۲۔ مانگنا، یعنی چاہنا نہ استعمال اکثر انگریزوں کی زبان سے سنا گیا ہے اور نہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ الہیں کا ایجاد ہے، لیکن قدم دکنی اور مدراسی یہ لفظ الہیں معنوں میں استعمال ہوتا ہے انگریز نے بھی اول اول مدراس سے سیکھا جسے ’اگر ملگتا ہے دل میں مسرت ہوئے شراب پی اگر کچھ اونچا چڑے ملگتا ہے تو شراب پی‘۔

۱۳۔ الفاظ کی مذکور و تالیف کا بھی کچھ زیادہ خیال نہیں مثلاً شراب، خبر، صورت، دنیا کو مذکور لکھا ہے۔

۱۴۔ اکثر عربی الفاظ کے املا کو سادہ کر دیا ہے یعنی حسن طرح بولتے ہیں ویسے ہی لکھ دیے ہیں جیسے نفع کو نلغا، وضع کو وضایا وزا، واقعہ کو واق، ملع کو ملا، طبع

مونٹ فعل ہوتا ہے۔ جیسے اس عورت نے کہی، لڑکی نے پائی پی —

۳۔ ”نے“ کا استعمال بہت بے قاعدہ ہے۔ اس حرف کے استعمال کے قواعد حال میں منضبط ہوئے ہیں۔ میر و سودا کے زمانے میں بھی یہی بے قاعدگی پائی جاتی ہے —

۴۔ فاعل اگر مونٹ جمع ہے تو فعل بھی جمع ہوگا۔ جیسے ”اصول عورتوں اپنے مرد بغیر دوسرے کوں اپنا حسن دیکھلاؤ گناہ کر حافطیاں ہیں“ اپنے سود کو ہر دو جہاں میں اپنا دین و ایمان کر پہچانتیاں ہیں۔“ پرانی اردو میں بھی یہی استعمال تھا —

۵۔ مونٹ کی صورت میں حرف اضاف کی بھی جمع آتی ہے۔ جیسے ”دل کے فائدے کیاں بہت باتاں ہیں“ —

۶۔ اسی طرح ایسی، جیسی، جتنی کی جمع ’ایسیاں‘ ’جیسیاں‘ جتنیاں آتی ہے —

۷۔ ایسے مصادر کی ماضی مطلق جن میں علامت مصدر سے قبل ا یا و نہیں ہوتا اس طرح بنتی ہے کہ امر کے آگے ا بڑھادیتے ہیں۔ جیسے دیکھنا سے دیکھا۔ لیکن دکنی میں بجائے ا کے یا لگاتے ہیں۔ جیسے دیکھیا، ملایا، پھریا وغیرہ —

۸۔ ”سی“ مستقبل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ یہ علامت ہندوستان کی کئی زبانوں میں حقیف تغیر کے ساتھ استعمال ہوتی ہے اور پنجابی میں تو اس کا بالکل اسی طرح استعمال ہے جس طرح قدیم دکنی میں۔ جیسے ”نظار سوں خدا کوں“

بھی نہیں سمجھتے، اس لئے کتاب کے آخر میں ایک -
 قرہلگ لکائی گئی ہے کتاب کے مطالعہ سے یہ بھی
 معلوم ہوگا کہ ہر ای فارسی الفاظ کے ساتھ ہلکی الفاظ بھی
 کس کثرت سے استعمال کئے گئے ہیں ایک کام کی بات یہ
 بھی معلوم ہونی ہے کہ بعض محاورات اس وقت بھی بعینہ
 اسی طرح استعمال ہوتے تھے جیسے آج کل مثلاً شان نہ گہائی -
 چیز کرنا خالہ کا گھر کہاں گنگا کیلی کہاں راحہ بہرح
 گھر کے بھیدی تے لنگا جائے (گھر کا بھیدی لنگا نہ جائے) -
 عزمِ حصولی دیکھا دیکھی چائیں مائیں کھیلنا وغیرہ -
 اس سے الفاظ و محاورات کی تاریخ میں بہت مدد ملتی ہے۔
 الفاظ و محاورات کے علاوہ اس کتاب سے قدیم دکنی یا اردو
 کی صوب و نحو اور بعض الفاظ کے معنی و تبدیل کا پتا بھی
 لگتا ہے اور اس کی صحیح کیفیت نثر ہی کی کتاب سے
 معلوم ہوسکتی ہے مثال کے طور پر چند باتیں لکھی
 جاتی ہیں۔

۱ - مذکر مؤنث دونوں کی جمع 'ان' سے آتی ہے جیسے
 ہاتل 'جھاڑاں' کتاباں وغیرہ بھائی کی جمع بھائیاں
 غمزہ کی جمع غمزیاں وغیرہ -

۲ - ایسے افعال متعدی جن کی ماضی مطلق 'ماضی قریب'
 ماضی بعید 'ماضی احتمالی' کے ساتھ 'یے' آتا ہے تو فعل ہر
 حالت میں ملکر ہی استعمال ہوتا ہے خواہ فاعل مؤنث ہی کیوں
 نہ ہو لیکن دکنی میں ملکر کے لئے ملکر اور مؤنث کے لئے

محقق کے لئے بہت سا سامان موحود ہے —

اس ماحول بہانی میں جو اکثر پوانے زندہ دل لوگوں اور قصہ گوروں اور قصہ نویسوں کی عادت تھی ایک اور فائدہ بھی ہوتا ہے ۔ اس میں بعض اوقات ضمنی طور پر زمانے کی معاشوت کے متعلق بہت سی کام کی باتیں نکل آتی ہیں ۔ اسی کتاب میں جہاں مصنف عقل، دل یا عشق اور حس کے معاملات ان کے دربار اور تفکرات کا ذکر کرتا ہے تو ایشیائی حکومت کا تھنگ، ان کی حکمت عملی، اس زمانے کی تہذیب و تمدن، اخلاق و معاشرت، اطوار و آداب کا منظر بطر آجاتا ہے ۔ وجہی عبداللہ قطب شاہ کا درباری شاعر تھا اور دربار سرکار کے حالات سے خوب واقف تھا، اس واقفیت سے اس نے اپنی کتاب میں خوب کام لیا ہے مثلاً شہزادہ دل کی خاطر اس نے شراب کی حواز کی قاریل میں جو نیم زندانہ نیم صوفیانہ تقریر کی ہے اس سے صاف درباری مصاحبت کا رنگ چھلکتا ہے ۔ اسی طرح حب وہ دسھن سے چوکسی، دوسروں سے راز داری، جاسوسی کا بیان کرتا ہے تو گویا اپنے زمانے کے واقعات اور خیالات کا چربہ اتارتا ہے —

” سب رس “ کی زبان تین سو برس پہلے کی ہے

اور وہ بھی دکن کی ۔ بہت سے لفظ اور معادرات ایسے ہیں جو اب بالکل متروک ہیں اور خود اہل دکن

کا ذکر آیا تو شراب کی تعریف اور بادشاہوں کے لئے مکر و ریا کے مقابلے میں اس کے حواز پر بحث شروع کر دی ہے عشق کے مقام پر عشق پر گفتگو چھیڑ دی ہے کہیں حیا کی مدح اور سوال کرنے کی مذمت میں کسی جگہ آب حیات کی خاصیت اور تعریف میں کہیں طمع کی برائی میں کسی مقام پر ہمت کی تعریف میں کسی جگہ عشق، عاشق اور معشوں پر طوئل بحثیں شروع کر دی ہیں اسی طرح مصیبت فقر اور صبر، خواب، ازائی بہادری سفیروں اور مصاحبوں کے انتخاب صورت کی محبت سوکن کے حلاپے عشق کی قسموں اور بادشاہت کے فرایض و فیر پر اپنے خیالات بے تکلف لکھتا چلا گیا ہے اگر ان تمام غیر متعلق مباحث کو نکال لیا جائے تو مصائب و جہی کی ایک اچھی خاصی دوسری کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ فداہی کہیں اس قسم کی بے اعتدالی نہیں کرنا اس نے قصے کے مناسب کو بڑی خوبی سے قائم رکھا ہے میرا قیاس ہے کہ سب اس زمانے میں بہت مقبول ہوئی اور اس کی قبولیت کی ایک وجہ یہی ہلک و موعظت تھی جو عام لوگوں کو بہت پسند آئی اور چونکہ مہارت اس کی مقفی اور سلیس تھی اس لئے عام و خاص سب اسے شوق سے پڑھتے ہوں گے اس وقت لوگوں کو نہ طول بیانی اس وجہ سے پسند بھی اور اب ہمیں یوں پسند ہے کہ اس میں قدیم زبان کے

اسی طرح حب اہل دکن کی مثل یا قول کی طرف اشارہ کرنا ہوتا ہے تو لکھتا ہے ” حوں دکن میں چلیا ہے “ (صفحہ ۱۳۶) یعنی جیسا کہ دکن میں مشہور ہے ۔ یا مثلاً ” دکن میں “ (صفحہ ۱۵۶) یا دکنی دھوا (صفحہ ۲۲۶) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مصنف سہالی ہند اور دکن کی زبان میں فرق کرتا ہے ۔ یہی کتابیں ہیں جو زبان کے محقق اور مورخ کے لئے دلائل راہ کا کام دیتی ہیں —

اس کے بیماں میں ایک نقص ضرور ہے کہ مٹا صاحب نے جگہ جگہ ہند و موعط کا دفتر کھول دیا ہے اور کہیں کہیں تصوف کے اسرار حواص معلولی باتیں ہو گئی ہیں بیان کرنے شروع کر دئے ہیں ۔ یہ بھی نہیں کہ دس پانچ سطریں لکھ دیں بلکہ صفحے کے صفحے رنگ دئے ہیں ۔ باتیں معقول ہیں ، صاف ستھری ہیں ، نصیحتیں کام کی ہیں ، بیان اچھا ہے لیکن قصے میں حب و عطف شروع کر دیا جائے تو قصے کا لطف کم ہو جاتا ہے اور پڑھنے والے کو الجھن ہوتی ہے ۔ مثلاً قصے کی پہلی ہی سطر یہ ہے کہ ” ایک سہر تھا اس شہر کا ناؤں سپستان ، اس سپستان کے بادشاہ کا ناؤں عقل “ ۔ بس عقل کا نام آنا تھا کہ غضب ہو گیا ، کئی صفحے رنگ والے ہیں ، عقل کے کارنامے اس کے فیوض و برکات اور نہ معلوم کیا کیا بیان کر دالا ہے ۔ شہزادہ دل کی شراب نوشی

یہ ضرور ہے کہ اس کی زبان قہیم ہے اور پرانے الفاظ اور مصداقات آم کل سمجھ میں نہیں آتے ، لیکن اس میں نہ مصنف کا قصور ہے اور نہ اس سے کتاب کی خوبی یا کوئی حرب اسکتا ہے اس نے اپنے زمانے کی نہایت با معارف اور فصیح زبان لکھی ہے چنانچہ وہ خود بھی کہتا ہے اور اس سے ہمیں کامل اتفاق ہے —

آج لگن کوئی اس جہان میں ہندوستان میں ہندی زبان سوں اس لطافت اس چہلدان سوں نظم ہو رہی ملا کر گلا کر نہیں بولیا —

دیکھئے کہ وہ اپنی زبان کو دکنی نہیں ہندی کہتا ہے قصے کے شروع میں بھی وہ ” آغاز داستان زبان ہندوستان لکھتا ہے جگہ جگہ نہایت بے تکلفی سے ہندی دکنی ، فارسی عربی ، مرہٹی صرب الامثال دھڑے ، اور اقوال ، اشعار ، ایت ، حدیث روائی میں لکھتا چلا جاتا ہے اگرچہ وہی گولکندہ کا ہے اور گولکندہ اور حیدرآباد دکن کے ہیں ہنس ، لیکن یہ عجیب بات ہے کہ وہ مرہٹی مثل تو ایک جگہ لکھتا ہے اور ایک آدھ کھراتی لفظ اور شعر بھی استعمال کرنا ہے مگر کہیں تلنگی مثل یا فقرہ یا لفظ (سوائے درا یا دراکی کے جس کے متعلق ابھی مجھے شبہ ہے) اس کتاب میں نہیں آتا اہل ہند سے مراد مصنف کی ہمیشہ شمالی ہند والے ہیں مثلاً ایک جگہ لکھتا ہے بقول اہل ہند پیاسا کیا ملکتا پانی “

والے اُسے استاد سمجھیں گے - یہ تو وہی مثل ہوئی کہ
دیگران نصیحت خود را فضیحت —

باوجود اس کے ہم وحشی کو استاد مانتے ہیں اور جو
کام اس نے کیا ہے اس کا احسان نہ ماننا حقیقت میں
نا انصافی ہے - اُس زمانے میں اردو نثر کا نام نہ تھا
اور نہ نثر لکھنا کوئی کمال کی بات سمجھی جاتی تھی -
ایک دو رسالے جو اس کے قبل کے پائے جاتے ہیں سو
وہ اس قابل نہیں کہ محفل ادب میں جگہ پائیں -
” سب رس “ اردو نثر کی پہلی کتاب ہے جو ادبی
اعتبار سے بہت بڑا درجہ رکھتی ہے اور اس کی فضیلت
اور تقدم کو ماننا پڑتا ہے - نثر میں قافیہ کا التزام
بذات خود ایک ایسی چیز ہے کہ تکلف اور آلودہ سے
بچنا محال ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ اس پابندی کی
وجہ سے بعض بعض مقامات پر عبارت محض تک بندی
ہو کے رہ گئی ہے اور ادائے مطلب میں بھونکا پن معلوم
ہوتا ہے اور جو کوئی بھی اس قسم کی پابندی اپنے
اوپر عائد کرے گا وہ اس سے نہیں بچ سکتا - لیکن
اس سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو اس میں بے حد
فصاحت روانی اور سلاست پائی جاتی ہے - حال کے زمانے
میں جو اسی تہنگ پر بعض کتابیں لکھی گئی ہیں مثلاً
فسانہ عجائب وغیرہ اُن سے یہ کسی طرح کم نہیں بلکہ
سیری رائے میں بیان کی سادگی میں اُن سے بڑھ کر ہے -

” حکومتی بات ہماری چلیا رو ہمارا ہے ہر چلہ
 فہم داری ہے، چلیا ہو کیا ہوا بات ہماری ہے اگر نکتہ
 کسی نے کچھہ حالیا ہم ظاہر ہم باطن اسے نہیں مانیا،
 تو رو مسلمان نہیں، اُسے ایمان نہیں ایسے سے قرنا
 بہوت بہوت پرہیز کرنا یو بی ایک چوری ہے یو بی
 ایک حرام خوری ہے نہک بر حرام، اس کا کیا اچھے
 کا فام جسے انصاف کی نس سکت، اُسے دل کا دلیچ
 میں اندرے لے جے انصاف چھپایا، اُنے دل کو بے دل
 کیا کام گلوں —

اس نے میں وہ بہت دور تک کہتا چلا گیا ہے اور
 اس کا کہنا بالکل درست ہے جو کوئی کسی خیال کسی
 اسلوب یا کسی بات کا موجد ہے اس کا احسان مالفا ضرور
 ہے اور جس سے کوئی نکتہ حاصل کیا جائے اس کا اعتبار
 کرنا لازم ہے لیکن وجہی کے منہ سے یہ بات کچھہ اچھی
 نہیں معلوم ہوتی اس نے سارا قصہ شروع سے آخر تک
 فتاحی سے لیا اور کہیں اس کا اقرار نہیں کیا اور یہی
 نہیں بلکہ تعمر کا اسلوب بھی اُسی سے اُڑایا ہے یہ
 مانا کہ وہ فارسی میں ہے اور یہ، دکنی میں ایسی
 حالت میں وہ اخلاقی فرس اور انصاف حس کی تلقین
 وجہی نے اس طمطراں سے کی ہے کہاں باقی رہا وہ
 کس منہ سے نہ توقع کر سکتا ہے کہ ایلندہ اس رستے
 پر چلے والے اُسے سوجہ مالیہ کی اس کی تقلید کرنے

” غوص دھوت فادر داتاں دولیا ہوں، دریا ہو کر موتیاں
 رولیا ہوں، موتیاں کے موحاں کامیں دریا ہوں، تھام
 موتیاں سوں بھریا ہوں یو کتاب
 عجائب بندر ہے اگر سورج منگتا و کر چندر ہے - فرہاد
 ہو کر دونوں جہاں تے آزاں ہو کر، دانس کے تیسے سوں
 پہاڑاں انتایا تو یہ سیوریں پایا، تو نوی بات پیدا
 ہوئی تو اس بات آیا۔“

ناداناں ایتی ناتاں میں یو دی ایک بات کرجانے، ولے
 یو بات کیوں کڑی، کس وضع سوں نکلی معتب
 فیں سمجے مشقت فیں پہچانے، انو کوں فیں کتے
 زبان آور، یو بولتے حناور داذا ہینا رھما
 کرے گا ہادی ہے کر پہچانے گا - یہ بات نہ تھی سو
 نکلی اتان، تو بھی یکایک چلنی محال۔“

آکے چل کر لکھتا ہے کہ ۔ ” یہ بات فیں یو تھام وحی ہے
 الہام ہے۔“ اس کے بعد اور ایک جگہ لکھتا ہے -
 ” جکوئی اچایا بنیاد، اول آخر وہی اُستاد۔“

غرض اس دعوے کو وہ دار دار طرح طرح سے حتماتا ہے -
 اگر اس کا مطلب یہ ہے کہ قصہ کا یہ فیما تھنگ اس کا نکالا
 ہوا ہے تو یہ صریح غلط ہے لیکن اگر اس سے یہ سراہ ہے کہ
 تحریر کا یہ اسلوب اردو زبان میں اس کا ایجاب ہے تو
 بے شک صحیح ہے - لیکن اس سے زیادہ پر لطف بات یہ ہے
 کہ وہ دار دار یہ بھی کہتا ہے جو اسے موجد اور رھما اور
 استاد نہیں مانتا وہ حائل، کہینہ اور چور ہے - مثلاً لکھتا ہے کہ

و اصل سے واقف نہیں اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اس کے
 ہاں رشتہ کیسے ہو سکتا ہے اس کے جواب میں بہت کہتا
 ہے کہ تاریخ میں ایسا آیا ہے کہ پہلے جس نے اس عالم کو ایک
 سرے سے دوسرے سرے تک فتح کیا وہ ایک بہت بڑا
 بادشاہ تھا جس کا نام فرد تھا اور دنیا میں اس کے عدل
 و انصاف کی بڑی شہرت تھی ایک کو تو اس نے مشرق کی
 حکومت دی اور دوسرے کو مغرب کی اور خود دنیا چھوڑ کر
 کوہ قاف کے غاروں میں چلا گیا ان دو کی نسل چلی اور
 ایک مدد کے بعد اس کی نسل سے دو اور شہزادے ہوئے
 اور ان میں سے ایک کی نسل عقل اور دوسرے کی نسل
 عشق بادشاہ یہ سب کر عشق بادشاہ اچھل بڑا اور کھلے
 لگا اوہو ہم اور وہ ہم حد میں، کما احبا ہو کہ اب
 ہم پھر مل جائیں پھر کما تھا عقل اور دل قند سے گھا ہوئے
 عرب و احرام سے لائے گئے اور اپنی انی مراہ کو پہنچے —
 بعض بہت خلیفہ سے اختلاف اور بھی ہیں لیکن وہ قابل
 ذکر نہیں ایک جن چلہ اختلاف کا ذکر کیا گیا ہے اس
 سے قتاضی کی ذہانت اور طباعی کا اندازہ ہوتا ہے وہی
 کو اگر نہ اصل کتاب مل جاتی تو یقین ہے کہ وہ ضرور ان
 تمام امور کو اسی نہج سے بیان کرتا —

ایک بات البتہ بڑے سرے اور حیرت کی نہ ہے کہ وہی
 نے کتاب کی ابتدا میں بڑے شد و مد سے وہ نظریہ کیا ہے
 کہ نہ تھلگ اسی کا ایجاد کیا ہوا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے —

اُسے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت دیتا ہے ۔ یہاں وہ دربار کی شان و شوکت دیاں کرتا ہے ۔ عشق نے ایک ہی فطر میں پہچاں لیا کہ آدمی قادل اور معرر ہے اُسے دیتھنے کا حکم دیتا ہے اور سفر کی کیفیٹ پوچھتا اور سراج پرسی کرتا ہے ۔ (وجہی کی طرح نہیں کہ دربار میں پہنچا تو حیمت بادشاہ نے ہمت کو گلے لگا لیا) اس کے بعد ایک قصر بلد میں تعمیرانے کا حکم دیا ۔ اور مہر کو مہمانداری کے لئے مقرر کیا ۔ کچھ دنوں کے بعد بادشاہ اسے بزم خاص میں بلاتا ہے ۔ ہمت خلوت میں پہنچنے کے بعد عشق کی مدح و ثنا کرتا ہے اور اس کی بررگی و فضیلت اور اس کے سطوت و ساں کا بیاں کرتا ہے اور آخر میں دلی زبان سے یہ کہتا ہے کہ حلف باع خلافت کا نحل ہے اور وہ نہیں ہے اگرچہ بادشاہ کے گنجینہ میں ایک ایسا گوہر ہے (یعنی بیٹی) جو سراوار تاج ہے تاہم اس کے لئے نہ کی ضرورت ہے اور یہ پیوند اس کی ساں کے شایاں ہونا چاہئے ۔ کیونکہ پیوند اصل میں ہزار سیریں ہو پیوند سے وہ شیریں تر ہوا تا ہے ۔ یہ بات اس نے بادشاہ کے دل کی کہی اور اس حس و حودی سے کہی کہ وہ فوراً اس کی طرت متوحہ ہو گیا اور پوچھنے لگا کہ تم بہت تجربہ کار اور جہاں دیدہ ہو ، ہم ہی نتاؤ کہ ایسا نہ کہہاں مل سکتا ہے ۔ اب اسے دل اور عقل کا واقعہ دیاں کرنے کا موقع مل گیا ۔ غرض سوال و جواب کے بعد عشق یہ کہتا ہے کہ ہاں میں یہ حانتا ہوں کہ عقل بادشاہ ہے اور اس کا ملک آباد اور لشکر توانا ہے لیکن میں اس کے نسب

ہوئی فہرۂ ناسوس کی حصص میں پہنچ کر معارف و حقائق کی ایسی پر اثر ہادیں کرنا ہے کہ ناسوس کا دل دنیا کے ماں و دولت سے اُچات ہوحاتا ہے اور وہ نام و نعت چھوڑ کر قلندر بن جانا ہے اس سے ایک اور ثبوت اس بات کا ملتا ہے کہ وحی نے دستور عشاق نہیں دیکھی تھی اس کی نظر سے صرف نثر کا خلاصہ گرا تھا —

ایک دوسرا اختلاف وہاں پایا جاتا ہے جب ہمت عقل کی خیر خواہی اور دلسوزی میں دیار عشق کو حاتا ہے اور بادشاہ عشق سے ملتا ہے وحی نے اس ملاقات کا جو ذکر کیا ہے اس میں نہ کوئی بات غلات قیاس ہے اور نہ بے موقع حسب معمول ملاقات ہوتی ہے تو موقع پاکر ہمت عقل اور دل کا ذکر چھیڑتا ہے اور اس تھلگ سے عشق کو سمجھاتا ہے کہ وہ راضی ہوحاتا ہے اور بس لیکن یہ نہیں بتایا ہے کہ نہ کیا کہتا ہے اور وہ کیا جواب دیتا ہے اور آخر کی باتوں سے اُسے رام کرتا ہے کیونکہ جو شخص اہلی اہم سفارت پر جا رہا ہے اس سے ضرور توقع ہوتی ہے کہ وہ اسے نازک موقع پر اہلی لسانی اور حکمت مہلی کے جوہر دکھائے گا فتاویٰ زندہ موقع شناس اور آداب دلی ہے وہ اس سارے واقعہ کو بڑی خوبی سے بیان کرتا ہے کہ جب وہ عشق کے شہر میں پہنچتا ہے اور عشق کو اطلاع ہوتی ہے تو

کہیں قصہ کی واردات میں احتلاب کیا ہے وہیں اس سے غلطی ہوئی ہے بعض خاص اختلافات کا تو میں اوپر ذکر کر چکا ہوں ، لیکن دو ایک اور اختلاف بھی ہیں جو قابل ذکر ہیں ۔ ایک تو قصہ کی پہلی سطر اور پہلے حصے میں ہے ۔ وجہی قصہ یوں شروع کرتا ہے ” ایک شہر تھا اس شہر کا ناؤں سیستان “ ۔ دستور عشاق میں سیستان کی جگہ یونان ہے ظاہر ہے کہ عقل کی مہلکت کے لئے یونان سے ریاضہ اور کون سا ملک ہو سکتا ہے —

نظر حب حسن کی بارگاہ میں پہنچتا ہے تو فتاحی نے اس موقع پر ان دونوں کا بہت ہی دلچسپ اور یرطاف مکالمہ لکھا ہے ۔ حسن نظر کی اہلیت اور لیاقت دیکھنے کے لئے مختلف قسم کے سوال کرتی ہے ، اور نظر اُسے جواب دیتا ہے ۔ سوال و جواب دونوں پر حستہ اور مختصر ہیں اور بڑے اچھے انداز میں بیان کئے ہیں ۔ سب رس میں یہ پر لطف چیز نہیں ہے —

نظر اور غمرہ حب توبہ کو شکست دے کر سہر عافیت میں قلندروں کا بھیس بدل کر ناسوس کے ہاں پہنچے ہیں تو وجہی لکھتا ہے کہ ” ناسوس بادشاہ ابوکوں دیکھتیچ سال ملک سب چھوڑیا ، کچھ نہ لوریا ، قلندر ہوا ، سہندر ہوا ، فقیر ہوا ، بے تدبیر ہوا “ ۔ یہ بات بالکل حلات قیاس ہے کہ دو قلندروں کو دیکھتے ہی ناسوس بادشاہ فوراً قلندر ہو جائے ۔ فتاحی سے ایسی چوک نہیں

خوبی سے بیان کیا ہے یہ دو مثنوی کی ظاہری خوبیاں
 ہیں لیکن وہ باطنی خوبیوں سے بھی سالا سال ہے اس نے
 عقل و عشق اور حس کے اموان و انصار ' اُن کے شہروں
 کے نام ' اُن کے سر لشکر اور مصاحبوں وغیرہ کے نام معور
 کرنے میں بڑی ذہانت سے کام لیا ہے مثلاً عقل کا ہمتا
 دل عشق کی بیٹی حسن ' عقل کا شہر بدن ' اور
 عشق کا حسن کا شہر دندار عقل کا سہ سالار صبر
 اور عشق کا مہر عقل کا وزیر وہم دل کے ساتھی نظر '
 ناموس توبہ وغیرہ حسن کے ساتھی ناز ' غبرہ '
 مشوہ ' زلف ' خیال وغیرہ اس طرح قصہ وصال اور ولعہ
 ہجران وغیرہ نہ سب نام بڑی مناسبت کے ساتھ معور
 کئے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ جیسا موقع اور محل
 ہے اُسی کی مناسبت سے ساری گفتگو اور تمام مصلحتیں
 محل میں آئی ہیں اور اس محلے میں وہ بہت کم غلطی
 کرنا ہے فتاحی شاعر ہی نہیں حکیم اہی ہے جہاں
 جہاں اس نے موقع سے بعض حکیمانہ باتیں لکھی ہیں
 وہ بڑی خوبی سے ان کی ہیں اور وجہی کی طرح بے حا
 طوالت نہیں دی ہے تعجب ہے کہ اگرچہ اس مثنوی کی
 تقلید ترکی اور ہندوستان و دکن میں کی گئی لیکن یہ
 مشہور نہ ہونے لائی حالانکہ یہ اپنے لطف بیان اور خوبی
 مصون کے لحاظ سے بڑے پایہ کی مثنوی ہے —

وجہی نے اگرچہ پورا قصہ فتاحی سے لیا ہے لیکن جہاں

چاہتا ہے جہاں نہ تن بدن کی خبر ہے نہ ہوش و حواس کی،
 جہاں نہ اپنے کی فکر ہے نہ پرالے کی۔ انسان اس دو راہ
 میں آکر حیران و سُستدر رہ جاتا ہے اور ایک عجیب کشمکش
 میں پڑ جاتا ہے۔ بعض اوقات اس کے ہاتھ پانوں پھول جاتے
 ہیں اور اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کرے۔
 ان دونوں کی ضد میں یہ بے چارہ محنت میں پس جاتا ہے۔
 جب توفیق پاوری کرتی ہے تو ایسے نازک وقت پر ہمت
 سامنے آتی ہے اور التواءے جنگ کا دال دال کر لڑاکوؤں کو
 سمجھانا بچھانا شروع کرتی ہے۔ عشق پر معمولی پلند
 و نصایح کا اثر کیا ہو سکتا ہے اس لئے وہ اسے اپنی میتھی
 میتھی باتوں سے ایسا اندھاتی ہے کہ وہ صلح پر راضی ہو جاتا
 ہے۔ اس صلح میں راہ مستقیم ہے۔ اسی رستے کے
 چلنے والوں میں کبھی کبھی انسان کامل نظر آ جاتے ہیں۔

فتحی نے اس رزمیہ مثنوی کو بڑی خوبی سے لکھا ہے۔
 زباں سُستہ۔ بیان دہب پاک صاف، خیالات اعلیٰ، اشعار میں
 چستی اور روانی پائی جاتی ہے۔ اگرچہ وہ صنایع بدایع
 کا دلدادہ ہے جیسا کہ اس کی دوسری تصانیف سے معلوم
 ہوتا ہے لیکن اس مثنوی میں وہ کہیں اعتدال سے باہر
 قدم نہیں رکھتا، سوائے ان دو رقعوں کے جو حسن نے دل اور
 دل نے حس کو لکھے ہیں ان میں البتہ اس نے پوری کسر نکال
 لی ہے اور سارے صنایع بدایع حتم کر دیے ہیں۔ رزم کے
 علاوہ جہاں کہیں رزم کا موقع آیا ہے تو اسے بھی ویسی ہی

جو اپنے وقت کا افلاطون و لقمان ہے 'روش صبر' صاحب
تدبیر ہے جو کوئی صاحب نظر ہوگا اسے یہ سٹن بہاے گا
اور تھکرے گا — \

یہ ہے سارے قصے کا لب لباب عقل و عشق کی لڑائی
ایک معیب داستان ہے یہ سہا بھارت اور جرس خلک سے
بھی کہیں زیادہ ہولناک ہے یہ ایک عالمگیر خلک ہے جو
ہر ان ہر ساعت اور ہر مقام پر برپا ہے اور ابتداء
آفرینش سے اب تک قائم ہے اور رہتی دلیا تک قائم رہے گی
انسان نہ صرف عقل ہی فعل ہے اور نہ جذبات ہی جذبات
اگر وہ محض عقل ہی ہوتا تو ایک اچھی خاصی مشین ہوتا
اور اگر صرف جذبات ہی جذبات ہوتا تو بلا سبہ معلوم
ہو جاتا کافی وہ کچھ ہوتا ایک ہوتا لیکن مشکل یہ
اٹری ہے کہ اس میں دونوں فتنے مروجوں میں عقل اسے
ایک طرف کھینچتی ہے اور عشق دوسری طرف اور دونوں
کے رستے ایک دوسرے سے مخالف اور متضاد ہیں عقل
اسے بے راہ روی سے ٹوکتی اور اعتدال کے حدوں میں رکھنا
چاہتی ہے 'عشق جو ہر حد سے آزاہ ہے اور جس کے
ہاں اعتدال ایک بے معنی لفظ ہے اسے اس تلگالے سے نکال کر
محبت و جلون کی وسیع ادلیم میں لے جانا چاہتا ہے
عقل اسے دنیا داری سکھائی اور دنیا میں سلیمتے اور
ہوشمندی سے رہنا بتاتی ہے 'عشق دنیا اور دنیا داری
کو ٹھکرانا ہے اور اسے ایک ایسے عالم میں پہنچانا

چاہتا ہے جہاں نہ تن بدن کی خبر ہے نہ ہوش و حواس کی،
 جہاں نہ اپنے کی فکر ہے نہ پرالے کی۔ انسان اس دو راہے
 میں آکر حیران و سُست رہ جاتا ہے اور ایک عجیب کشمکش
 میں پڑ جاتا ہے۔ بعض اوقات اس کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے
 ہیں اور اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کرے۔
 ان دونوں کی ضد میں یہ بے چارہ مغب میں پس جاتا ہے۔
 جب توفیق یاوری کرتی ہے تو ایسے نازک وقت پر ہمت
 سامنے آتی ہے اور التواے جنگ کا قول قائل کر لڑاکوؤں کو
 سمجھانا بوجھانا شروع کرتی ہے۔ عشق پر معمولی پلندہ
 و نصایح کا اثر کیا ہو سکتا ہے اس لئے وہ اسے اپنی میتھی
 میتھی باتوں سے ایسا لہلاتی ہے کہ وہ صلح پر راضی ہو جاتا
 ہے۔ اس صلح میں راہ مستقیم ہے۔ اسی رستے کے
 چلنے والوں میں کبھی کبھی انسان کامل نظر آ جاتے ہیں۔

فتاحی نے اس رزمیہ مثنوی کو بڑی خوبی سے لکھا ہے۔
 زبان شستہ۔ بیان دہب پاک صاف، خیالات اعلیٰ، اشعار میں
 چستی اور روانی پائی جاتی ہے۔ اگرچہ وہ صنایع بدایح
 کا دلدادہ ہے جیسا کہ اس کی دوسری تصانیف سے معلوم
 ہوتا ہے لیکن اس مثنوی میں وہ کہیں اعتدال سے باہر
 قدم نہیں رکھتا، سوائے ان دو رقعوں کے جو حسن نے دل اور
 دل نے حسن کو لکھے ہیں ان میں البتہ اس نے پوری کسر نکال
 لی ہے اور سارے صنایع بدایح حتم کر دیے ہیں۔ رزم کے
 علاوہ جہاں کہیں رزم کا موقع آیا ہے تو اسے بھی ویسی ہی

جو اپنے وقت کا افلاطون و لقمان ہے، روشن ضمیر صاحب
تدبیر ہے جو کوئی صاحب نظر ہوگا اسے یہ سخن بہاے گا
اور قدر کرے گا۔

یہ ہے سارے قصے کا لب لباب عقل و عشق کی لڑائی
ایک معیب داستان ہے یہ سہا بھارت اور جرس جنگ سے
بھی کہیں زیادہ ہولناک ہے یہ ایک عالمگیر جنگ ہے جو
ہر ان ہر ساعت اور ہر مقام پر برپا ہے اور ابتداء
آئینش سے اب تک قائم ہے اور رہتی دنیا تک قائم رہے گی
انسان نہ صرف عقل ہی عقل ہے اور نہ جذبات ہی جذبات
اگر وہ بعض عقل ہی ہوتا تو ایک اچھی خاصی مشین ہوتا
اور اگر صرف جذبات ہی جذبات ہوتا تو بلا شبہ معلوم
ہو جاتا کہ وہ کچھ ہوتا ایک ہوتا لیکن عقل یہ
آتری ہے کہ اس میں دونوں فتنے موجود ہیں عقل اسے
ایک طرف کھینچتی ہے اور عشق دوسری طرف اور دونوں
کے رستے ایک دوسرے سے مخالف اور متضاد ہیں عقل
اسے بے راہ روی سے ٹوکتی اور اعتدال کے حد درجہ میں رکھنا
چاہتی ہے، عشق جو ہر حد سے آزاہ ہے اور جس کے
ہاں اعتدال ایک بے معنی لفظ ہے اسے اس تلگولے سے نکال کر
معیت و جلوں کی وسیع ادلیم میں لے جانا چاہتا ہے
عقل اسے دنیا داری سکھائی اور دنیا میں سلیمتے اور
ہوشمندی سے رہنا بتاتی ہے، عشق دنیا اور دنیا داری
کو ٹھکراتا ہے اور اسے ایک ایسے عالم میں پہنچاتا

نکال کر رقیب کے پاؤں میں تال اور غیر کو جو اس کی بیٹنی ہے ایسی جگہ قید کر کہ وہاں سے نکل نہ سکے۔

ہمب سلام کر کے روانہ ہوا اور دل کو ہجراں کے کوت سے اتر چھوڑ کر باہر لایا اس کی بیڑیاں رقیب کے پاؤں میں تالیں اور غیر کو بھی ایک مکان میں بند کر دیا۔ اگرچہ اس پر اس کا دل دکھا لیکن حکم کی تعمیل واجب تھی۔ غیر نے حیسا کیا تھا ویسا پایا۔ اس کے بعد ہمت دل کو عشق کے پاس لایا اور عشق کو دل سے ملا دیا۔ سب ایک دوسرے کے گلے ملے۔ آخر عقل اور عشق نے دھم مسورہ کر کے یہ تھیرایا کہ حسن کا عشق سے عقد کر دیا جائے۔ القصہ بڑی دھوم دھام سے شادی ہوئی اور دونوں کی سوانہ بر آئی۔ گھر گھر عیش و عشرت کا سہاں تھا اور حوشی کے شادیانے بچ رہے تھے۔

ایک روز دل اور ہمب اور نظر تینوں شراب پیئے رحسار کے گلزار میں پہنچے۔ وہاں آب حیات کا چشمہ دھن دیکھا۔ وہاں ایک پیپر سبز پوش یعنی حضور آئے۔ ہمب نے دل سے کہا کہ اس پیپر روشن ضمیر کی قدمبوسی کر اور اس بزرگ کی دعا لے۔ دل دوڑ کر قدمبوس ہوا، ادب سے نزدیک بیٹھا۔ حضر نے آنکھوں آنکھوں کے اشاروں میں سب راز کھول دیا اور دل حضر کے فیض سے اپنے دل کی سوانہ کو پہنچا۔ حسن اور دل رہے سہے پھولے پھلے نال بچوں والے ہوئے۔ ان کا سب سے بڑا فرزند یہ کتاب ہے

و حرس کے ساتھ یہاں لائے • مہر جس قہر جلد ہوگا
 شہر بدن پہنچا اور عقل سے ملاقات کی عشق نے جو
 کہا تھا حرف بھرتا ہوا کیا اور سب ارنج لمحہ سہجائی
 اور کہا کہ کسی طرح کی فکر نہ کر میرے اقبال نے زور
 کیا ہے وہاں خانے کے بعد سب خرخشے دور ہو جائیں گے اور
 تو اس و اسایش اور بلند انہالی کے ساتھ رہے گا • عقل
 نے یہ سہجہ کر کہ اب حکومت و دولت کا ہکی ہے ' یار
 دوست مسر اور مصاحب سب نے ملہ سوچ لیا ہے مصلحت
 بھی ہے کہ عشق کی بات مان لی جائے فرض اس نے
 عشق کا فرمانا قبول کیا اور مہر کے ساتھ عشق کے
 حضور پہنچا عشق بھی اس سے بڑے احترام اور عزت
 کے ساتھ پیش آیا گلے سے لگا اور ہر طرح خاطر
 جمع کی اور کہا کہ میں بادشاہ تو وزیر ' ملک اور
 حکومت تیرے سر پر ہے میرے ملک داروں سے کیا واسطہ '
 جو تو مناسب سمجھے کر —

غرض جب عقل عشق بادشاہ کا وزیر ہو گیا تو عشق نے
 ہمت سے کہا کہ دل کو دھراؤں گے کوٹ سے چھڑا کر
 میرے سامنے حاضر کر اور اس کے پاؤں کی بیڑیاں

• دستور عشاں کی رعایت سے عقل لڑائی میں گرفتار
 کر لیا گیا تھا اور قید میں تھا اس لئے اس میں مہر کو
 حکم دیا گیا کہ اُسے قید سے نکل کر شہر بدن میں لے
 جائے اور پھر ہمارے پاس لائے —

قامت کے بوستان میں آیا - قامت نے کہا اے ہمت تو
 نے خوب کیا ، تجھ پر ہزار رحب - سچے اور وفادار
 آدمی ایسے ہی ہوتے ہیں - اب اس نے بیان کیا کہ
 دل ایک سال ہوتا ہے ہجران کے کوت میں بند ہے -
 عقل سہر بدن میں پڑا ہے - عشق سے حیتنا مشکل ہے
 اس سے مل کے رہنے ہی میں مصلحت ہے اب صر
 ایک تدبیر ہے کہ عشق کو سمجھا دجھا کر کسی طرح
 منایا جائے - عشق بہت بڑا بادشاہ ہے اگر اس سے التجا کی
 گئی تو ضرور ماں جائے گا - اس سے صلح کئے بغیر
 گزیر نہیں - ہم کو یہ مشورہ بہت پسند آیا * اور
 اُسی وقت اپنا لاؤ لشکر چھوڑ عشق کی حدس میں
 پہنچا - اس کی بہت مدح و ستائش کی - عشق نے
 بھی اس کا احترام کیا اور شفقت سے اپنے پاس بٹھایا -
 ہم نے پھر موقع دیکھ کر عقل اور دل کا ذکر چھیڑا
 اور اُن کی طرف سے ایسی وکالت کی کہ عشق راضی ہو گیا
 اور یہ قرار پایا کہ دل عشق بادشاہ کی وزارت قبول
 کرے ، عشق کے بعد سب سے بڑا رقبہ اُسی کا ہوگا -
 عشق بادشاہ اور دل وزیر ہوا تو کام خاطر حواہ چلے گا -
 اس کے بعد عشق نے اپنے سر لشکر مہر کو حکم دیا
 کہ شہر بدن حاکم عقل کو تسلی اور دلاسا دے اور عزت

* دستور عشاق میں یہ قامت کا مشورہ بھی ہلکہ ہمت کی

اپنی رائے ہے —

لوہے لگی سیلہ کوئلے لگی اور اپنے کئے پر بہت نام
 ہوئی اسی وقت دل کو اشعیاں اور خط لکھا جس
 میں ایسے فراق اور غیر کی شکایت لکھی اور ہزاروں
 قسمیں دیکر اپنی بے گناہی کا نبوت دلایا خیال کے
 ہاتھ یہ رقعہ دل کو بھیجا جب یہ نامہ شوق دل
 کو پہنچا تو وہ بھی بے تاب ہو گیا اور آنکھوں سے
 آنسو جاری ہو گئے اس کے جواب میں لکھا کہ میرا اس
 میں کوئی تصور نہیں یہ سارا فساد غیر کا ہے میرا
 دل تیرے سے جدا ہے ، وہی مصیبت وہی چاہ ہے تو
 اگر مجھے ہاروئے بیہوشی نہ پلایا کرتی تو یہ دن
 دیکھنا کیوں نصیب ہوتا خبر جو ہوا سو ہوا —

اب دوسری طرف کا حال سنئے عقل بادشاہ شکست
 کھاکر شہر بدن میں آیا اور مارے شرم کے کہنے چھپ
 رہا اور صبر جو عقل کا سر لشکر تھا وہ بھاگ کر
 شہر حفاظت میں آنا اور ہمت کو اپنی بدبختی اور
 مصیبت کی ساری داستان سنائی ہمت نے بہت رنج
 و اندوس کیا اور کہا کہ عقل کا مجھ پر بہت حق
 ہے ، شرط دوستداری نہ ہے کہ اب عقل اور دل کی
 خبروں نہ معلوم ان بد نصیبوں پر کیا گزر رہی ہوگی
 یہ کہہ کر تلوار ہاتھ میں لی اور اتنا لشکر ساتھ لے کر
 شہر دندار کی طرف روانہ ہوا رستے میں جہاں جہاں
 پہنچتا عقل اور دل کا حال پوچھتا حانا چلتے چلتے

رہ گئی اور چھپ کر دوسرے رستے سے نکل بھاگی۔
 حسن دل پر بھی سخت در افرحہ ہوئی اور اس کی
 نے وفائی اور نے مہری سے اس کا دل تکتے تکتے ہو گیا
 اور طینس میں آکر حیاں ، نظر اور تبسم کو حکم دیا
 کہ اس دالایق بے وفا مورکھہ کو باغ سے باہر نکال دو۔
 غیر نے ادھر تو حسن اور دل سے یہ فریب کیا ،
 ادھر اپنے باپ رقیب سے حالگائی اور حسن اور دل کے
 کرتوتوں کی ساری کیفیت سنائی۔ وہ سنکر بہت در افرحہ
 ہوا ، شہر دیکار میں آیا اور دل کو بدی خانے سے
 نکال شہر سگسار میں لے گیا۔ وہاں بھو نام کا ایک
 کوت تھا ، اسی میں قید کر دیا۔ دل دیچارہ سخت
 پریشان اور حینے سے میزار تھا۔ تھام حالات سے بے
 خبری ہی ہی میں یہ کہتا تھا کہ مجھ سے ایسی کون
 سی خطا ہوئی کہ حسن نے یہ ستم مجھ پر تھایا ہے۔
 نہ معلوم غیر کے دل میں کیا آئی شاید دل کے حال
 پر ترس آیا کہ اس نے حسن کو ایک خط لکھا اور اصل
 واقعہ کہہ سنایا کہ دل غریب بے گناہ ہے اصل قصور
 میرا ہے ، میں تیری صورت بھانکر اس سے ملی ، اُسے
 کیا خبر تھی کہ یہ دغا بازی ہے۔ نے خبر مسب پر
 پاداش لازم نہیں ، وہ عاشق صادق ہے اس پر غصہ درسب
 نہیں۔ اس رقعہ کا مضمون پڑھ کر حسن کے ہاتھوں کے
 طوطے اڑ گئے ، ہوش و حواس جاتے رہے ، بال

اس کا حلا پا تھا کہ حسن اکیلے اکیلے کہیں جاتی ہے اور معصے چھپاتی ہے اس کی گوہ میں رہنے لگی ایک روز پچکے سے حسن کے پیچھے ہولی اور ہالا خانے پر ایک کونے میں چھپ کے بیٹھ رہی اور سارے راز سے واقف ہو گئی —

ایک شب ایسا ہوا کہ حسن شہر کی کسی تو کسی وجہ سے اس کا اٹا نہ ہوا غیر موقع پا کر وصال کے ہالا خانے پر چڑھ گئی حادہ گونے میں کھال رکھتی تھی ' حسن کا بھیس بدل کر بیٹھ گئی جس طرح حسن حکم دیتی تھی اسی طرح اس نے وہی حکم دیا داروے بیہوشی پلا زلف اٹھ جوں توں ہالا خانے پر لائی ادبے میں خیال جو سو رہا تھا جاگا ' دل کو دیکھا تو کہیں نہ پانا بہت پریشان ہوا تھوڑے تھوڑے وصال کے ہالا خانے پر پہنچا تو دیکھا کہ غیر دل کی کوہ میں مست پڑی ہے اور دل نے خبری کے عالم میں ہے فوراً شہر دیدار کو دوڑا گیا اور جو کچھ دیکھا تھا حسن سے من و مہن بیان کیا یہ سن کر حسن کے ہوش جاتے رہے تن بدن میں آگ لگ گئی جیسے بیٹھی تھی اگھہ کھڑی ہوئی اور حسہ کی آگ میں جلتی جلتی وصال کے ہالا خانے پر آئی غیر اور دل کو ایک جگہ دیکھ کر آپ سے باہر ہو گئی کوسلے اور گالیوں کا جھار باندھ دیا اور ایک قیامت برپا کر دی غیر ہکا بکا

دیکھا تو دوسرا ہی عالم نظر آیا - دل سے آہ نکلی ،
 بیقرار ہو گیا اور معذب کے حوش میں دور کر قدسوں
 پر گر پڑا - اب گلے شکوے اور راز کی باتیں ہو نے
 لگیں - اس کے بعد حسن نے کہا کہ تیرے عشق نے بیتاب
 کر دیا اور یہاں کھینچ لایا اب احازت دے حاقی ہوں اور
 وصال کی تدبیر کرتی ہوں برا نہ مان ' وو میری مصلحت
 کو پہچان - *

سر شام وفا اور ناز نے چہچہے پر مجلس عشق آراستہ
 گی ، نظر اور خیال اور تبسم چشمے پر صحبت رکھتے
 تھے - حسن نے وفا کو بلا کر کہا کہ خیال ، نظر اور
 تبسم سے کہو کہ دل کو داروے دیہوشی پلائیں اور
 زلف سے کہو کہ دل کو اس چہچہے پر اس طرح لپکرائے
 کہ کسنی اور کو تو کہا اُسے بھی خبر نہ ہو - خیال ،
 نظر اور تبسم نے حکم کی تعمیل کی اور زلف اُسے چہچہے
 پر اس طرح اٹھالاٹی کہ دل کے فرشتوں کو بھی خبر
 نہ ہوئی - غرض اس طرح روز حسن دل کو بالا خانے
 پر لاتی ، مڑے اڑتی اور دل کے ارمان نکالتی —

- آخر یہ چوری کب تک چھپتی - رقیب کی ایک
 بیٹی تھی جس کا نام غیر تھا - حسن کے پاس رہتی
 تھی - ظاہر میں دوست پر دل میں کھوت تھا - اُسے

* اس بیان میں اور بعد کے بعض حالات میں دستور عشاق

سے حمیف سا اختلاف ہے —

زلف ناز و ادا سے اکڑی لپکتی گئی اور دل کو چاہے
 دُش سے باہر نکال لائی ایلے میں وفا بھی آہلچہی
 دل سے گھل مل کے باتیں کرنے لگی بہت کچھ دلاسا
 دیا اور کہا حسن نے جو تحفے بلکہ کر رکھا تھا اس
 میں مجبوری تھی، باب کا تر اور لحاظ دیا اگر
 اسی نہ کرنی تو تیری جان کے لالے بڑھاتے۔
 حسن نے تیرے ساتھ ہی مروت اور عنایت کی ہے
 تحفے اس کی قدر کرنی چاہئے غرض اس طرح کی
 میٹھی میٹھی باتوں سے اس کے دل کو لبھایا اور محبت
 کی گرمائی سے گرمایا کلوٹن سے نکل کر باغ میں جو
 آیا تو بہت خوش ہوا بہت دنوں کا تھا سالہا تھا
 وہیں بھولوں کی کماری پر آگے سو رہا حسن کو حب
 یہ خبر پہنچی تو مارے خوشی کے بھولی نہ سہائی
 ہوا کی طرح آگے آئی دیکھا کہ دل کا قرار ہی کا
 آرام دل بڑا سو رہا ہے اور سارا باغ اس کے حسن کی
 جوت سے جگمگ کر رہا ہے دل کی صورت دیکھ
 حسن کا دل ہاتھ سے جاتا رہا اس کے پانو پر انگلیں
 ملیں، ہلاک لیلے لگی اور اس کا سر گود میں لے کر
 بیٹھ گئی مگر آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے
 چلہ قطرے دل کے رخسار پر جو گرنے ہو اس کی آنکھ
 گھل گئی حیراں تھا کہ باغ میں دفعاً یہ نئی بہار
 کہاں سے آگئی کہ سارا چمن نور کا عالم ہے آنکھ اُٹھا کر

دیکھا تو دوسرا ہی عام نظر آیا۔ دل سے آہ نکلی،
 بیقرار ہو گیا اور سبب کے حوش میں دور کر قدسوں
 پر گر پڑا اب گلے شکوے اور راز کی باتیں ہو نے
 لگیں۔ اس کے بعد حسن نے کہا کہ تیرے عشق نے بیتاب
 کر دیا اور یہاں کیپیچ لایا اب احازت دے حاتی ہوں اور
 وصال کی تدبیر کرتی ہوں برا نہ مان ' اور میری مصلحت
 کو پہچان - *

سر شام وفا اور فاز نے چہچہے پر مجلس عشق آراستہ
 کی، ' نظر اور خیال اور تبسم چہچہے پر صہب رکھتے
 تھے۔ حسن نے وفا کو بلا کر کہا کہ خیال، ' نظر اور
 تبسم سے کہو کہ دل کو داروے دیہوشی پلائیں اور
 راف سے کہو کہ دل کو اس چہچہے پر اس طرح لیکر آئے
 کہ کسنی اور کو تو کہا اُسے بھی خبر نہ ہو۔ خیال،
 نظر اور تبسم نے حکم کی تعمیل کی اور راف اُسے چہچہے
 پر اس طرح اتھالاٹی کہ دل کے فرستوں کو بھی خبر
 نہ ہوئی۔ غرض اس طرح رور حسن دل کو بالا حانی
 پولاتی، مزے اراتی اور دل کے ارمان نکالتی —

آخر یہ چوری کب تک چھپتی۔ رقیب کی ایک
 دیتی تھی حس کا نام غیر تھا۔ حسن کے پاس رھتی
 تھی۔ ظاہر میں دوست پر دل میں کھوت تھا۔ اُسے

* اس بیان میں اور بعد کے بعض حالات میں دستور عشاق

سے حریف سا احتلاب ہے —

زلف ناز و ادا سے اکڑتی لپکتی لگی اور دل کو چاہ
 دقت سے باہر نکال لائی اگلے میں وفا بھی آپہنچی
 دل سے کھل مل کے باتیں کرنے لگی بہت کچھ دلاسا
 دیا اور کہا حسن نے جو تجھے ہلک کر رکھا تھا اس
 میں معذوری تھی ' باپ کا تر اور لحاظ دیا اگر
 ایسا نہ کرتی تو تیری جان کے لالے بڑ جاتے -
 حسن نے تیرے ساتھ بڑی مروت اور عنایت کی ہے
 تجھے اس کی قدر کرنی چاہئے غرض اس طرح کی
 میٹھی میٹھی باتوں سے اس کے دل کو لبھایا اور معصیت
 کی گرمائی سے گرمایا کلموں سے نکل کر باغ میں جو
 آیا تو بہت خوش ہوا بہت دنوں کا تھکا مالا تھا
 وہیں پھولوں کی کیاری پر پڑے سو رہا حسن کو حب
 یہ خبر پہنچی تو سارے خوشی کے بھولی نہ سہائی
 ہوا کی طرح اڑ کے آئی دیکھا کہ دل کا قرار ہی کا
 آرام دل بڑا سو رہا ہے اور سارا باغ اس کے حسن کی
 جوت سے جگمگ کر رہا ہے دل کی صورت دیکھ
 حسن کا دل ہاتھ سے حاکم رہا اس کے نانو پر آنکھیں
 ملیں ' پلاس لینے لگی اور اس کا سر کوہ میں لے کر
 بیٹھ کئی مگر آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے
 چلہ قطرے دل کے رخسار پر جو گریں تو اس کی آنکھ
 ٹھل کئی حیراں دیا کہ باغ میں دماغاً یہ نئی بہار
 کھل سے آئی کہ سارا چہں نور کا عالم ہے آنکھ اٹھا کر

دیکھا نو دوسرا ہی عالم نظر آیا - دل سے آہ نکالی
 بیقرار ہو گیا اور سجدے کے حوش میں ڈوڑ کر قدموں
 پر گر پڑا اب گلے شکوے اور راز کی باتیں ہو نے
 لگیں - اس کے بعد حس نے کہا کہ تیرے عشق نے دیتاب
 کر دیا اور یہاں کیپیچ لایا اب احازت دے حاتی ہوں اور
 وصال کی تدبیر کرتی ہوں برا نہ مان اور میری مصلحت
 کو پہنچاں - *

سر سام وفا اور ناز نے چھوے پر مجلس عشق آراستہ
 کی ، نظر اور خیال اور تبسم چہرے پر صہبت رکھتے
 تھے - حس نے وفا کو بلا کر کہا کہ خیال ، فطر اور
 تبسم سے کہو کہ دل کو داروے دیہوشی پلائیں اور
 راف سے کہو کہ دل کو اس چھوے پر اس طرح لیکر آئے
 کہ کسنی اور کو تو کیا اُسے بھی خبر نہ ہو - خیال ،
 فطر اور تبسم نے حکم کی تعمیل کی اور زلف اُسے چھوے
 پر اس طرح اتھالاؤں کہ دل کے فرستوں کو بھی خبر
 نہ ہوئی - عرص اس طرح روز حس دل کو بالا خانے
 پر لاتی ، مزے اڑاتی اور دل کے ارمان نکالتی —

آخر یہ چوری کب تک چھپتی - رقیب کی ایک
 دیتی تھی حس کا نام غیر تھا - حسن کے پاس رہتی
 تھی - ظاہر میں دوست پر دل میں کھوت تھا - اُسے

* اس بیان میں اور بعد کے بعض حالات میں دستور عشاق

سے حریف سا اختلاف ہے —

زلف لار و ادا سے اکڑی لپکتی گئی اور دل کو چاہ
 دقت سے باہر نکال لائی ایلے میں وفا بھی آہلچہی
 دل سے گھل مل کے باتیں کرنے لگی بہت کچھ دلاسا
 دیا اور کہا جس نے جو تحفہ ہلد کر رکھا تھا اس
 میں معبوری تھی، بات کا تر اور لحاظ نہا اگر
 ایسا نہ کرتی تو تیری جان کے لالے بڑھاتے۔
 حسی نے دیرے ساتھ بڑی سروت اور عنایت کی ہے
 تجھے اس کی قدر کرنی چاہئے عرس اس طرح کی
 میٹھی میٹھی باتوں سے اس کے دل کو لبھایا اور معیت
 کی گرمائی سے گرمایا کلوئیں سے نکل کر باغ میں جو
 آیا وہ بہت حوش ہوا بہت دنوں کا تھکا مالا تھا
 وہیں بھولوں کی کیاری پر پڑے سو رہا حسی کو حب
 یہ خبر پہلچی تو مارے خوشی کے بھولی نہ سہائی
 ہوا کی طرح اڑ کے آئی دیکھا کہ دل کا قرار حسی کا
 آرام دل پڑا سو رہا ہے اور سارا باغ اس کے حسن کی
 جوت سے جھگ کر رہا ہے دل کی صورت دیکھ
 جس کا دل ہادیہ سے جاتا رہا اس کے نانو پر انکھیں
 ملیں، بلائیں لیلے لگی اور اس کا سر کود میں لے کر
 بیتھ گئی مگر آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہیں
 چلہ قطرے دل کے رخسار پر جو گرے ہو اس کی آنکھ
 گھل گئی حیراں نہا کہ باغ میں دفعتاً یہ نئی بہار
 کھل سے آگئی کہ سارا چمن نور کا عالم ہے آنکھ اٹھا کر

اپنی دائی ناز کو بلایا اپنی بے قراری اور بے قابی کا حال سنایا۔ دائی نے کہا جلدی اچھی نہیں مصلحت سے کام لینا چاہئے ورنہ اس میں بڑی بدنامی ہوگی۔ مناسب یہ ہے کہ رحسار کے گلزار میں ایک کنواں ہے جسے چاہ ذقن کہتے ہیں، کچے سونے کا بنا ہوا ہے اور اس کا سواک بھی اچھا ہے فی الحال دل کو وہاں بند رکھا جائے۔ دل بیچارہ یہاں گرفتار، ادھر حسن بے قرار۔ آخر حسن سے یہ رہا گیا اس نے اپنی سہیلی وفا کو جو سیہ سالار مہر کی بیٹی تھی، بلا کر اپنے درہ دکھ کی داستان بیاں کی اور کہا کہ دل سے ملنے کی کوئی تدبیر کرو۔ وفا نے کہا مرے خیال میں ایک بات آتی ہے کہ سہر میں ایک باغ ہے (حسن کا نام باغ آسنائی ہے) اس میں ایک چشمہ ہے جیسا چشمہ آب حیات۔ باغ کے بیچوں بیچ ایک چھٹا ہے حسن پر غمرے کے بادل چھائے رھتے ہیں اور ناز کے موقی برستے ہیں۔ اس چھٹے میں دو کالی کالی کھڑکیاں ہیں جو ان کھڑکیوں کو کھول کے داخل ہو تو وصال کی مدت پائے۔ حسن نے منت سے کہا کہ اگر تو یہ کرسکتی ہے تو اقمہ جلدی کر اور ساتھ ہی زلف کو حکم دیا کہ دل کے پیچ سب کھول دے اور چاہ ذقن سے باہر نکال لا۔

* یہ نام دستور عشاق میں ہے سب دس میں اس کا کوئی نام نہیں دیا —

عقل کیا چیز ہے ' وہ ہمارے حملے کی کیا
 تاب لا سکتا ہے حسن کی ہزاروں نے اپنا تار ' ڈھرا '،
 شہر '، نظروں سے سالار سہر کی مدد کو بھیجا حسن
 کے پاس ایک ہا کھان تیر التار بھی دیا ' جس کا نشانہ
 کہہ ہی خطا نہ ہوتا تھا ' اس کا نام ہلال تھا اسے
 بھی حسن نے سپہ سالار کی کہک در بھیجا جب یہ
 پہنچے تو سپہ سالار کا پلہ بہت بھاری ہو گیا ہلال
 عقل کے لشکر در جا بڑا صفوں کو درہم برہم کرتا
 ہوا اندر کھستا ہوا چلا گیا اور یک بارگی دل کے
 پاس جا پہنچا اور العان پلے سے ایسا تیر حوز کر مارا
 کہ دل کھوڑے پر سے زمین پر آگرا مارنا کسے چاہتا
 تھا اور لگ گیا کسے ' قصا پر کسی کا بس نہیں چلتا
 عقل نے جو یہ دیکھا تو حواس جاتے رہے سارا لشکر تو
 کہیں ' میں کہیں ' فرار ہو گیا عقل بھیجا مارا مارا
 پھرا کہیں ٹھکانا نہ ملا —

ادھر فتم کے شادیانے بجنے لگے حسن ہزار ہزار شکر
 بجا لائی عقل کو پاس نہ دیکھ کر حسن کے خدمت
 گاروں نے دل کو گرفتار کر لیا اور حسن کے پاس لے آئے
 حسن کی نظر جو اس پر پڑی تو انکھوں میں آنسو
 بہر آئے ' اور دل سے آہ نکلی ' بے تاب ہو گئی مارنے والے کو
 کو سلیے دینے لگی اور خدمت گاروں پر آفت برپا کر دی اب
 کیا ہو سکتا تھا ' خاصوں ہو رہی مگر دل کو لگی ہوئی تھی '

غرض عشق نے اپنے بہادر سپہ سالار مہر کو مقابلے کے لئے بھیجا۔ عقل یہ فوج دیکھ کر بہت ست پڑ گیا۔ فرزند کی دالایقی اور اپنے فعل پر بہت پچھتایا۔ اب لڑائی شروع ہو گئی۔ غمزدہ نے عقل پر حملہ کیا، دو دو ہاتھ بٹوے، عقل کو سلبیلہا مشکل ہو گیا۔ دوسرے روز قاصد عقل کے لشکر پر فیاس درپاکر دی۔ تیسرے دن رات کو راف نے سمیٹوں مارا، سوتے ہوئے کو پچھڑا۔ اتنے میں باس (نسیم) پہنچی، اس نے دل کو دھب کچھہ۔ تھارس دی اور پے در پے حملوں سے عنیم کے لشکر میں کیلبلی مچادی، راف کو بھگا دیا اور عشق کا اسکر تتر بتر ہو گیا۔

حسن کو حب یہ خبر پہنچی تو بہت گھبرائی، اپنے حال سے مسرور کیا۔ اس نے کہا کوہ قاب میں تیری ایک ہزار ہے بڑی چتر اور دلیر ہے حسن و جمال میں بھی لا جواب ہے وہ آگئی تو بڑا پار ہے۔ حسن نے کہا وہ کوہ قات میں، میں یہاں، اس کے آئے تو کام تمام ہو جائے گا۔ خال نے کہا یہ کوئی مشکل نہیں، میرے پاس علمبر کا دانہ ہے، ابھی آگ پر رکھتا ہوں، چتکی بجاتے میں تیرے پاس آ جائے گی۔ حال نے ایسا ہی کیا اور حسن کی ہزار فوراً پہنچی۔ حسن اُسے دیکھ کر بہت حیران ہوئی، گلے ملی اور اپنی ساری بپتا کہہ سنائی۔ ہزار نے کچھہ سوح بچار کے وعدہ کہا تو روست

کھوٹے ہیں دل نہ ملکر ہے باب ہو گیا ، شکار کا شوق
 سر پر سوار ہوا سر کہاں لے ہرنوں پر گھوڑا ڈالا
 وہ اصل میں ہرن نہ تھی وہی غمیرے کا لشکر تھا ،
 انہیں کون پکڑ سکتا تھا دور نکل جائے تو تھیر جائے
 اور جو دل قرب ادا نہ لائیں ہیرے اگے نکل جائے
 عقل کو خبر ہوئی تو محبت نے حوش مارا اور وہ
 بھی اسی طرف راہی ہوا دونوں ہرنوں کے پیچھے
 سر گرداں چلے اور نظر اور عمرۃ العیسٰی حل ہو کر سر
 دندار کے پاس لے آئے حسن کی خصلت میں حاصر ہوئے
 اور امانی کار گزاری سلامی وہ سنکر باغ باغ ہو گئی —
 اب سوج نہ تھی ، کہ عدل بادشاہ جو لشکر لائے
 چلا آ رہا ہے اس کی کیا تدبیر کی جائے اور اس الفت
 کو کیونکر ڈالا جائے رائے نہ قرار پائی کہ حسن اپنے
 باب کو اطلاع دے کہ وہ کسی حس سے اس بلا کو ڈالے
 چنانچہ اس نے اپنے باب کو اس مضمون کا خط لکھا کہ
 میرا ایک وفادار غلام خیال نامی مدد سے غائب تھا
 اب معلوم ہوا عقل بادشاہ نے گرفتار کر لیا ہے ہم نے
 طلب کیا تو بہت برہم ہوا اور اب لشکر لائے چڑھا
 آ رہا ہے عشق نے حب نہ مکتوب بڑھا تو مارے طیش
 کے چہرہ لال ہو گیا اور کہلے لگا کہ عدل کی یہ معاملہ
 کہ وہ اس سر زمین پر قائم رکھے عدل دہوالہ ہے
 کہ جو عشق سے بیزا چاہتا ہے —

چلے اور وہاں کے بادشاہ ناموس سے ملے - اس پر کچھہ
ایسا حادثہ چلے کہ تخت و تاج چھوڑ کر وہ بھی
فقیر ہو گیا —

ادھر تو وہ شکست کھاکر نا حال خستہ و تباہ بادشاہ
عقل کی حدت میں حاضر ہوا اور جو کچھہ اس پر
گزری تھی کہہ سنائی - بادشاہ نے غمزہ کی یہ سفاکی
دیکھی تو دل کو طلب کیا ' قیہ سے رہا کیا اور
غمزہ کی بیدادی کا قصہ سنایا اور نہایت دلسوزی سے
موتح کی اونچ نیچ کو سمجھایا اور کہا کہ حسن کا
لشکر بہت سفاک ہے اس میں وفا نہیں - تم اگر اس
دغا بازوں کی باتوں پر جاؤ گے تو اپنا ملک کھو دیتھو گے
ہماری بات سنو ' ہمارا حرار لشکر حاضر ہے اسے لیکر
شہر دیدار کے ادھر چلے جاؤ ' اکیلے جانا خطرے سے
خالی نہیں ' عورت کی ذات بہت مکار ہوتی ہے نہ
معلوم اس عشق کے پردے میں کیا گل کھلائے - دل کو
بھی یہ بات پسند آئی اور سمجھا کہ اگر غالب آیا تو
حسن اپنی ہے اور جو مغلوب ہوا تو معدوری ہے -

عقل کی باتوں سے عشق کا ولولہ دھیمہ پڑ گیا —

غرض شاہ عقل کے سپہ سالار صبر کو ساتھ لیا اور
لاؤ لشکر لے کر شہر دیدار کا رح کیا - تھوڑی دور چلے
تھے کہ ساتھ والے خبر لائے کہ اس جنگل میں جگہ جگہ
ہرن چوکریاں بھرتے نظر آتے ہیں گویا ہوا سے باتیں

اور سہر دندار اور رخسار کے گزار کے رستے پر ڈال
 دیا نظر وہاں پہنچ کر جس سے ملا وہ فرار کی
 ماری تو اندظار ہی میں بیٹھی رہی جب نظر کی
 زبانی سب حال معلوم ہوا تو بہت مایوس ہوئی اور
 غمزہ کو بلا کر کہا کہ تم اور نظر دواؤں حائل اور جس
 طرح بن رہے تدبیر سے حکمت سے ' حادو سے ڈولے
 سے دل کو یہاں لیکر آؤ —

اب نظر اور غمزہ حیدرہ اور تعزہ کار آدمیوں کو
 سادہ انکر شہر ہند کی طرف سدھارے کہتے ہیں
 کہ نظر جس وقت عقل کے ہند سے نکل رہا تو عقل
 کو اُسی وقت کہتا ہوا تھا کہ یہ جا کر کچھ نہ کچھ
 فساد برپا کرے گا اس لئے اس نے پہلے ہی سے سرحد
 کے سرداروں کے نام احکام جاری کر دیئے تھے کہ نظر قید
 سے بھاگ گیا ہے اُسے ملک سے باہر نہ جانے دیں اور
 جہلی ملے قید کر اس زون کا دبا تو بہ ہو ائے
 کوہستان زہد میں رہتا تھا اُسے بھی عقل نے تاکید
 احکام بھیجے تھے جب نظر اور غمزہ چلتے چلتے وہاں
 پہنچے تو ملکہ کے دیدبان نے اطلاع دی کہ نظر لشکر
 لئے پہاڑی کے نیچے پڑا ہے تو وہ غصہ میں ہوا ہوا
 فوراً لشکر لے کر چڑھ آیا یہ دونوں بڑی دلیری اور
 بے حشری سے لڑے اور تو بہ کو مار بھگانا یہاں سے
 چل کر وہ قلعہ دوروں کے بھیس میں شہر صلیب کی طرف

تو بہت برا ہونا - عشق بہت دوی ہے اس سے عہدہ
برآ ہونا آسان نہیں - عقل اس حیر کے سننے سے سب
پریشان ہوا اور وہم کے مسورے کے موافق دل اور نظر
کو قید کر دیا اور پھرے دتھا دئے —

یاقوت کی وہ انگوٹھی جو حسن نے دل کو اپنے عشق
کی انسانی دھیمچی تھی کسی مصلحت سے دل نے دطر کو
دیدنی تھی اس کی ایک حاصیب یہ تھی جو کوئی اُسے
منہ میں رکیتہ لے تو سب کی نظروں سے اوجھل ہو جائے
وہ سب کو دیکھے اُسے کوئی نہ دیکھ سکے - اس انگوٹھی
کو منہ میں رکیتہ عقل نادسا کے دند سے باہر نکل آیا
اور شہر دیدار کی طرف روانہ ہوا اور حلقہ چاہنچا -
سیر کرتے کرتے رجسار کے گلزار میں گرر ہوا ، وہاں
ایک چسہ جسے آب حیات کہتے ہیں پایا ، لالچ میں
آکر چاہتا تھا کہ ایک گیوت پانی پی لے کہ انگوٹھی
منہ میں سے نکل چسھے میں جا پڑی اور آب حیات کا
چسہہ نظر سے عائب ہو گیا - اتنے میں رقیب کی نظر
اس پر پڑی وہ تاک میں تھا ہی فوراً حکر کر باندھ
لیا اور گھر لیجا کر قید کر آیا - یہ اں کے کرتوت
کا نتیجہ تھا - سعت پریشان حال اور بے قرار تھا کہ
ایک دن ات کے ناووں کا خیال آیا ، ایک دو بال لیکر
آگ پر رکھے ، بالوں کا آگ پر رکھنا تھا کہ فوراً لت
آپہنچی - حال پوچھا اور کسی حکمت سے قید سے چھڑایا

ہلی ہوئی بھی اس نے برکھلے کے لئے نظر کو دکھانا
وہ دیکھ کر حیران ہو گیا اور کہا کہ یہ صورت تو دل
کی ہے یہ سننے ہی حس دل پر عاشق ہو جاتی
ہے نظر نے کہا کہ دل کو آب حیات کی بڑی جستجو
ہے اور اس کے پیچھے نہوانہ ہو رہا ہے نہ تہوارے
ہاتھ میں ہے یہ مل جائے تو میں دل کو ترے پاس
لے آتا ہوں حس نے اپنے غلام خیال کو نظر کے ساتھ
کیا اور ایک یادوں کی انگوٹھی اُن کو دلی حس سے
آب حیات کے چھپے پرمہر کی حاسی بھی خیال اور نظر
شہر بدن میں پہنچ کر دل سے ملتے ہیں دل کو حب
یہ حال معلوم ہوتا ہے اور خیال حس کی تصویر کھینچ
کر دل کو دکھاتا ہے تو دل ہزار جان سے حس پر
عاشق ہو جاتا ہے ، کھانا پیلا حرام ہو جاتا ہے آخر نظر
کے مشورے سے شہر دینار کے سفر کا قصد کرتا ہے
دل کے باپ بادشاہ عقل کا وزیر وہم فاسی اپنے آقا کا
بڑا خیر خواہ تھا اسے حب نہ خبر ہوئی تو اس نے فوراً
بادشاہ سے ساری باتیں حال گائیں اور کہا کہ نظر جو
شہر سے غائب تھا ایک خانہ خراب خیال کو ساتھ لایا
ہے اور دونوں شہزادہ دل کو شہر دینار کی طرف لئے
جارے ہیں یہ ضرور کوئی قتلہ پیدا کرس گئے اور
ملک میں خلل ڈالیں گے ابھی بادشاہ عشق سے صلح
ہوئی ہے باہم قول و قرار ہوئے ہیں اگر لڑائی ہوئی

ہو گیا ۔ قضا کار حسن کی ایک سہیلی ات (زلف)
 وہاں سیو کرنے آئی تھی اس کی آنکھہ دو نظر پر پڑی
 تو برہم ہو کر دوا کی کہ تو کون ہے اور یہاں کیسے آیا
 ہے ۔ ؟ یہ بہت گھبرایا اور بہت مہم و عاجزی کی
 اور کہا میں مصیبت زدہ ہوں ، یہاں تک آگیا ہوں ،
 خدا کے لئے معہہ پر رحم کرو ۔ اُسے ترس آیا اور اپنے
 ساتھ لے گئی ۔ رخصت کرتے وقت اپنے کچھہ بال دئے
 اور کہا جب تمہے پر کوئی مصیبت آئے تو یہ بال اگ
 پر رکھے دینا میں فوراً تیری مدد کو آجاؤں گی ۔ زلف
 سے وداع ہو کر پھر شہر دیدار کی طرف چلا اور تھوڑی
 دیر میں رخسار کے گلزار میں پہنچ گیا ۔ وہاں کا
 نگہباں غمزہ تھا ، غمزہ بظاہر کا بھائی تھا ایکس دھپن
 میں جدا ہو گئے تھے ایک دوسرے کو نہیں پہچانتے تھے ۔
 غمزے نے جو غیر شخص کو گلزار میں دیکھا تو فوراً
 چھپت کر اُسے گرفتار کر لیا اور قتل ہی کرنا چاہتا تھا
 کہ اس کی نظر نازو بندہ پر پڑی ۔ ان کی ماں نے
 لپچپے میں نشانی کے لئے دونوں کے بازوؤں پر ایک
 ایک لعل باندھ دیا تھا ، دیکھتے ہی وہ نظر سے لپٹ
 لپٹ کر رونے لگا ۔ دونوں بھائی ملے نظر نے اپنا سب
 احوال سنایا ۔ غمزہ حسن کا صاحب تھا وہ اسے حسن
 کے پاس لے گیا ۔ حسن کے پاس ایک نہایت خوش رنگ
 دیس بہا لعل تھا جس پر ایک خوبصورت موہنی صورت

مانوس ہو کر آگے چلا تو ہدایت نام ایک سر ہلکے کوٹ
 دیکھا جس کا بادشاہ ہمت تھا اس نے البتہ کچھ ہمت
 بلکہ ہائی اور اب حجاب کا تہہ ہانا اور کہا کہ کوہ قاب
 کے اُس طرف ایک سہر ہے جس کا نام دیدار ہے اُس
 میں ایک باغ ہے جس کا نام رخسار ہے اور اس باغ
 میں ایک چشمہ ہے اور اسی چشمے میں آب حیات
 ہے جس کی تجھے تلاش ہے اور ایک سفارشی خط
 اپنے بھائی صاحب کے نام دے اور یہ بھی کہا وہاں
 پہنچنا بہت دشوار ہے شہر دیدار کا نگہبان ایک دو
 رقیب نامی ہے وہ کسی غیر آدمی کو وہاں گھسلی نہیں
 دیتا غرض بہارِ وقت جب کہ وہ رقیب کے شہرِ سگسار
 میں پہنچا تو نگہبانوں نے اُسے قید کر لیا اور رقیب
 کے پاس لے گئے رقیب بہت بگڑا اور کہا تو یہاں کیسے
 آیا نظر نے جب دیکھا کہ حاکم کا حضور ہے تو کہا
 میں بڑا حکیم اور کیمیا گر ہوں رقیب کو لالچ لے
 گھیرا اور سونے کی طبع میں اُسے بڑی خاطر سے اپنے
 پاس رکھا جب سونا بنانے کی فرمائش کی تو نظر
 نے کہا بعض دواؤں سے شہرِ دیدار میں ملے ہیں
 وہاں لے چلو دو سونا بنادوں گا وہاں کیا تو قامت
 سے ملاقات ہوئی بہت کا خط دیا اور اس کی مدد سے
 چھپ کر رقیب کے پلے سے رہائی پائی اور شہرِ دیدار
 کا قصد کیا رخسار نے گلزار میں پہنچا تو دل باغ باغ

ودھہی - سیستان) تھا - جس عشق کی دیتی ہے اور
 دل عقل کا فرزند ہے - بیٹا حب سیانا ہوا تو داب
 (عقل) اُسے سہو تو (دن) کا والی بنا دیتا ہے -
 ایک روز کا ذکر ہے کہ دل کا ایک مصاحب آب حیات
 کا قصہ پڑھ کر سدا تھا —

دل کو آب حیات کا ذکر سنکر اس کے حاصل کرنے
 کی دھن لگتی ہے اور اس کے پیچھے ایسا دیوانہ ہوتا
 ہے کہ کیانا پینا حرام ہو جاتا ہے - آخر اس کا ماسوس
 نظر اس کی تلاش میں نکلتا ہے اور رستے میں اُسے
 ایک دوش مطر اور خوش حال شہر ملتا ہے جس کا
 نام عافیت اور اس کے بادشاہ کا نام ماسوس ہے - وہ
 ماسوس سے ملاقات کرتا ہے اور اپنے سفر کا مقصد بیاں کر کے
 رہنمائی کا طالب ہوتا ہے - ماسوس کہتا ہے کہ آب حیات
 کی کوئی حقیقت نہیں یہ فسانہ ہے اصل آب حیات
 انسان کی آبرو ہے - نظر ماسوس ہو کر آگے بڑھتا ہے -
 چلتے چلتے ایک عظیم الشان پہاڑ کے قریب پہنچتا ہے -
 دریافت کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا نام زہد ہے
 اور ایک بتہے ررق نامی کا آسیانہ ہے - اس کی خدمت
 میں حاضر ہوا آب حیات کا نشان پوچھا - اس نے کہا
 کہ آب حیات دنیا میں کہاں وہ تو بہست میں ہے -
 ہاں اگر اس کی تلاش ہے تو عاشقوں کے آنسوؤں میں
 تھوندہ - یہ داب اُس کے دل کو نہ لگی اور وہاں سے

اُسے خضر سے تعبیر کیا ہے اور تم نے ملہ ہی وہ حکم
 ہے جہاں سخن پایا جاتا ہے اور نہ سخن اب حیات ہے
 وہی نے بھی ملہ ہی کو اب حیات کا چشمہ بتایا ہے
 چنانچہ وہ لکھتا ہے ' تھا سادہ اکھٹے دیکھتے رخسار کے
 گلزار میں آئے دھن اب حیات کا چشمہ نائے بہت
 نے بھی بھی پندہ دیا تھا مگر فتاحی نے اسے زندہ
 صاف کر دیا ہے وہ دھن کو چشمہ اور سخن کو
 آب حیات بتاتا ہے ' اور پھر اس کی معرفت میں توں
 لغتہ زن ہونا ہے —

سخن روح اللہ ناکست در اسم
 رُحِی القائے او با مرسمِ حم
 سخن در بست از در نائے اعظم
 سخن نور بست در مشکاة ادم
 سخن علم لدنی را نشانی ست
 کہ از تعلیم علمہ البیان ست
 سخن اب حیات ست از کراست
 کہ زو زلہ ست تا روز قیامت

اب اس کتاب (سب رس) کو حسن و دل کا فرزند

ہونا سراوار ہے جس پر قصے کا خاتمہ ہے —

قصے کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک طرف عقل اور عشق کا معرکہ

ہے اور دوسری طرف دل اور حسن کا عقل مغرب کا

بادشاہ اور عشق مشرق کا عقل کا ملک یونان (بقول

مبہم ہو کے رہ جاتا ہے ، دستور عشاق میں فتاحی حضر کی زباں سے تمام اسرار کی حقیقت کھولتا ہے اور بتاتا ہے کہ ”تو“ کیا ہے - زوں ، توہ اور رھد کون ہیں - فطر ، ہب ، رقیب ، قاست ، رلف ، ودا اور غیر سے کیا مطلب ہے - گلےس و حصار اور سہر دیدار کیا ہیں اور عقل اور عشق کی کیا حقیقت ہے - غوص تمام تھیل یو، سے دو ہم پڑھتے آئے ہیں آخر میں معار کا پردہ اٹھا دیتا ہے اور حقیقت کا جلوہ دکھا دیتا ہے اور جن چیزوں کو ہم قصہ سمجھتے تھے وہ معارف کے رنگ میں نظر آنے لگتی ہیں اور اس ترکیب سے داستان کے تمام اسرار حل ہو جاتے ہیں - آب حیات جس پر قصے کی بنیاد ہے اور جس کی آرزو میں تمام فتنے اور فساد برپا ہوتے ہیں اور طرح طرح کی آفتیں نازل ہوتی ہیں وہ سب رس میں آخر تک مگھم سا رہتا ہے اور تھیل کسی قدر ناقص اور تسہل رہ جاتی ہے - دستور عشاق میں حضر نے اس گتھی کو بھی سلجھایا ہے اور تھیل کی نکھیل کر دی ہے - اگرچہ شروع میں ایک حکمہ وہ آب حیات کے متعلق یہ کہتا ہے —

بکف آنے کن ار عین سریت

کہ این اسب آب حیواں در حقیقت

لیکن فتاحی نے گلےس و حصار میں سر چسبہ فم کی نسان دہی کی ہے اور اُس چسبے پر حر سبزه اگا ہوا ہے

تھیں نہیں —

میرا قیاس یہ ہے کہ وجہی کو فتاحی کی حسن و دل جو نثر میں ہے ہادیہ لگ گئی تھی ، دستور عشاق اس کی نظر سے نہیں گزری تھی اس کے کئی وجوہ ہیں ایک تو یہ کہ وجہی نے اپنی نثر میں اُسی کا طرزِ ازیادہ ہے اور مسجع اور مقفول عبارت لکھی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ حق اسور کا ذکر دستور عشاق میں مفصل ہے اور نثر کے خلاصے میں سرسری یا برائے نام ہے ان کی تفصیل وجہی کے ہاں بھی نہیں پائی جاتی مثلاً حب حسن و دل کی شادی ہوئی ہے تو وہاں فتاحی نے دہ و گل چنگ و ہلفشہ ، ترکس و کاسہ چینی کے بڑے پرلطف مناظرے لکھے ہیں نثر کی کداب میں ان کا ذکر نہیں سب رس میں بھی یہ نہیں پائے جاتے اور اس بقرب میں قاست اور زلف اور دنگر سرا کی طرف سے جو دعوتیں اور مہمانداریاں ہوئی ہیں اس کا بھی کوئی تذکرہ نہیں اور آخر میں حب گلشن رحسار میں خصوصاً ملاقات ہوتی ہے تو وجہی نے صرف چند ہی سطروں میں یہ ملاقات ختم کر دی ہے اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ساری باتیں ہو جاتی ہیں اور زہلی سے کسی کلمے کے ادا کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن ہتھلاہ اس کے دستور عشاق میں خصر دل کو ایک درِ معلیٰ اور ہر معارف تلقین کرنا ہے سب رس میں قصے کا خاتمہ مکہم بلکہ

مبہم ہو کے رہ جاتا ہے ، دستور عشاق میں فتاحی حضر
 کی زباں سے تمام اسرار کی حقیقت کھولتا ہے اور بتاتا
 ہے کہ ”تو“ کیا ہے - زرق ، تونہ اور زہد کون ہیں -
 نظر ، ہب ، رقیب ، قاست ، رلف ، وفا اور غیر سے
 کیا مطلب ہے - گلس و حسار اور سہر دیدار کیا ہیں
 اور عقل اور عشق کی کیا حقیقت ہے - غوص تمام تمثیل
 پر سے جو ہم پڑھتے آئے ہیں آخر میں معجز کا پردہ
 اُٹھا دیتا ہے اور حقیقت کا جلوہ دکھا دیتا ہے اور حق
 چیزوں کو ہم قصہ سمجھتے تھے وہ معارف کے رنگ میں
 نظر آنے لگتی ہیں اور اس ترکیب سے داستان کے تمام اسرار
 حل ہو جاتے ہیں - آب حیات جس پر قصے کی بنیاد
 ہے اور جس کی آرزو میں تمام فتنے اور فساد برپا
 ہوتے ہیں اور طرح طرح کی آفتیں فاضل ہوتی ہیں
 وہ سب رس میں آخر تک مکھم سا رہتا ہے اور تمثیل کسی
 قدر ناقص اور تسہل رہ جاتی ہے - دستور عشاق میں
 حضور نے اس گتھی کو بھی سلجھایا ہے اور تمثیل کی
 تکمیل کر دی ہے - اگرچہ شروع میں ایک جگہ وہ
 آب حیات کے متعلق یہ کہتا ہے —

بکف آئے کن از عین شریع

کہ این است آب حیواں در حقیقت

لیکن فتاحی نے گلس و حسار میں سر چشمہ قم کی
 نشان دہی کی ہے اور اُس چشمے پر جو سبزہ اُگا ہوا ہے

وہاں نہیں —

میرا قیاس یہ ہے کہ وجہی کو فتاحی کی حسن و دل جو نثر میں ہے ہائیکہ لگ گئی تھی ، دستور عشاق اس کی نظر سے نہیں گزری تھی اس کے کئی وجوہ ہیں ایک تو یہ کہ وجہی نے اپنی نثر میں اُسی کا طرز آرایا ہے اور مسجع اور مقفول عبارت لکھی ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ جن اسور کا ذکر دستور عشاق میں مفصل ہے اور نثر کے خلاصے میں سرسری یا برائے نام ہے ان کی تفصیل وجہی کے ہاں بھی نہیں پائی جاتی مثلاً حب حسن و دل کی شادی ہوئی ہے تو وہاں فتاحی نے وہ گل و گل چلک و بلغشہ ، ٹرکس و کامہ چھلی کے بڑے پرلطف مناظرے لکھے ہیں نثر کی کتاب میں ان کا ذکر نہیں سب رس میں بھی یہ نہیں پائے جاتے اور اس قریب میں قامت اور زلف اور دیگر اسرا کی طرف سے جو دعوتیں اور مہمانفاریں ہوئی ہیں اس کا بھی کوئی مذکور نہیں اور آخر میں حب گلش و خسار میں خصوصاً ملاقات ہوتی ہے تو وجہی نے صرف چند ہی سطروں میں یہ ملاقات ختم کر دی ہے اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ساری باتیں ہو جاتی ہیں اور زبان سے کسی کلمے کے ادا کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن بصلاح اس کے دستور ہشان میں خصوصاً کو ایک پر معلیٰ اور پر معارف

ان تمام مصنفوں نے اس قصے کے بیان کرنے میں ،
 حوائث نشر میں ہو یا نظم میں ، مولانا فتاحی سے دوسرے
 چینی کی ہے ۔ گو ملا وحیدی نے قصے کی اصل کی طرف
 کہیں اشارہ نہیں کیا مگر دونوں کتابوں کے پڑھنے سے
 صاف معلوم ہوتا ہے کہ وحیدی نے قصے کی واردات حرف
 بحرف فتاحی سے لی ہے اپنی طرف سے کوئی اضافہ کیا
 ہے تو یہ کہ جانتا سوتھ ہے موقوف ہند و موعظ کا
 دفتر قبول دیا ہے جس کا اصل کتاب میں نام و

باقی حاشیہ پر صفحہ گزشتہ —

نتائج ار ایشاں سے حاصل ست
 شمس، کسے کو مستحق و اصل ست
 بکے ران نتائج درد این کتاب
 کہ جس و دلش نام شد ار صواب
 رعد، بدی رکی در شمار
 گزشتہ ہزار ست پیمائے و چار
 کہ ترتیب این نظم ترتیب دید
 کو داستانیے بآحر رسید

آخری دو شعریہ ہیں —

قلم رفیعہ رفیعہ دایں حارسید
 ر سرگشتگیہائے خود آرسید
 دررد نبی گشت آخر کلام
 علیہ الصلوۃ علیہ السلام

لیکن ہندوستان میں حسن و دل کے نام سے اسی قصے کو ایک شاعر نے بھی نظم کیا ہے جس کا ذکر یورپین مترجموں نے نہیں کیا اس کے مصنف داؤد ایلچی ہیں جنہوں نے اپنی مڈلوی حسن و دل سلہ ۱۵۴۵ء میں نظم کی • یہ کتاب بمبئی یونیورسٹی کے کتب خانے میں ہے —

• کتاب کی وجہ تالیف یہ بیان کی ہے —

بسے دہشت مظلوم افشا ہوا
 بلطف عبارت چو در دالہا
 زہر نکتہ سلجی در اطوار عشق
 بطرزے کہ بلمایند آثار عشق
 دے ایلچی با پریشاں دلی
 سرے پر د سوداے بے حاصلی
 بری از تکلف بطرز فریب
 ادا می کند قصہ بس عجیب

کتاب کے آخر میں یہ اشعار ہیں اور پانچویں شعر میں
 سلہ تالیف مذکور ہے —

ہگو حیدلہ کہ ابی گفت گو
 بسر حد انجام آورد دو
 دل و حسن گشتند از عشق ساد
 گرفتند لڑو ہم کمال ساد

باقی حاشیہ پر صفحہ آگندہ —

میں لکھا ہے اس قصے کا مقابلہ کیا ہے ۔ تین اور ترکی
 ساعروں نے بھی اس پر طبع آزمائی کی ہے ۔ ایک تو
 آہی (سنہ وفات ۱۵۱۷ ع) اور دوسرا ” والی “ ہے جو
 سولہویں صدی عیسوی کے آخر میں ہوا ہے اور تیسرا
 ” صدقی “ ۔ لامعی اور آہی کی کتابیں نثر میں ہیں اور
 والی اور صدقی کی نظم میں ۔ آہی کی کتاب نا تھا
 ہے اور اس کی نثر نہایت درجہ مسح و مقفل اور دقیق
 ہے ۔ سوائے صدقی کے باقی سب نے قصے میں اپنی طرف
 سے بہت کچھ تصوف کیا ہے ۔ ہندوستان بھی اس سے
 حالی نہیں ۔ عہد عالمگیر میں سنہ ۱۰۹۵ ھ میں حوا
 محمّد بیدل نے اس قصے کو پرکلف نثر میں لکھا ہے
 اس میں انہوں نے یہ حدت کی ہے کہ قصے کے اشخاص
 کو خطابات بھی عطا فرمائے ہیں جس سے تمثیل کا لطف
 حاتا رہا ہے —

مذکورہ بالا حالات میں نے مسٹر آر ۔ ایس ۔ گرین
 سیلٹس (آئی ۔ سی ۔ ایس) کی کتاب دستور عشاق کے
 مختصر دیباچے سے اُحد کئے ہیں جو انہوں نے حرس
 ڈاکٹر کے مقدمے سے (جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے
 نقل کئے ہیں ۔ مسٹر گرین سیلٹس نے اصل فارسی نسخہ
 سنہ ۱۹۲۶ م میں سایح کیا —

* ملاحظہ ہو ہستری آب اوٹو من پوئتری مصنعة کب

چونکہ طبیعت میں قناعت تھی اور دربار کے کون کے
 نہ تھے اس لئے اس کا کلام زیادہ مشہور نہ ہوا علاوہ
 دیوان کے اس کی کئی تصنیفات ہیں ان میں سے ایک
 ’ستور عشاق‘ یعنی حسن و دل کا قصہ ہے —

ستور عشاق مثنوی ہے جس میں پانچ ہزار شعر
 ہیں اس قصے کو مصنف نے ’شہستان خیال‘ اور
 ’حسن و دل‘ کے نام سے الگ الگ بھی لکھا ہے لیکن یہ
 دونوں دستور ہشان کے ہمہ لکھی گئی ہیں —

حسن و دل جو بہت مشہور ہوئی نثر میں دستور عشاق
 کا خلاصہ ہے اس کی نثر مسح اور معنی ہے اور
 صنایع اور بدائع کی اس میں خوب داد دی ہے یہ
 کتاب یورپ میں سن ۱۸۰۱ء میں بار چھپی اور ترجمہ ہوئی سب
 سے پہلے آرنہر ہرون (تہلی) نے سنہ ۱۸۰۱ء میں ترجمہ
 کیا دوسرا ترجمہ ولیم ہرائس نے سنہ ۱۸۲۸ء میں
 شایع کیا اور سب سے آخر میں جرمن ڈاکٹر روڈلف
 ہوراک نے وی ایلا (Vienna) اکادمی کی روڈا (۱۸۸۹ء ج ۱۱۸) میں مع ترجمہ کے شایع
 کیا : انگریزی کے دو ترجمے تو ہوئے ہیں لیکن اس
 جرمن ڈاکٹر نے مختلف نسخوں کا مقابلہ کر کے کتاب پر
 مبالغہ اور تلغیدی مقالہ لکھا ہے اور قصے کا خلاصہ بھی
 لکھ دیا ہے اور ترکی شاعر لامعی (سنہ وفات
 ۱۲۳۱ھ تا ۱۲۳۱ھ) کی داستان سے بھی حسن نے اسے اپنی زبان

مہتاز حیثیت رکھتی ہے ۔ قصہ بھی عجیب ہے اور طرز بیان بھی عجیب ۔ مصنف نے ایک عام اور عالم گیر حقیقت کو مجاز کے پیرائے میں بیان کیا ہے اور حسن و عشق کی کس مکس اور عشق و دل کے مہرے کو قصے کی صورت میں پیش کیا ہے ۔ یہ بڑے مزے کا قصہ ہے اور کون ہے جو اس کوچے سے نا آشنا ہو اور جس نے اس معرکہ میں چوت نہ کھائی ہو —

”وحی“ نے کہیں اس کا ذکر نہیں کیا کہ یہ قصہ اہل کہاں سے ملا ، دیباچہ پڑھنے سے یہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ گویا یہ اُسی کی ایجاد ہے اور اُسی کے دماغ کی اپج ہے ۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے ۔ یہ پر اطف داستان سب سے پہلے معبد یحییٰ اس سیمک فتاحی فیس پوری نے لکھی ۔ یہ نیشاپور علاقہ خراسان کے مشاہیر میں سے اور ساہرخ مرزا کے عہد میں تھے ۔ انتقال کی تاریخ سنہ ۸۵۲ھ ہے ۔ تخلص فتاحی ہے ۔ اس تخلص کے رکھنے میں بھی انہوں نے خاص حمت اور تکلف سے کام لیا ہے ۔ یہ سیمک سے تراشا گیا ہے جو ان کے نام کا جز ہے ۔ سیم کو عربی میں ”تفاح“ کہتے ہیں اور تفاح کو تغلیب کیا تو ”فتاح“ بنا اور اس سے ”فتاحی“ اپنا تخلص قرار دیا ۔ اس کے علاوہ وہ اصراری اور خہاری بھی تخلص کرتے ہیں ۔ تذکروں میں لکھا ہے کہ یہ بہت فاضل اور قادر الکلام شاعر تھے لیکن

"وجہی لکھا ہوا ہے • ایسا معلوم ہوا ہے کہ اس نے "وجہی" اور "وجہی" دونوں طرح اپنا نام لکھا ہے اس مثنوی میں ابراہیم قطب شاہ کی مدح اور سلطان قلی قطب شاہ کی ولادت کا ذکر پایا جاتا ہے گویا اس نے قطب شاہیہ خاندان کے چار بادشاہوں کو دیکھا تھا اور یہ کتاب اس نے عبداللہ قطب شاہ کے ۱۵۱۵ء میں قلی قطب شاہ کے آخر زمانے میں لکھی "سب رس" کا سنہ تصنیف سنہ ۱۰۲۵ھ ہے چنانچہ خاتمہ کتاب میں لکھتا ہے "بارے جس وقت تھا ایک ہزار چہل و پلح" اس وقت ظہور پکڑیا یہ کلمہ "یعنی اس نے "سب رس" مذکورہ مثنوی سے ۲۷ برس بعد لکھی اس وقت اس کی عمر بچھی بڑی ہوئی تعجب یہ ہے کہ اس نے اس کتاب میں کہیں اس مثنوی کا ذکر نہیں کیا اس کے شاعر ہونے میں شبہ نہیں سب سے بڑی شہادت تو یہ مثنوی ہے دوسری شہادت "حقیقہ قطب" سے ملتی ہے اس کے علاوہ وہ "سب رس" میں بھی اپنے اشعار اور شریں جاہا نقل کرتا ہے اب میں کتاب کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں —

یہ کتاب ادبی نظر سے قدیم اردو میں خاص اور

• وجہی نے سلطان عبداللہ قطب شاہ کے فرزند کے قتل ہونے پر یہ تاریخ کہی "آلغاب از آلغاب آمد پدید" سنہ ۱۰۲۱ھ (

قدرت کے اسرار اور سایا بادشاہ کے فرمائے پر چیلتیا،
نوی ققطایح بیتیا —

سب رس کے علاوہ میرے پاس وحی کی دو کتابیں
اور بھی ہیں۔ ایک ”تاج الحقایق“ یہ بھی نثر میں
ہے اور اس میں اخلاق و تصوف پر بعض مباحث
ہیں اور ”سب رس“ نے بعض مقامات سے جہاں اس نے
اسی قسم کی بحثیں چھیڑ دی ہیں، بہت ملتے جلتے
ہیں۔ دوسری ایک مثنوی ”قطب مستری“ ہے۔ اس
میں بادشاہ وقت ابراہیم قطب شاہ کے دیتے، سلطان قای قطب
کے عشق و محبت کا قصہ دیا گیا ہے۔ اس کا سنہ
تصنیف حیساً کہ اس نے خود کتاب کے آخر میں دیا
کیا ہے سنہ ۱۰۱۸ھ ہے۔ ایک بات البتہ سمجھہ میں
نہیں آئی کہ اس مثنوی میں وہ ہر جگہ اپنا نام
”وحی“ لکھتا ہے البتہ اس مثنوی میں ایک عنوان
کے یہ الفاظ ہیں ”وحی تعریف شہر خود کوید“
ظاہر ہے کہ یہ الفاظ اس کے نہیں ہو سکتے، کسی
دوسرے کے ہیں۔ لیکن ”سب رس“ میں جہاں کہیں
اس کا نام آیا ہے وہاں ”وحی“ لکھا ہے۔ کم سے کم
اس کے پانچ نسخے میری نظر سے گزرے ہیں ان سب
میں ”وحی“ پایا گیا۔ حدیقہ قطب شاہی میں جہاں
اس کا ذکر سلطان عبداللہ قطب شاہ کے فرزند کی تاریخ
ولادت کے ضمن میں آیا ہے وہاں صاف طور پر

لغت کی مقبول اور مشہور کتاب برہان قاطع اسی کے
 عہد میں لکھی گئی۔ طب کی ہر کتابیں اسی زمانے
 کی تالیف ہیں اور اسی بادشاہ کے نام سے منسوب ہیں
 ملا نظام الدین احمد نے حقیقۃ السلاطین اس کے حالات میں
 لکھی ہے اس کے علاوہ اس عہد کے بہت سے علما نے
 اپنی کتابیں اسی بادشاہ کے نام سے معلوں کی ہیں
 جس سے اس کی علم پروری اور علمی ذوق کا پتہ لگتا
 ہے۔ سلاطین مصلح سیف الملوک و بدیع العہل اور ابن نشاطی
 مصلح پھول بن اسی کے دربار کے شاعر تھے۔ یہ کتاب سب رس
 بھی وہی نے عبداللہ قطب شاہ ہی کی فرمائش سے لکھی
 تھی چنانچہ وہ خود اس کتاب کے دیباچے میں لکھتا ہے —
 سلطان عبداللہ ظل اللہ عالم دلاء ' صاحب سپاہ
 حقیقت اکا ' دشمن پرور ' دلی سکندر عاشق صاحب
 نظر دل کے خطرے تے با خبر .. صبا کے
 رقت بیٹھے تخت ' یگانک عیب تے رمز ناگر دل میں
 اپنے کچھہ لیا کر وہیں نا در من کون ' دریا دل کوہر
 سخن کون حضور ہلائے پان دئے بہت مای دئے ' ہور
 فرمائے کہ السان کے وجود یچہ میں کچھہ عشق کا بیان
 کرنا ' اپنا ناؤں عیاں کرنا ' کچھہ نشان دھرنا ' وحی
 بھوگنی گن بھرنا ' تسلیم کر کر سر پرہات دھریا '
 بھوت ہزا کام اندیشیا ' بہت بڑی فکر کریا ' بلکہ ہمتی
 کے ہاتھ تے دناش کے میدان میں گفتارن ہر سایا '

جب کہ ملک اعلیٰ درجے کا مستعد تھا ، لیکن یہ فارسی اور ہندی کی پروردہ تھی دونوں شاعری کی زبانیں ہیں یہ بھی اُسی رستے پر پڑی ۔ اس کی ابتدا بھی نظام ہی سے ہوئی اور فخر بعد میں آئی ، یہاں تک کہ بعض علمی کتابیں بھی نظام ہی میں لکھی گئیں اور یہی تقویباً ہر زبان میں ہوا ہے —

سب رس کا مصنف ”وجہی“ ہے ۔ یہ عبداللہ قلی قطب شاہ کا درباری شاعر تھا ۔ قطب شاہی بادشاہوں کے عہد میں دکنی یعنی قدیم اردو کو بہت فروغ ہوا ۔ یہ علم و ہنر کے بڑے سرپرست تھے ۔ سہرا اور علیا اُن کے دربار کی رونق تھے ۔ چون اُن میں سے بعض بڑے پایہ کے شاعر ہوئے ہیں ۔ سلطان معبد قلی قطب شاہ (سنہ ۹۸۸ھ تا سنہ ۱۰۲۰ھ) کا ضعیف کلیات اس کی قادر الکلامی اور وسیع النظری پر دلائل کرتا ہے ۔ اردو میں اس سے قبل کا ایسا پاکیزہ کلام دریافت نہیں ہوا ہے ۔ اس کا ہمتیجا اور جانشین معبد قطب شاہ (سنہ ۱۰۲۰ھ تا سنہ ۱۰۳۵ھ) بھی اردو کا بہت اچھا شاعر ہوا ہے اور اس کا دیوان موحود ہے ۔ اس کا جانشین عبداللہ قطب شاہ (۱۰۳۵ھ تا سنہ ۱۰۸۳ھ) بھی اپنے باپ دادا کی طوح اردو کا شاعر تھا ۔ اس کے عہد میں عالم کا بہت چوچا تھا اور بعض بڑے بڑے فاضل اور شاعر اُس کے دربار سے تعلق رکھتے تھے ۔ فارسی

جو پانچ ہزار روپے یک مشت یا نالسو
کو عطا فرمائیں —

(ان کو تمام مطبوعات النہن بلا قیمت اعلیٰ قسم کی حد
کے ساتھ پیش کی جائیں گی)

(۲) معاون وہ ہیں جو ایک ہزار روپے یک مشت یا سالانہ سو
روپے عطا فرمائیں (النہن کی تمام مطبوعات ان کو بلا
قیمت دی جائیں گی)

(۳) رکن مدداسی وہ ہیں جو تھائی سو روپے یک مشت
عطا فرمائیں —

(ان کو تمام مطبوعات النہن معادلہ نصف قیمت پر دی جائیں گی)
(۴) رکن معمولی النہن کے مطبوعات کے مستقل خریدار ہیں
جو اس بات کی اجازت دے دیں کہ النہن کی مطبوعات
طبع ہوتے ہی بغیر دریافت کئے بلذریعہ قیمت طلب نارسل
ان کی خدمت میں بھیج دی جائیں (ان صاحبوں کو تمام
مطبوعات پچیس فی صدی قیمت کم کر کے دی جائیں گی)
مطبوعات میں النہن کے رسالے بھی شامل ہیں —

(۵) النہن کی شاخیں وہ ہیں جو النہن کو یک مشت سوا سو
روپے یا بارہ روپے سالانہ دیں (النہن ان کو اپنی مطبوعات

صاحب دلی

(یعنی قلعہ حسن و دل)

تصنیف ملا وجہی

مرتبہ

مولاوی عبدالحق صاحب بی اے - آنریری سکریٹری

انکس ترقی اردو

§ * §

سنہ ۱۹۳۲ ع

باہتمام معتمد صدیق حسن منیر انکس ترقی اردو

کے مطبع واقع اردو داغ اورنگ آباد دکن میں چھپ

کر شائع ہوا

ایک ہزار

طبع اول

